سلسلۂ اشاعت نمبر ۷۲

قَوَاعِدُ الصَّرف

اوّل

از

مولانا محمد نظام الدین قادری مصباحی

استاذ دار العلوم علیمیہ ۔ جمدا شاہی ۔ بستی

باہتمام

مجلس برکات الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

اعظم گڑھ یوپی

اشاعت اول : ۱۴۳۲ھ / ۲۰۱۱ء

بِاسْمِهٖ وَحَمْدِهٖ تَعَالٰی وَ تَقَدَّسَ

كَلِمَةُ الْمَجْلِس

فن صرف میں مجلس برکات کی پہلی پیش کش **دراسۃ الصرف** ہے جو مولانا **ساجد علی مصباحی** کی کاوش قلم ہے۔اس میں یہ کوشش کی گئی کہ میزان ومنشعب کے قواعد اور گردانوں کا احاطہ کرنے کے ساتھ ان کی مشقیں بھی خاطر خواہ ہوں، ناظرین نے محسوس کیا ہوگا کہ اس معیار پر وہ بہت کامل اور عمدہ ہے۔محنت وتوجہ سے پڑھی پڑھائی جائے تو اس سے عربی کے سالم صیغوں کے لکھنے بولنے پر بخوبی عبور حاصل ہوسکتا ہے۔

اب یہ دوسری پیش کش **قواعد الصرف** حصہ اول ہے جو مولانا **نظام الدین قادری مصباحی** استاذ دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی، بستی کی محنتوں کا ثمرہ ہے۔

اس کی ترتیب کا ہدف یہ تھا کہ مہموز، معتل، مضاعف وغیرہ کے قواعد اور گردانوں کا احاطہ ہو اور علم الصیغہ کی جگہ کارآمد ہو۔ پہلے علم الصیغہ کے بعد خاصیاتِ ابواب کا درس فصول اکبری سے ہوتا تھا، اس لیے یہ بھی کوشش ہوئی کہ خاصیاتِ ابواب بھی اسی حصے میں آجائیں۔

مزید برآں دراسۃ الصرف کی بیش تر بحثوں اور گردانوں کا اعادہ بھی کیا گیا ہے، تا کہ پچھلی باتیں از سر نو تازہ ہو جائیں۔

میں نے اس حصے کا مسوّدہ کم از کم تین بار پڑھا اور ہر بار بہت کچھ حذف واضافہ کیا، آخر میں مولانا **ساجد علی مصباحی** کو دیا کہ وہ بھی بغور دیکھ لیں، انھوں نے بھی کچھ مشورے اور اصلاحیں لکھیں جن میں سے اکثر کی تعمیل کر دی گئی۔

کمپوزنگ خود مولانا نظام الدین صاحب نے کی تھی، پھر مولانا **ناصر حسین مصباحی** مدرس جامعہ اشرفیہ نے از سر نو سیٹنگ کرتے ہوئے کتاب اور حروف کو مزید واضح اور عمدہ بنانے کی کوشش کی، بہت سی آیات کے حوالے وغیرہ بھی درج کیے اور کچھ اشارات دیے گئے تھے جن کی انھوں نے تکمیل کی۔ جزی اللہ کلّھم خیرا۔

اب دیگر اہل علم خصوصًا مدرسینِ کتاب سے درخواست ہے کہ آپ کی نظر میں جو بھی مشورے یا اصلاحات ہوں بلا تکلّف لکھ کر ارسال فرمائیں، تا کہ کتاب کو بہتر سے بہتر بنانے میں ان سے استفادہ کیا جا سکے۔ إِنَّ اللّٰہ لایضیع أجرَ المحسنین۔

محمد احمد مصباحی
نگرانِ مجلس برکات
صدر المدرسین الجامعۃ الاشرفیہ
مبارک پور - اعظم گڑھ

۲۰؍رجب ۱۴۳۲ھ
۲۳؍جون ۲۰۱۱ء- پنج شنبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَرَّفَ قُلُوْبَنا نَحْوَ الإيْمانِ۔ والصَّلوةُ والسلامُ الأتَمّانِ على نَبِيّه مُبَلِّغِ أَمْرِهِ ونَهْيِه بِإحسان، وعلى آله وصحبه إلى اليوم الذي يُوْزَنُ فيه الأفعالُ في المِيْزان۔

درس (۱) ﴿فعل ماضی ، اور فعلِ مضارع﴾

علمایے تصریف فعلِ متصرّف اور اسمِ متمکّن سے بحث کرتے ھیں[1]

فعل متصرف: وہ فعل ہے جس سے ماضی، مضارع اور امر (تینوں فعل) یا صرف ماضی اور مضارع آتا ہو، جیسے: زَالَ يَزَالُ، بَرِحَ يَبْرَحُ، فَتِئَ يَفْتأُ، انفكَّ يَنْفَكُّ، كادَ يَكادُ اور أَوْشَكَ يُوْشِكُ۔ فعل کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر۔

اسم متمکّن: وہ اسم ہے جس کا آخر عوامل کے اختلاف سے مختلف ہوجائے۔ اسم متمکّن کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) مصدر (۲) مشتق (۳) جامد۔

مصدر: وہ اسم ہے جو کسی کام کے ہونے یا کرنے پر دلالت کرے، جیسے: "قراءة" (پڑھنا)۔ "قيام" (کھڑا ہونا) وغیرہ۔

مشتق: وہ اسم ہے جو کسی غیر سے لیا گیا ہو اور وہ کسی ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی صفت بھی ملحوظ ہو۔ جیسے: "عالم" (جاننے والا)، "افضل" (بہت فضیلت والا) وغیرہ۔

جامد: وہ اسم ہے جو نہ مصدر ہو اور نہ مشتق ہو، جیسے: "رَجُلٌ" (کوئی مرد)، حَجَرٌ (کوئی پتھر) وغیرہ

نوٹ: اسمِ جامد میں تصریف (گردان) کا عمل بہت کم ہے، جیسے "حَجَر" کی گردان میں کہا جائے گا: حَجَرٌ، حَجَرَانِ، أَحْجارٌ، حُجَيْرٌ، حَجَرِيٌّ۔ یعنی اسم جامد کے متعلّق اس فن میں یہ بتایا جاتا ہے کہ اس کا تثنیہ، جمع سالم، جمع مکسّر، تصغیر اور اسمِ منسوب کیسے بنایا جائے گا۔

فعل ماضی: وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا ہونا یا کرنا سمجھا جائے، جیسے: "شَكَرَ" (شکر ادا کیا)

فعل مضارع: وہ فعل ہے جس سے موجودہ یا آئندہ زمانہ میں کسی کام کا ہونا یا کرنا سمجھا جائے، جیسے: زيدٌ "يَغْسِلُ" ثوبَه (زید اپنا کپڑا دھوتا ہے) اور جیسے: هو "يَذْهَبُ" غداً (وہ کل جائے گا)۔ ان مثالوں میں "يَغْسِلُ" اور "يَذْهَبُ" فعل مضارع ہیں، پہلا فعل موجودہ زمانہ پر اور دوسرا فعل آئندہ زمانہ پر دلالت کررہا ہے۔

علامت مضارع اور اُس کی حرکت: علامتِ مضارع چار ہیں، الف، نون، یا، اور تا، جن کا مجموعہ "أَنَيْتُ" ہے، واحد متکلّم کے شروع میں الف، متکلّم مع الغیر کے شروع میں نون، مذکر غائب کے تینوں صیغوں اور جمع مؤنّث غائب کے شروع

---

[1] "دراسة الصرف" میں یہ بتایا جاچکا ہے کہ فنّ صرف کا موضوع "کلمہ" باعتبار ہیئت ووزن ہے اور یہ بھی گزر چکا ہے کہ کلمہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) فعل (۲) اسم (۳) حرف۔ مگر صرفی حضرات حرف سے بحث نہیں کرتے ہیں کیوں کہ نہ اس کی گردان ہوتی ہے اور نہ ہی اس میں وہ تغیرات ہوتے ہیں، جن سے صرف میں بحث ہوتی ہے (مثلا: ابدال، حذف، تصغیر وغیرہ)۔ یونہی وہ لوگ اسمِ غیر متمکن (مبنی) اور فعل غیر متصرّف (فعل جامد) سے بحث نہیں کرتے ہیں، بلکہ صرف فعلِ متصرّف اور اسم متمکّن (معرب) کے اُن احوال سے بحث کرتے ہیں، جو اعراب وبناء کے علاوہ ہوں۔ **نوٹ**: بعض اسمائے موصولہ اور اسمائے اشارہ سے تثنیہ، جمع اور تصغیر کا آنا محض صوری ہے حقیقی نہیں ہے۔

میں یا، اور بقیہ صیغوں کے شروع میں تا آتی ہے۔ اب اگر کسی فعل کے ماضی میں چار حرف ہوں، چاہے چاروں اصلی ہوں، یا بعض اصلی اور بعض زائد ہوں، تو علامتِ مضارع مضموم ہوتی ہے، جیسے: "صَرَّفَ" سے "یُصَرِّفُ". "أَكْرَمَ" سے "یُكْرِمُ". "قَاتَلَ" سے "یُقَاتِلُ" . "بَعْثَرَ" سے "یُبَعْثِرُ" وغیرہ۔ اور اگر ماضی میں چار حرف سے کم یا زائد ہوں تو علامتِ مضارع مفتوح ہوتی ہے، جیسے "كَتَبَ" سے "یَكْتُبُ". "اِسْتَقْبَلَ" سے "یَسْتَقْبِلُ". "تَقَبَّلَ" سے "یَتَقَبَّلُ". "تَقَاتَلَ" سے "یَتَقَاتَلُ" وغیرہ۔

حرف اصلی کی تعداد کے اعتبار سے فعل، مصدر اور مشتق کی قسمیں: مذکورہ اعتبار سے فعل، مصدر اور مشتق کی دو قسمیں ہیں: (۱) ثلاثی (۲) رباعی۔ پھر اُن میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: (۱) مجرّد (۲) مزید فیہ۔

ثلاثی مجرّد کے مستعمل ابواب چھ ھیں

باب	ماضی	مضارع	بروزن	علاماتِ ابواب		باب کا اشاریہ
				عینِ ماضی	عینِ مضارع	
اول	نَصَرَ	یَنْصُرُ	فَعَلَ یَفْعُلُ	مفتوح	مضموم	ن
دوم	ضَرَبَ	یَضْرِبُ	فَعَلَ یَفْعِلُ	مفتوح	مکسور	ض
سوم	سَمِعَ	یَسْمَعُ	فَعِلَ یَفْعَلُ	مکسور	مفتوح	س
چہارم	فَتَحَ	یَفْتَحُ	فَعَلَ یَفْعَلُ	مفتوح	مفتوح	ف
پنجم	كَرُمَ	یَكْرُمُ	فَعُلَ یَفْعُلُ	مضموم	مضموم	ک
ششم	حَسِبَ	یَحْسِبُ	فَعِلَ یَفْعِلُ	مکسور	مکسور	ح

فائدہ: شروع کے تین ابواب کو "اصول" کہا جاتا ہے، کیوں کہ اُن کے ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکتوں میں فرق ہے۔ اور اخیر کے تین ابواب کو فروع کہا جاتا ہے، کیوں کہ اُن کے ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکتوں میں یکسانیت ہے۔

فائدہ: اِن چھ ابواب میں سے " فَعِلَ یَفْعِلُ" کے وزن پر بہت کم افعال آئے ہیں، باقی پانچ ابواب کے وزن پر کثرت سے افعال آئے ہیں، پھر اُن میں بھی کثرت وقِلّت کے اعتبار سے فرق ہے، لیکن "ابوابِ اصول" سے آنے والے افعال، "ابوابِ فروع" کی بہ نسبت زیادہ ہیں۔

ماضی مجھول بنانے کا طریقه: تمام ابواب سے ماضی مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ:

☆ ماضی معروف کے آخری حرف کی حرکت باقی رکھی جائے اور آخری حرف سے پہلے حرف پر اگر کسرہ نہ ہو تو کسرہ دیا جائے۔

☆ آخر کے دو حرف سے پہلے جتنے حروف متحرّک ہیں اُن پر ضمّہ لایا جائے، اور جو حروف ساکن ہوں انھیں ساکن باقی رکھا جائے، جیسے: "سَمِعَ" سے "سُمِعَ" . "اِجْتَنَبَ" سے "اُجْتُنِبَ". "اِسْتَنْصَرَ" سے "اُسْتُنْصِرَ". "اَكْرَمَ" سے "اُكْرِمَ". "تَقَبَّلَ" سے "تُقُبِّلَ". "بَعْثَرَ" سے "بُعْثِرَ" وغیرہ۔

مضارع مجھول بنانے کا طریقه: مضارع مجہول، مضارع معروف سے درج ذیل طریقہ سے بنایا جاتا ہے:

☆ علامتِ مضارع اگر مضموم نہ ہو تو اُس پر ضمّہ لایا جائے۔

☆ آخری حرف سے پہلے حرف پر اگر فتحہ نہ ہوتو فتحہ دیا جائے، جیسے: "یَضْرِبُ" سے "یُضْرَبُ" . "یُکْرِمُ" سے "یُکْرَمُ". "یَجْتَنِبُ" سے "یُجْتَنَبُ"، "یَتَقَبَّلُ" سے "یُتَقَبَّلُ". "یُزَلْزِلُ" سے "یُزَلْزَلُ". "یَتَدَحْرَجُ" سے "یُتَدَحْرَجُ".

فائدہ: بعض افعال کلام عرب میں مبنی للمجہول (فعل مجہول) کے صیغہ پر ہی مستعمل ہیں ان کی کچھ تفصیل درس ۳۰ میں فوائد کے تحت آئے گی۔

فائدہ: بعض افعال فصیح لغت میں مجہول مستعمل ہیں، البتہ کہیں کہیں معروف بھی مستعمل ہیں، انشاء اللہ ان کی کچھ مثالیں درس ۳۰ کے آخر میں آئیں گی۔

فائدہ: ثلاثی مجرد کے ہر باب سے ماضی مجہول "فُعِلَ" کے وزن پر اور مضارع مجہول "یُفْعَلُ" کے وزن پر آتا ہے۔

ماضی منفی ، و مضارع منفی : فعل ماضی ومضارع منفی بنانے کے لیے ان کے شروع میں مَا یا لَا بڑھاتے ہیں۔ مگر ماضی پر لا داخل کرنے کے لیے لا کی تکرار دوسرے فعل ماضی کے ساتھ چاہیے ما اور لا داخل ہونے سے لفظ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، البتہ معنی بجائے اثبات کے نفی کا ہو جاتا ہے۔ مثالیں: (۱) ما فَعَل ، ما فُعِل، (۲) ما یَفْعل ، ما یُفْعَل، (۳) لا یَفْعَل ، لا یُفْعَل، (۴) فلا صَدَّقَ و لا صَلّٰی (تو نہ سچ مانا، نہ نماز پڑھی)۔

ماضی منفی اور مضارع منفی بہ لا کی گردانیں دراسۃ الصرف میں گزر چکی ہیں۔ یہاں ان کا اعادہ نہ کیا گیا۔

ثلاثی مجرد سے فعل ماضی معروف و مجہول کی گردانوں کا اعادہ

صیغہ	گردان فعل ماضی معروف				گردان فعل ماضی مجہول		
واحد مذکر غائب	فَعَلَ	نَصَرَ	سَمِعَ	كَرُمَ	فُعِلَ	نُصِرَ	سُمِعَ
تثنیہ مذکر غائب	فَعَلا	نَصَرَا	سَمِعا	كَرُمَا	فُعِلا	نُصِرَا	سُمِعَا
جمع مذکر غائب	فَعَلُوْا	نَصَرُوْا	سَمِعُوْا	كَرُمُوْا	فُعِلُوْا	نُصِرُوْا	سُمِعُوا
واحد مؤنث غائب	فَعَلَتْ	نَصَرَتْ	سَمِعَتْ	كَرُمَتْ	فُعِلَتْ	نُصِرَتْ	سُمِعَتْ
تثنیہ مؤنث غائب	فَعَلَتَا	نَصَرَتَا	سَمِعَتَا	كَرُمَتا	فُعِلَتَا	نُصِرَتا	سُمِعَتا
جمع مؤنث غائب	فَعَلْنَ	نَصَرْنَ	سَمِعْنَ	كَرُمْنَ	فُعِلْنَ	نُصِرْنَ	سُمِعْنَ
واحد مذکر حاضر	فَعَلْتَ	نَصَرْتَ	سَمِعْتَ	كَرُمْتَ	فُعِلْتَ	نُصِرْتَ	سُمِعْتَ
تثنیہ مذکر حاضر	فَعَلْتما	نَصَرْتُمَا	سَمِعْتُما	كَرُمْتُما	فُعِلْتُما	نُصِرْتُما	سُمِعْتُما
جمع مذکر حاضر	فَعَلْتُمْ	نَصَرْتُمْ	سَمِعْتُمْ	كَرُمْتُمْ	فُعِلْتُمْ	نُصِرْتُمْ	سُمِعْتُمْ
واحد مؤنث حاضر	فَعَلْتِ	نَصَرْتِ	سَمِعْتِ	كَرُمْتِ	فُعِلْتِ	نُصِرْتِ	سُمِعْتِ
تثنیہ مؤنث حاضر	فَعَلْتما	نَصَرْتُما	سَمِعْتُما	كَرُمْتُما	فُعِلْتُما	نُصِرْتُما	سُمِعْتُما
جمع مؤنث حاضر	فَعَلْتُنَّ	نَصَرْتُنَّ	سَمِعْتُنَّ	كَرُمْتُنَّ	فُعِلْتُنَّ	نُصِرْتُنَّ	سُمِعْتُنَّ
واحد مذکر و مؤنث متکلم	فَعَلْتُ	نَصَرْتُ	سَمِعْتُ	كَرُمْتُ	فُعِلْتُ	نُصِرْتُ	سُمِعْتُ
تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم	فَعَلْنَا	نَصَرْنَا	سَمِعْنا	كَرُمْنا	فُعِلْنَا	نُصِرْنا	سُمِعْنا

ثلاثی مجرد سے فعل مضارع معروف و مجہول کی گردانوں کا اعادہ

صیغہ	فعل مضارع معروف				فعل مضارع مجہول		
واحد مذکر غائب	یَفْعَلُ	یَنْصُرُ	یَضْرِبُ	یَسْمَعُ	یُفْعَلُ	یُنْصَرُ	یُسْمَعُ
تثنیہ مذکر غائب	یَفْعَلَانِ	یَنْصُرَانِ	یَضْرِبَانِ	یَسْمَعَانِ	یُفْعَلَانِ	یُنْصَرَانِ	یُسْمَعَانِ
جمع مذکر غائب	یَفْعَلُوْنَ	یَنْصُرُوْنَ	یَضْرِبُوْنَ	یَسْمَعُوْنَ	یُفْعَلُوْنَ	یُنْصَرُوْنَ	یُسْمَعُوْنَ
واحد مؤنث غائب	تَفْعَلُ	تَنْصُرُ	تَضْرِبُ	تَسْمَعُ	تُفْعَلُ	تُنْصَرُ	تُسْمَعُ
تثنیہ مؤنث غائب	تَفْعَلَانِ	تَنْصُرَانِ	تَضْرِبَانِ	تَسْمَعَانِ	تُفْعَلَانِ	تُنْصَرَانِ	تُسْمَعَانِ
جمع مؤنث غائب	یَفْعَلْنَ	یَنْصُرْنَ	یَضْرِبْنَ	یَسْمَعْنَ	یُفْعَلْنَ	یُنْصَرْنَ	یُسْمَعْنَ
واحد مذکر حاضر	تَفْعَلُ	تَنْصُرُ	تَضْرِبُ	تَسْمَعُ	تُفْعَلُ	تُنْصَرُ	تُسْمَعُ
تثنیہ مذکر حاضر	تَفْعَلَانِ	تَنْصُرَانِ	تَضْرِبَانِ	تَسْمَعَانِ	تُفْعَلَانِ	تُنْصَرَانِ	تُسْمَعَانِ
جمع مذکر حاضر	تَفْعَلُوْنَ	تَنْصُرُوْنَ	تَضْرِبُوْنَ	تَسْمَعُوْنَ	تُفْعَلُوْنَ	تُنْصَرُوْنَ	تُسْمَعُوْنَ
واحد مؤنث حاضر	تَفْعَلِیْنَ	تَنْصُرِیْنَ	تَضْرِبِیْنَ	تَسْمَعِیْنَ	تُفْعَلِیْنَ	تُنْصَرِیْنَ	تُسْمَعِیْنَ
تثنیہ مؤنث حاضر	تَفْعَلَانِ	تَنْصُرَانِ	تَضْرِبَانِ	تَسْمَعَانِ	تُفْعَلَانِ	تُنْصَرَانِ	تُسْمَعَانِ
جمع مؤنث حاضر	تَفْعَلْنَ	تَنْصُرْنَ	تَضْرِبْنَ	تَسْمَعْنَ	تُفْعَلْنَ	تُنْصَرْنَ	تُسْمَعْنَ
واحد مذکر ومؤنث متکلم	أَفْعَلُ	أَنْصُرُ	اَضْرِبُ	أَسْمَعُ	أُفْعَلُ	أُنْصَرُ	أُسْمَعُ
تثنیہ وجمع مذکر ومؤنث متکلم	نَفْعَلُ	نَنْصُرُ	نَضْرِبُ	نَسْمَعُ	نُفْعَلُ	نُنْصَرُ	نُسْمَعُ

مشقی سوالات

(۱) صرفی حضرات کن کلمات سے بحث کرتے ہیں اور کیوں؟ (۲) صیغہ اور معنی بتاؤ: نَصَرْتُ، سَمِعْتِ، کَرُمَتَا، تَسْمَعِیْنَ، یُنْصَرُوْنَ، تُضْرَبْنَ، تَسْمَعُ، نَکْرُمُ، نَسْمَعُ، نُکْرَمُ، تَذْهَبِیْنَ، تُنْصَرَانِ۔ (۳) عربی بناؤ اور حرکت وسکون لگاؤ: وہ گئی۔ تم دو عورتوں نے سنا، وہ سنتی ہے، تم دونوں مارے جاتے ہو، تم دونوں مدد کرتی ہو، ہم دو مرد سنتے ہیں۔ ان لوگوں نے مدد کی (۴) علامت مضارع کب مفتوح ہوتی ہے اور کب مضموم ہوتی ہے؟ (۵) فعل مضارع مجہول کیسے بنایا جاتا ہے؟ (۶) "الحمد" مصدر سے ماضی مجہول اور مضارع مجہول کی گردان معنی اور صیغہ کے ساتھ لکھو۔

درس (۲) ﴿فعل مضارع کی تاکید اور اس پر داخل ہونے والے حروفِ نفی اور فعل امر ونہی﴾

فعل مضارع کی تاکید: فعل مضارع میں تاکید کا معنی پیدا کرنے کے لیے شروع میں لام تاکید (مفتوح) اور آخر میں نونِ تاکید ثقیلہ (مشدَّدہ) یا خفیفہ (ساکنہ) لاتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ: فعل مضارع مؤکّد کا جو صیغہ بنانا ہو، اثبات فعلِ مضارع معروف ومجہول کا وہی صیغہ لے کر شروع میں لام ِمفتوح اور آخر میں نونِ ثقیلہ لگا دیا جاتا ہے۔یَفْعَلُ،تفْعَلُ، تَفْعَلُ، اَفْعَلُ اور نَفْعَلُ میں نونِ ثقیلہ سے پہلے فتحہ ہوتا ہے اورنونِ اعرابی گر جاتا ہے،اوراس سے قبل اگر واو اور یا ہوتو وہ بھی گر جاتی ہے۔اور جمع مؤنّث (غائب وحاضر) میں نونِ جمع سے پہلے الفِ فاصل آتا ہے،تاکہ تین نون کا اجتماع نہ ہو۔نونِ ثقیلہ سے پہلے اگر تثنیہ یا فصل کا الف ہوتو نونِ ثقیلہ مکسور ہوتا ہے ورنہ مفتوح۔

فائدہ: نونِ خفیفہ کا حال بھی نونِ ثقیلہ کی طرح ہے،البتہ یہ تثنیہ اور جمع مؤنث (غائب وحاضر) کے صیغوں میں نہیں آتا ہے۔

فعل مضارع پر داخل ہونے والے حروفِ نفی دو طرح کے ہوتے ہیں:

اول: ''مَا'' اور ''لَا'' - یہ دونوں فعل مضارع مثبت کو منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں لیکن اُس میں کوئی لفظی تبدیلی نہیں کرتے ہیں۔جیسا کہ ماسبق میں بیان ہوا۔

دوم: ''لَمْ''، ''لَمّا''، ''لائے نہی'' اور ''لَنْ''-یہ سب فعل مضارع میں لفظی اور معنوی دونوں طرح سے تبدیلی کرتے ہیں۔

لم، لَمّا اور لائے نہی کی لفظی تبدیلی: جمع مؤنّث غائب وحاضر کے صیغوں کو چھوڑ کر بقیہ صیغوں کو درج ذیل شکل میں جزم دیتے ہیں۔

☆ فعل مضارع اگر فعلِ ناقص ہوتو پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب، واحد مؤنّث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور متکلم مع الغیر) کے آخر سے حرفِ علّت گرا دیتے ہیں، جیسے: لَمْ یَدْعُ (نہیں بلایا) لَمْ یَرْمِ (تیر نہیں پھینکا) لَمّا یَدْعُ (اب تک نہیں بلایا) لَمّا یَهْتَدِ (اب تک راہ پر نہ آیا)، لا یَخْشَ (اسے نہیں ڈرنا چاہیے) ورنہ اِن صیغوں کے آخر کو ساکن کر دیتے ہیں، جیسے: لَمْ أَسْمَعْ (میں نے نہیں سنا) لَمّا یَشْتِمْ (اب تک گالی نہیں دی)۔

☆ تثنیہ کے چاروں صیغوں اور جمع مذکر (غائب وحاضر) کے دونوں صیغوں اور واحد مؤنّث حاضر کے صیغہ سے نونِ اعرابی کو گرا دیتے ہیں، جیسے: لَمْ یَظْلِما (ان دونوں نے ظلم نہیں کیا)، لَمْ یَسْتَبْدِلُوْا (ان سب نے تبدیل نہ کیا).

معنوی تبدیلی: معنوی تبدیلی یہ ہے کہ ''لَمْ'' اور ''لَمّا'' فعل مضارع مثبت کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں، اور لائے نہی کسی کام سے روکنے اور آئندہ اسے نہ کرنے کی طلب پر دلالت کرتا ہے، مثلا: ''تَکْتُبُ'' (تو لکھتا ہے یا لکھے گا)۔ ''لَمْ تَکْتُبْ'' (تو نے نہ لکھا). ''لَمّا تَکْتُبْ'' (تو نے اب تک نہ لکھا) ''لا تَکْتُبْ'' (تو مت لکھ)۔

''لَم'' اور ''لمّا'' میں فرق: دونوں میں فرق یہ ہے کہ ''لم'' سے مطلقاً زمانہ ماضی میں فعل کی نفی ہوتی ہے اس میں یہ ضروری نہیں کہ فعل کی نفی وقتِ تکلّم تک ثابت ہو۔اس کے برخلاف ''لمّا'' سے فعل کی نفی وقتِ تکلّم تک ثابت ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ ''لَم یَکُنْ زیدٌ غنیّاً ثمَّ کانَ'' (زید مالدار نہیں تھا پھر ہوا) بولنا صحیح ہے، کیونکہ زید سے ماضی کے ایک وقت میں غنی

ہونے کی نفی ہے اور ماضی کے دوسرے وقت میں اس کا ثبوت ہے۔لیکن "لمّا یکن زیدٌ غنیّا ثمّ کانَ" (زید اب تک غنی نہ تھا، پھر ہوا) بولنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ "لمّا" سے وقتِ تکلّم تک جب فعل کی نفی ثابت ہوگئی تو زمانۂ ماضی میں ثبوت کیسے ہوگا؟

فعل مضارع منفی کی تاکید: فعلِ مضارع کو مستقبل کے معنی میں خاص کر کے نفی میں تاکید پیدا کرنے کے لیے اس کے شروع میں "لن" لایا جاتا ہے۔

"لَنْ" کی لفظی تبدیلی: دوصیغوں (جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر) میں کوئی لفظی تبدیلی نہیں کرتا ہے، البتہ بقیہ صیغوں کو درج ذیل صورتوں میں نصب دیتا ہے:

☆ پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور متکلّم مع الغیر) کے آخر کو فتحہ دیتا ہے۔

☆ سات صیغوں (تثنیہ کے چاروں صیغے اور جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر) کے آخر سے نونِ اعرابی گرادیتا ہے۔

معنوی تبدیلی: فعلِ مضارع مثبت کو نفی تاکید مستقبل کے معنی میں خاص کردیتا ہے، یعنی اب اس سے آئندہ زمانہ میں بطور تاکید فعل کی نفی سمجھی جائے گی، چنانچہ "لا یضرِبُ" کا معنی ہے: وہ نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا۔لیکن "لَنْ یضرِبَ" کا معنی ہے: وہ ہرگز نہیں مارے گا۔

فعل امر: وہ فعل ہے جو زمانۂ آئندہ میں کسی کام کی طلب پر دلالت کرے، جیسے: "اِحْفَظْ" (تو یاد کر)

بنانے کا طریقہ: امر حاضر معروف، فعل مضارع معروف سے بناتے ہیں، اس طور پر کہ علامتِ مضارع حذف کردیتے ہیں، پھر اگر علامتِ مضارع کے بعد والا حرف ساکن ہو تو شروع میں ہمزۂ وصل لاتے ہیں۔(اگر عین کلمہ مضموم ہو تو یہ ہمزۂ وصل مضموم ہوگا اور اگر مفتوح یا مکسور ہو تو ہمزۂ وصل مکسور ہوگا۔) جیسے "تَنْصُرُ" سے "اُنْصُرْ"۔اور "تَضْرِبُ" سے "اِضْرِبْ"۔لیکن اگر علامتِ مضارع کے بعد والا حرف متحرّک ہو تو ہمزۂ وصل نہیں لاتے ہیں، اور دونوں صورتوں میں اگر آخر میں حرفِ علّت ہو تو گرادیتے ہیں ورنہ صرف وقف کرتے ہیں، جیسے: "تَعِدُ" سے "عِدْ"۔"تُقاتِلُ" سے "قاتِلْ"۔"تَدْعُوْ" سے "اُدْعُ"۔"تَهْدِی" سے "اِهْدِ"۔"تَخْشی" سے "اِخْشَ"۔"تَقِیْ" سے "قِ"۔"تُلاقی" سے "لاقِ"۔

اور امر غائب و متکلّم معروف یا امر مجہول بنانے کے لیے فعلِ مضارع کے شروع میں لامِ امر مکسور لاتے ہیں۔اور آخر میں اگر حرف علّت ہو تو اس کو گرادیتے ہیں ورنہ صرف آخر کو ساکن کردیتے ہیں، جیسے "یَنْصُرُ" سے "لِیَنْصُرْ"۔"أنْصُرُ" سے "لِاَنْصُرْ" اور جیسے "یُنْصَرُ" سے "لِیُنْصَرْ"۔

فائدہ: لام امر سے پہلے اگر واو ہو تو لامِ امر کو ساکن کرنا واجب ہے جیسے: ﴿وَلْيَطَّوَّفُوْا بالبَيْتِ العَتِيْقِ﴾[انھیں خانۂ کعبہ کا طواف کرنا چاہیے]۔اور اگر اس سے پہلے فا ہو تو ساکن کرنا واجب نہیں بلکہ جائز ہے۔

نوٹ۔ امر حاضر معروف، امر غائب و متکلّم معروف اور امر مجہول میں نونِ تاکید ثقیلہ اور نونِ تاکید خفیفہ بھی لگاتے ہیں۔

(فعل موکّد کا تفصیلی بیان کتاب کے آخر میں افادات کے تحت آئے گا)

﴿ثلاثی مجرد سے مذکورہ افعال کی گردانوں کا اعادہ﴾

صیغہ	لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مضارع معروف				مجہول		
واحد مذکر غائب	لَیَفْعَلَنَّ	لَیَخْرُجَنَّ	لَیَنْزِلَنَّ	لَیَمْنَعَنَّ	لَیُفْعَلَنَّ	لَیُمْدَحَنَّ	لَیُقْتَلَنَّ
تثنیہ مذکر غائب	لَیَفْعَلانِّ	لَیَخْرُجَانِّ	لَیَنْزِلَانِّ	لَیَمْنَعَانِّ	لَیُفْعَلانِّ	لَیُمْدَحَانِّ	لَیُقْتَلانِّ
جمع مذکر غائب	لَیَفْعَلُنَّ	لَیَخْرُجُنَّ	لَیَنْزِلُنَّ	لَیَمْنَعُنَّ	لَیُفْعَلُنَّ	لَیُمْدَحُنَّ	لَیُقْتَلُنَّ
واحد مؤنث غائب	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَخْرُجَنَّ	لَتَنْزِلَنَّ	لَتَمْنَعَنَّ	لَتُفْعَلَنَّ	لَتُمْدَحَنَّ	لَتُقْتَلَنَّ
تثنیہ مؤنث غائب	لَتَفْعَلانِّ	لَتَخْرُجَانِّ	لَتَنْزِلَانِّ	لَتَمْنَعَانِّ	لَتُفْعَلانِّ	لَتُمْدَحَانِّ	لَتُقْتَلانِّ
جمع مؤنث غائب	لَیَفْعَلْنَانِّ	لَیَخْرُجْنانِّ	لَیَنْزِلْنَانِّ	لَیَمْنَعْنَانِّ	لَیُفْعَلْنَانِّ	لَیُمْدَحْنَانِّ	لَیُقْتَلْنَانِّ
واحد مذکر حاضر	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَخْرُجَنَّ	لَتَنْزِلَنَّ	لَتَمْنَعَنَّ	لَتُفْعَلَنَّ	لَتُمْدَحَنَّ	لَتُقْتَلَنَّ
تثنیہ مذکر حاضر	لَتَفْعَلانِّ	لَتَخْرُجَانِّ	لَتَنْزِلَانِّ	لَتَمْنَعَانِّ	لَتُفْعَلانِّ	لَتُمْدَحَانِّ	لَتُقْتَلانِّ
جمع مذکر حاضر	لَتَفْعَلُنَّ	لَتَخْرُجُنَّ	لَتَنْزِلُنَّ	لَتَمْنَعُنَّ	لَتُفْعَلُنَّ	لَتُمْدَحُنَّ	لَتُقْتَلُنَّ
واحد مؤنث حاضر	لَتَفْعَلِنَّ	لَتَخْرُجِنَّ	لَتَنْزِلِنَّ	لَتَمْنَعِنَّ	لَتُفْعَلِنَّ	لَتُمْدَحِنَّ	لَتُقْتَلِنَّ
تثنیہ مؤنث حاضر	لَتَفْعَلانِّ	لَتَخْرُجَانِّ	لَتَنْزِلَانِّ	لَتَمْنَعَانِّ	لَتُفْعَلانِّ	لَتُمْدَحَانِّ	لَتُقْتَلانِّ
جمع مؤنث حاضر	لَتَفْعَلْنَانِّ	لَتَخْرُجْنانِّ	لَتَنْزِلْنَانِّ	لَتَمْنَعْنَانِّ	لَتُفْعَلْنَانِّ	لَتُمْدَحْنَانِّ	لَتُقْتَلْنَانِّ
واحد مذکر و مؤنث متکلم	لَأَفْعَلَنَّ	لَأَخْرُجَنَّ	لَأَنْزِلَنَّ	لَأَمْنَعَنَّ	لَأُفْعَلَنَّ	لَأُمْدَحَنَّ	لَأُقْتَلَنَّ
تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم	لَنَفْعَلَنَّ	لَنَخْرُجَنَّ	لَنَنْزِلَنَّ	لَنَمْنَعَنَّ	لَنُفْعَلَنَّ	لَنُمْدَحَنَّ	لَنُقْتَلَنَّ

صیغہ	نفی تاکید بلن در فعل مضارع معروف				مجہول		
واحد مذکر غائب	لَنْ یَّفْعَلَ	لَنْ یَّکْتُبَ	لَنْ یَّغْسِلَ	لَنْ یَّذْهَبَ	لَنْ یُّفْعَلَ	لَنْ یُّفْتَحَ	لَنْ یُّظْلَمَ
تثنیہ مذکر غائب	لَنْ یَّفْعَلا	لَنْ یَّکْتُبا	لَنْ یَّغْسِلا	لَنْ یَّذْهَبا	لَنْ یُّفْعَلا	لَنْ یُّفْتَحا	لَنْ یُّظْلَما
جمع مذکر غائب	لَنْ یَّفْعَلُوا	لَنْ یَّکْتُبُوا	لَنْ یَّغْسِلُوا	لَنْ یَّذْهَبُوا	لَنْ یُّفْعَلُوا	لَنْ یُّفْتَحُوا	لَنْ یُّظْلَمُوا
واحد مؤنث غائب	لَنْ تَفْعَلَ	لَنْ تَکْتُبَ	لَنْ تَغْسِلَ	لَنْ تَذْهَبَ	لَنْ تُفْعَلَ	لَنْ تُفْتَحَ	لَنْ تُظْلَمَ
تثنیہ مؤنث غائب	لَنْ تَفْعَلا	لَنْ تَکْتُبا	لَنْ تَغْسِلا	لَنْ تَذْهَبا	لَنْ تُفْعَلا	لَنْ تُفْتَحا	لَنْ تُظْلَما
جمع مؤنث غائب	لَنْ یَّفْعَلْنَ	لَنْ یَّکْتُبْنَ	لَنْ یَّغْسِلْنَ	لَنْ یَّذْهَبْنَ	لَنْ یُّفْعَلْنَ	لَنْ یُّفْتَحْنَ	لَنْ یُّظْلَمْنَ

واحد مذکر حاضر	لَنْ تَفْعَلَ	لَنْ تَكْتُبَ	لَنْ تَغْسِلَ	لَنْ تَذْهَبَ	لَنْ تُفْعَلَ	لَنْ تُفْتَحَ	لَنْ تُظْلَمَ
تثنیہ مذکر حاضر	لَنْ تَفْعَلا	لَنْ تَكْتُبا	لَنْ تَغْسِلا	لَنْ تَذْهَبا	لَنْ تُفْعَلا	لَنْ تُفْتَحا	لَنْ تُظْلَما
جمع مذکر حاضر	لَنْ تَفْعَلُوا	لَنْ تَكْتُبُوا	لَنْ تَغْسِلُوا	لَنْ تَذْهَبُوا	لَنْ تُفْعَلُوا	لَنْ تُفْتَحُوا	لَنْ تُظْلَمُوا
واحد مؤنث حاضر	لَنْ تَفْعَلِي	لَنْ تَكْتُبِي	لَنْ تَغْسِلِي	لَنْ تَذْهَبِي	لَنْ تُفْعَلِي	لَنْ تُفْتَحِي	لَنْ تُظْلَمِي
تثنیہ مؤنث حاضر	لَنْ تَفْعَلا	لَنْ تَكْتُبا	لَنْ تَغْسِلا	لَنْ تَذْهَبا	لَنْ تُفْعَلا	لَنْ تُفْتَحا	لَنْ تُظْلَما
جمع مؤنث حاضر	لَنْ تَفْعَلْنَ	لَنْ تَكْتُبْنَ	لَنْ تَغْسِلْنَ	لَنْ تَذْهَبْنَ	لَنْ تُفْعَلْنَ	لَنْ تُفْتَحْنَ	لَنْ تُظْلَمْنَ
واحد مذکر و مؤنث متکلم	لَنْ أَفْعَلَ	لَنْ أَكْتُبَ	لَنْ أَغْسِلَ	لَنْ أَذْهَبَ	لَنْ أُفْعَلَ	لَنْ أُفْتَحَ	لَنْ أُظْلَمَ
تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم	لَنْ نَفْعَلَ	لَنْ نَكْتُبَ	لَنْ نَغْسِلَ	لَنْ نَذْهَبَ	لَنْ نُفْعَلَ	لَنْ نُفْتَحَ	لَنْ نُظْلَمَ

صیغه	نفی جحد بلم در فعل مضارع معروف				مجهول		
واحد مذکر غائب	لَمْ يَفْعَلْ	لَمْ يَدْخُلْ	لَمْ يَعْرِفْ	لَمْ يَرْكَبْ	لَمْ يُفْعَلْ	لَمْ يُظْلَمْ	لَمْ يُطْلَبْ
تثنیہ مذکر غائب	لَمْ يَفْعَلا	لَمْ يَدْخُلا	لَمْ يَعْرِفا	لَمْ يَرْكَبا	لَمْ يُفْعَلا	لَمْ يُظْلَما	لَمْ يُطْلَبا
جمع مذکر غائب	لَمْ يَفْعَلُوْا	لَمْ يَدْخُلُوا	لَمْ يَعْرِفُوْا	لَمْ يَرْكَبُوا	لَمْ يُفْعَلُوْا	لَمْ يُظْلَمُوْا	لَمْ يُطْلَبُوْا
واحد مؤنث غائب	لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تَدْخُلْ	لَمْ تَعْرِفْ	لَمْ تَرْكَبْ	لَمْ تُفْعَلْ	لَمْ تُظْلَمْ	لَمْ تُطْلَبْ
تثنیہ مؤنث غائب	لَمْ تَفْعَلا	لَمْ تَدْخُلا	لَمْ تَعْرِفا	لَمْ تَرْكَبا	لَمْ تُفْعَلا	لَمْ تُظْلَما	لَمْ تُطْلَبا
جمع مؤنث غائب	لَمْ يَفْعَلْنَ	لَمْ يَدْخُلْنَ	لَمْ يَعْرِفْنَ	لَمْ يَرْكَبْنَ	لَمْ يُفْعَلْنَ	لَمْ يُظْلَمْنَ	لَمْ يُطْلَبْنَ
واحد مذکر حاضر	لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تَدْخُلْ	لَمْ تَعْرِفْ	لَمْ تَرْكَبْ	لَمْ تُفْعَلْ	لَمْ تُظْلَمْ	لَمْ تُطْلَبْ
تثنیہ مذکر حاضر	لَمْ تَفْعَلا	لَمْ تَدْخُلا	لَمْ تَعْرِفا	لَمْ تَرْكَبا	لَمْ تُفْعَلا	لَمْ تُظْلَما	لَمْ تُطْلَبا
جمع مذکر حاضر	لَمْ تَفْعَلُوا	لَمْ تَدْخُلُوْا	لَمْ تَعْرِفُوْا	لَمْ تَرْكَبُوا	لَمْ تُفْعَلُوا	لَمْ تُظْلَمُوْا	لَمْ تُطْلَبُوْا
واحد مؤنث حاضر	لَمْ تَفْعَلِي	لَمْ تَدْخُلِي	لَمْ تَعْرِفِي	لَمْ تَرْكَبِي	لَمْ تُفْعَلِي	لَمْ تُظْلَمِي	لَمْ تُطْلَبِي
تثنیہ مؤنث حاضر	لَمْ تَفْعَلا	لَمْ تَدْخُلا	لَمْ تَعْرِفا	لَمْ تَرْكَبا	لَمْ تُفْعَلا	لَمْ تُظْلَمَا	لَمْ تُطْلَبا
جمع مؤنث حاضر	لَمْ تَفْعَلْنَ	لَمْ تَدْخُلْنَ	لَمْ تَعْرِفْنَ	لَمْ تَرْكَبْنَ	لَمْ تُفْعَلْنَ	لَمْ تُظْلَمْنَ	لَمْ تُطْلَبْنَ
واحد مذکر و مؤنث متکلم	لَمْ أَفْعَلْ	لَمْ أَدْخُلْ	لَمْ أَعْرِفْ	لَمْ أَرْكَبْ	لَمْ أُفْعَلْ	لَمْ أُظْلَمْ	لَمْ أُطْلَبْ
تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم	لَمْ نَفْعَلْ	لَمْ نَدْخُلْ	لَمْ نَعْرِفْ	لَمْ نَرْكَبْ	لَمْ نُفْعَلْ	لَمْ نُظْلَمْ	لَمْ نُطْلَبْ

صیغه	امر معروف				امر مجهول		امر معروف ومجهول مؤکّد	
واحد مذکر غائب	لِيَفْعَلْ	لِيَسْكُتْ	لِيَعْرِفْ	لِيَذْهَبْ	لِيُفْعَلْ	لِيُتْرَكْ	لِيَفْعَلَنَّ	لِيُفْعَلَنَّ
تثنیہ مذکر غائب	لِيَفْعَلا	لِيَسْكُتا	لِيَعْرِفا	لِيَذْهَبا	لِيُفْعَلا	لِيُتْرَكا	لِيَفْعَلانِّ	لِيُفْعَلانِّ
جمع مذکر غائب	لِيَفْعَلُوْا	لِيَسْكُتُوا	لِيَعْرِفُوْا	لِيَذْهَبُوْا	لِيُفْعَلُوْا	لِيُتْرَكُوْا	لِيَفْعَلُنَّ	لِيُفْعَلُنَّ
واحد مؤنث غائب	لِتَفْعَلْ	لِتَسْكُتْ	لِتَعْرِفْ	لِتَذْهَبْ	لِتُفْعَلْ	لِتُتْرَكْ	لِتَفْعَلَنَّ	لِتُفْعَلَنَّ
تثنیہ مؤنّث غائب	لِتَفْعَلا	لِتَسْكُتا	لِتَعْرِفا	لِتَذْهَبا	لِتُفْعَلا	لِتُتْرَكا	لِتَفْعَلانِّ	لِتُفْعَلانِّ
جمع مؤنّث غائب	لِيَفْعَلْنَ	لِيَسْكُتْنَ	لِيَعْرِفْنَ	لِيَذْهَبْنَ	لِيُفْعَلْنَ	لِيُتْرَكْنَ	لِيَفْعَلْنانِّ	لِيُفْعَلْنانِّ
واحد مذکر حاضر	اِفْعَلْ	اُسْكُتْ	اِعْرِفْ	اِذْهَبْ	لِتُفْعَلْ	لِتُتْرَكْ	اِفْعَلَنَّ	لِتُفْعَلَنَّ
تثنیہ مذکر حاضر	اِفْعَلا	اُسْكُتا	اِعْرِفا	اِذْهَبا	لِتُفْعَلا	لِتُتْرَكا	اِفْعَلانِّ	لِتُفْعَلانِّ
جمع مذکر حاضر	اِفْعَلُوْا	اُسْكُتُوْا	اِعْرِفُوْا	اِذْهَبُوْا	لِتُفْعَلُوْا	لِتُتْرَكُوا	اِفْعَلُنَّ	لِتُفْعَلُنَّ
واحد مؤنّث حاضر	اِفْعَلِي	اُسْكُتِي	اِعْرِفِي	اِذْهَبِي	لِتُفْعَلِي	لِتُتْرَكِي	اِفْعَلِنَّ	لِتُفْعَلِنَّ
تثنیہ مؤنّث حاضر	اِفْعَلا	اُسْكُتا	اِعْرِفا	اِذْهَبا	لِتُفْعَلا	لِتُتْرَكا	اِفْعَلانِّ	لِتُفْعَلانِّ
جمع مؤنّث حاضر	اِفْعَلْنَ	اُسْكُتْنَ	اِعْرِفْنَ	اِذْهَبْنَ	لِتُفْعَلْنَ	لِتُتْرَكْنَ	اِفْعَلْنانِّ	لِتُفْعَلْنانِّ
واحد مذکر ومؤنث متکلم	لِأَفْعَلْ	لِأَسْكُتْ	لِأَعْرِفْ	لِأَذْهَبْ	لِأُفْعَلْ	لِأُتْرَكْ	لِأَفْعَلَنَّ	لِأُفْعَلَنَّ
تثنیہ وجمع مذکر ومؤنّث متکلم	لِنَفْعَلْ	لِنَسْكُتْ	لِنَعْرِفْ	لِنَذْهَبْ	لِنُفْعَلْ	لِنُتْرَكْ	لِنَفْعَلَنَّ	لِنُفْعَلَنَّ

صیغه	نهی معروف				نهی مجهول		نهی معروف ومجهول مؤکّد	
واحد مذکر غائب	لايَفْعَلْ	لا يَبْعُدْ	لا يَظْلِمْ	لا يَدْفَعْ	لايُفْعَلْ	لا يُجْرَحْ	لا يَفْعَلَنَّ	لا يُفْعَلَنَّ
تثنیہ مذکر غائب	لايَفْعَلا	لا يَبْعُدا	لا يَظْلِما	لا يَدْفَعا	لايُفْعَلا	لا يُجْرَحا	لا يَفْعَلانِّ	لا يُفْعَلانِّ
جمع مذکر غائب	لايَفْعَلُوْا	لا يَبْعُدُوْا	لا يَظْلِمُوْا	لا يَدْفَعُوْا	لايُفْعَلُوْا	لا يُجْرَحُوْا	لا يَفْعَلُنَّ	لا يُفْعَلُنَّ
واحد مؤنث غائب	لاتَفْعَلْ	لاتَبْعُدْ	لاتَظْلِمْ	لا تَدْفَعْ	لاتُفْعَلْ	لاتُجْرَحْ	لا تَفْعَلَنَّ	لا تُفْعَلَنَّ
تثنیہ مؤنّث غائب	لاتَفْعَلا	لاتَبْعُدا	لا تَظْلِما	لا تَدْفَعا	لاتُفْعَلا	لاتُجْرَحا	لا تَفْعَلانِّ	لا تُفْعَلانِّ
جمع مؤنّث غائب	لايَفْعَلْنَ	لا يَبْعُدْنَ	لا يَظْلِمْنَ	لا يَدْفَعْنَ	لايُفْعَلْنَ	لايُجْرَحْنَ	لا يَفْعَلْنانِّ	لا يُفْعَلْنانِّ

واحد مذکر حاضر	لاتَفْعَلْ	لاتَبْعُدْ	لاتَظْلِمْ	لا تَدْفَعْ	لاتُفْعَلْ	لاتُجْرَحْ	لا تَفْعَلَنَّ	لا تُفْعَلَنَّ
تثنیہ مذکر حاضر	لاتَفْعَلا	لاتَبْعُدا	لاتَظْلِما	لا تَدْفَعا	لاتُفْعَلا	لاتُجْرَحا	لا تَفْعَلانِّ	لا تُفْعَلانِّ
جمع مذکر حاضر	لاتَفْعَلُوْا	لاتَبْعُدُوْا	لاتَظْلِمُوْا	لا تَدْفَعُوْا	لاتُفْعَلُوْا	لاتُجْرَحُوْا	لا تَفْعَلُنَّ	لا تُفْعَلُنَّ
واحد مؤنّث حاضر	لاتَفْعَلِيْ	لاتَبْعُدِيْ	لاتَظْلِمِيْ	لا تَدْفَعِيْ	لاتُفْعَلِيْ	لاتُجْرَحِيْ	لا تَفْعَلِنَّ	لا تُفْعَلِنَّ
تثنیہ مؤنّث حاضر	لاتَفْعَلا	لاتَبْعُدا	لاتَظْلِما	لا تَدْفَعا	لاتُفْعَلا	لاتُجْرَحا	لا تَفْعَلانِّ	لا تُفْعَلانِّ
جمع مؤنّث حاضر	لاتَفْعَلْنَ	لاتَبْعُدْنَ	لاتَظْلِمْنَ	لا تَدْفَعْنَ	لاتُفْعَلْنَ	لاتُجْرَحْنَ	لا تَفْعَلْنانِّ	لا تُفْعَلْنانِّ
واحد مذکر و مؤنّث متکلم	لاأَفْعَلْ	لاأَبْعُدْ	لاأَظْلِمْ	لا أَدْفَعْ	لاأُفْعَلْ	لاأُجْرَحْ	لا أَفْعَلَنَّ	لا أُفْعَلَنَّ
تثنیہ وجمع مذکر و مؤنّث متکلم	لانَفْعَلْ	لانَبْعُدْ	لانَظْلِمْ	لا نَدْفَعْ	لانُفْعَلْ	لانُجْرَحْ	لا نَفْعَلَنَّ	لا نُفْعَلَنَّ

مشقی سوالات

(۱) آنے والے افعالِ مضارع پر ''لَمْ'' اور ''لَنْ'' داخل کر کے اُن کی گردان مع معنی لکھو۔ **يَشْتِمُ. يُظْلَمُ. يُتْرَكُ.**

(۲) ''لَمْ'' اور ''لَمّا'' میں کیا فرق ہے؟

(۳) ''لَنْ'' فعل مضارع میں کیا تبدیلی کرتا ہے؟

(۴) امر بنانے کا کیا طریقہ ہے؟

(۵) آنے والے مصادر سے امر حاضر معروف کی گردان کرو۔ **التَّرْكُ، الفَهْمُ.**

(۶) آنے والے مصادر سے امر غائب و متکلم معروف اور امر مجہول کی گردان معنی کے ساتھ لکھو۔ **الصبر، الركوب.**

(۷) عربی بناؤ:

:اس نے اب تک نہیں یاد کیا،تم سب (عورتوں) نے نہیں سنا،تو ہرگز نہیں جائے گی۔ہم سب ضرور پکائیں گی۔ہم دونوں ہرگز نہیں جھوٹ بولیں گے۔ مجھے مدد کرنی چاہیے،ان سب کو لکھنا چاہیے،ان دونوں کو چھوڑ دیا جانا چاہیے۔تم دونوں کو صبر کرنا چاہیے۔ان لوگوں کی تعریف کی جانی چاہیے۔

(۸) ترجمہ کرو:

لَتَسْكُتِنَّ، لَنُغْفَرَنَّ، لم نَظْلِمْ، لاتَكْذِبَنَّ، لا يُلْدَغْ، لايُسْئَلَنَّ، لايَخْرُجُنَّ، لِيَعْرِفُوا، لاتَسْمَعُوْا، لا يَجْلِسانِّ. لا تَرْكَبُوْا، لَنَحْفَظَنَّ، لاكِيْدَنَّ، لا يَكْذِبَنَّ.

۞ ۞ ۞

درس(۳) ﴿مصدر کا بیان﴾

مصدر: وہ اسم ہے جو کسی کام کے ہونے یا کرنے پر دلالت کرے، جیسے: قِراءۃ (پڑھنا)، کِتابَۃ (لکھنا) وغیرہ۔

اوزانِ مصادر: مصادرِ غیر ثلاثی مجرد کے اوزان قیاسی ہیں، یعنی مخصوص اوزان پر آتے ہیں۔ البتہ ثلاثی مجرّد کے مصادر کے اوزان سماعی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
(۱) فَعْلٌ	قَتْلٌ (ن)	قتل کرنا	(۱۶) فِعَلٌ	صِغَرٌ (ک)	چھوٹا ہونا	(۳۱) مَفْعِلٌ	مَرْجِعٌ(ف)	لوٹنا
(۲) فِعْلٌ	فِسْقٌ (ن)	نافرمانی کرنا	(۱۷) فُعَلٌ	هُدًى (ض)	رہنمائی کرنا	(۳۲) مَفْعَلَة	مَنْقَبَةٌ (ک)	صاحب شرافت ہونا
(۳) فُعْلٌ	شُغْلٌ(ف)	مشغول کرنا	(۱۸) فَعَلَةٌ	غَلَبَةٌ(ض)	غالب آنا	(۳۳) مَفْعِلَةٌ	مَحْمِدَةٌ(س)	تعریف کرنا
(۴) فَعْلَةٌ	رَحْمَةٌ (س)	مہربانی کرنا	(۱۹) فَعِلَةٌ	سَرِقَةٌ(ض)	چوری کرنا	(۳۴) مَفْعُلَةٌ	مَكْذُبَةٌ(ض)	جھوٹ بولنا
(۵) فِعْلَةٌ	نِشْدَةٌ (ن)	گم شدہ کو تلاش کرنا	(۲۰) فَعَالٌ	ذَهَابٌ(ف)	جانا	(۳۵) فَعِيْلَةٌ	قَطِيْعَةٌ (ف)	کاٹنا
(۶) فُعْلَةٌ	كُدْرَةٌ (س)	گدلا ہونا	(۲۱) فِعَالٌ	فِصَالٌ (ض)	بچے کا دودھ چھڑانا	(۳۶) فاعِلَةٌ	كاذِبَةٌ (ض)	جھوٹ بولنا
(۷) فَعْلى	دَعْوى(ن)	دعوی کرنا	(۲۲) فُعَالٌ	سُؤَالٌ(ف)	مانگنا	(۳۷) فَعالِيَةٌ	كَراهِيَةٌ(س)	ناپسند کرنا
(۸) فِعْلى	ذِكْرى (ن)	یاد کرنا	(۲۳) فَعالَةٌ	زَهادَةٌ (س)	بے رغبتی کرنا	(۳۸) مَفْعُولٌ	مَكْذُوْبٌ(ض)	جھوٹ بولنا
(۹) فُعْلى	بُشْرى (ن)	خوش خبری دینا	(۲۴) فِعالَةٌ	دِرايَةٌ (ض)	جاننا	(۳۹) مَفْعُوْلَةٌ	مَكْذُوْبَةٌ(ض)	جھوٹ بولنا
(۱۰) فَعْلانٌ	لَيَّانٌ (ض)	نرم ہونا	(۲۵) فُعالَةٌ	بُغايَةٌ (ض)	تلاش کرنا	(۴۰) فَعْلُوَّةٌ	جَبْرُوَّةٌ(ن)	قدرت والا ہونا
(۱۱) فِعْلانٌ	حِرْمانٌ (ض)	محروم ہونا	(۲۶) فُعُوْلٌ	دُخُوْلٌ(ن)	داخل ہونا	(۴۱) فَيْعَلُوْلَة	كَيْنُوْنَة (ن)	ہونا
(۱۲) فُعْلانٌ	غُفْرانٌ (ض)	بخش دینا	(۲۷) فَعُوْلٌ	قَبُوْلٌ(س)	قبول کرنا	(۴۲) فَعْلاء	رَغْباء (س)	رغبت کرنا
(۱۳) فَعَلانٌ	نَزَوانٌ(ن)	کودنا	(۲۸) فَعِيْلٌ	وَمِيْضٌ(ض)	چمکنا	(۴۳) فَعُوْلَة	جَبُوْرَة(ن)	قدرت والا ہونا
(۱۴) فَعَلٌ	طَلَبٌ(ن)	مانگنا	(۲۹) فُعُوْلَةٌ	صُهُوْبَةٌ (س)	بالوں کا سرخ ہونا	(۴۴) فَعْلُوْلَة	قَيْلُوْلَة (ض)	دوپہر میں آرام کرنا
(۱۵) فَعِلٌ	خَنِقٌ(ن)	گلا گھونٹنا	(۳۰) مَفْعَلٌ	مَدْخَلٌ (ن)	داخل ہونا	**نوٹ:** كَيْنُوْنَةٌ کی اصل كَيْوَنُوْنَةٌ ہے۔		

☆ تسہیلِ حفظ کے لیے ذیل میں ''علم الصیغہ'' سے وہ نظم دی جارہی ہے جو اوزانِ مصادر کے ساتھ ضبطِ حرکات اور مثالوں پر بھی مشتمل ہے۔

از ثلاثی مجرّ د چہل وچار	۱	وزنِ مصدر آمدہ اے ذی وقار	☆	فَعْل وفَعْلی فَعْلَة فَعْلان بفتح	۲	قَتْل ودَعْوی رَحْمةٌ لَيّان بفتح
ہم بخواں درچارُمیں فتحِ دُوَم	۳	عینِ ثالث داں بفتح وکسر ہم	☆	فِعْل وفِعْلٰی فِعْلةٌ فِعْلانُ بکسر	۴	فِسْق وذِکْری نِشْدَةٌ حِرمانُ بکسر
فُعْل وفُعْلی فُعْلَةٌ فُعْلان بضم	۵	شُغْل وبُشْری کُدْرَةٌ غُفران بضم	☆	مَفْعَلَة مَفْعَل فَعَل فَعْلُوْلَة ست	۶	مَنْقَبَة مَدْخَل طَلَبْ قَيْلُوْلَة ست
فَيْعَلُوْلَة ہم فَعَالة ہم فَعال	۷	نحو کَيْنُوْنَة شَهادة ہم کَمال	☆	ہم فَعالِيةٌ ازیں اوزاں بداں	۸	پس کَرَاهِيَةٌ شدہ موزونِ آں
عینِ واوّل در ہمہ مفتوح خواں	۹	عینِ رابع گشت مستثنٰی ازاں	☆	مَفعِلَة مَفْعِل فَعِل فَعْلُوَّة ست	۱۰	مَحْمِدَة مَرْجِع خَنِق جَبْرُوَّة ست
ہم فَعِيْلَة ہم فَعِيْل و فاعِلَة	۱۱	چوں قَطِيْعَة ہم وَمِيْض وکاذِبَة	☆	ایں ہمہ با فتح اول کسر عین	۱۲	عینِ رابع ساکن است اے نورِ عین
مَفْعُلَة مَفْعُوْل ہم مَفْعُوْلة ست	۱۳	مَمْلُكَة مَكْذُوْب ہم مَكْذُوبَة ست	☆	ہم فَعُوْل ہم فُعُوْلة ہم فُعُوْل	۱۴	چوں قَبُوْل ہم صُهُوْبَة ہم دُخُوْل
ایں ہمہ باِفتحِ اوّل ضمّ عین	۱۵	خامس وسادس بداں با ضمّتین	☆	ہم فِعَل دیگر فِعالة ہم فِعال	۱۶	چوں صِغَرْ دیگر دِرايَة ہم فِصال
ہم فُعَلْ دیگر فُعالة ہم فُعال	۱۷	چوں هُدَىً دیگر بُغاية ہم سُؤال	☆	اندرینہا فتح عین وکسر فا	۱۸	در سہ وزن وضمّہ فا در سہ جا
بعدازاں فَعْلاء وفَعُّوْلَة بفتح	۱۹	وزنِ آں رَغْباء وجَبُّوْرَة بفتح	☆	در دُوَم تشدید وضم مر عین را	۲۰	وزنہا شد ختم از فضلِ خدا

درس(٤) ﴿مصادرِ غیر ثلاثی مجرد اور مصدر کی کچھ اور نوعیں﴾

بتایا جاچکا ہے کہ مصادرِ غیر ثلاثی مجرد کے اوزان قیاسی ہیں (یعنی ان کے مخصوص اوزان ہیں) البتہ:

(۱) بابِ تفعیل کا مصدر اگر ناقص ہو تو یائے تفعیل حذف کر کے آخر میں اُس کے عوض میں تا بڑھا دیتے ہیں اور پھر مصدر

ترجمہ ❶ اے باوقار طالبِ علم! ثلاثی مجرد سے چوالیس اوزانِ مصادر آئے ہیں۔ ❷ فا کے فتحہ کے ساتھ فَعْل، فَعْلی، فَعْلَة اور فَعْلان۔ جیسے قَتْل، دَعْوَی، رَحْمة اور لَيّان۔ ❸ ان کے چوتھے یعنی ''فَعْلان'' کو عین کے فتحہ کے ساتھ (فَعَلان) بھی پڑھو۔ اور تیسرے یعنی 'فَعْلَة' کو عین کے فتحہ کے ساتھ (فَعَلَة) اور عین کے کسرہ کے ساتھ (فَعِلَة) سمجھو۔ (''چارمیں'' مخفّف ہے ''چہارمِ ایں'' کا) ❹ فا کے کسرہ کے ساتھ فِعْل، فِعْلی، فِعْلةٌ اور فِعلان، جیسے: فِسْق، ذِكْری، نِشْدةٌ اور حِرمان۔
❺ فا کے ضمہ کے ساتھ فُعْل، فُعْلی، فُعْلة اور فُعلان۔ جیسے: شُغْل، بُشْری، کُدْرَة اور غُفران۔ ❻❼ مَفْعَلَة، مَفْعَل، فَعَلْ، فَعْلُوْلَة، فَيْعَلُوْلة، فَعالة اور فَعال بھی، جیسے مَنْقَبَة، مَدْخَل، طَلَبْ، قَيْلُولَة، كَيْنُوْنة، (اصل: كَيُوَنُوْنَة) شَهادة اور کَمال۔ ❽ ان ہی اوزان سے فَعَالِيَةٌ کو جانو- اس کے وزن پر کَرَاهِيَةٌ آیا ہے۔ ❾ چھٹے اور ساتویں شعر میں مذکور تمام اوزان کے عین اور اول یعنی پہلے حرف کو (جو کہیں میم ہے کہیں فا) مفتوح پڑھو، البتہ چوتھے یعنی 'فَعْلُولَة' کا عین اس سے مستثنٰی ہے۔ وہ ساکن ہے ❿⓫ مَفْعِلَة، مَفْعِل، فَعِل، فَعْلُوَّة، یونہی فَعِيْلة، فَعِيْل اور فاعلة، جیسے: مَحْمِدَة، مَرْجِع، خَنِق، جَبْرُوَّة، قَطِيْعَةٌ، وَمِيْض اور کاذِبة۔ ⓬ یہ سب (دوابیات میں مذکور) اول یعنی پہلے حرف (میم یا فا) کے فتحہ اور عین کے کسرہ کے ساتھ ہیں، البتہ اے نورِ نظر چوتھے یعنی 'فَعْلُوّة' کا عین ساکن ہے۔ ⓭⓮ مَفْعُلَة، مَفْعُوْل، مَفْعُوْلة، یونہی فَعُوْل، فُعُوْلَة اور فُعُوْل، جیسے: مَمْلُكَة، مَكْذُوْب، مَكْذوبة، قَبُوْل، صُهُوْبَة اور دُخول۔ ⓯ (ان دونوں ابیات میں مذکور) یہ سب اول یعنی (میم یا فا) کے فتحہ اور عین کے ضمہ کے ساتھ ہیں۔ البتہ پانچواں یعنی ''فُعُوْلة'' اور چھٹا یعنی ''فُعُول'' فا اور عین دونوں کے ضمہ کے ساتھ ہے۔ ⓰⓱ فِعَل، فِعالة، فِعال، فُعَل، فُعالة اور فُعال بھی، جیسے: صِغَر، دِراية، فِصال، هُدی، بُغاية اور سُؤال۔ ⓲ ان دونوں بیتوں میں مذکور (شروع کی) تین جگہوں میں عین پر فتحہ اور فا پر کسرہ ہے، اور بقیہ تین میں فا پر ضمہ ہے۔ ⓳⓴ فا کے فتحہ کے ساتھ فَعْلاء اور فَعُّوْلة، جیسے: رَغْباء اور جَبُّوْرَة۔ دوسرے یعنی ''فَعُّولة'' میں عین کلمہ پر ضمہ اور تشدید ہے، اللہ کے فضل سے اوزانِ مصادر اختتام پذیر ہوئے۔

"تَفْعِلَة" کے وزن پر ہوجاتا ہے، جیسے: زَکّیٰ تَزْکِیَةً، رَبّیٰ تَرْبِیَةً، حَلّٰی تَحْلِیَةً. اور مہموز لام بھی "تَفْعِلَة" کے وزن پر آیا ہے، جیسے: جَزَّءَ تَجْزِئَةً، بَرَّأَ تَبْرِئَةً وغیرہ. اور ناقص اور مہموزِ لام کے علاوہ سے "تَفْعِلَة" کا وزن بہت کم ہے، جیسے: جَرَّبَ تَجْرِبَةً، ذَکَّرَ تَذْکِرَةً، فَرَّقَ تَفْرِقَةً، کَرَّمَ تَکْرِمَةً.

(۲) باب افعال کے مصدر میں اگر عین کلمہ حرفِ علّت ہوتو اُس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دیتے ہیں، اور اُس کو الف سے بدل دیتے ہیں، اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے دوسرے الف کو حذف کر کے اُس کے عوض میں تا بڑھا دیتے ہیں، جیسے أَقامَ إقامَةً. أَنابَ إِنابَةً ، أَشارَ إِشارةً وغیرہ۔ پھر اگر یہ مصدر مضاف واقع ہوتو کبھی تا کو حذف کردیا جاتا ہے، جیسے:﴿وإقام الصلوة﴾ . اور بابِ افعال کا مصدر کبھی "فَعال" کے وزن پر بھی آیا ہے، جیسے: أَنْبَتَ نَباتاً، أَعْطی عَطاءً.

باب استفعال کے مصدر کا عین کلمہ اگر حرف علت ہوتو اُس میں بھی باب "افعال" کے مصدر کی طرح عمل ہوتا ہے، جیسے: اسْتَقامَ اِسْتِقامَةً، اِسْتَعاذَ اِسْتِعاذَةً وغیرہ۔

(۳) باب "فعللة" اگر مضاعف ہوتو اُس کا مصدر "فِعْلال" کے وزن پر بھی آتا ہے، جیسے: زَلْزَلَ زِلْزَالاً. وَسْوَسَ وِسْواساً وغیرہ۔

(۴) باب مفاعلة کا مصدر "فِعال" کے وزن پر بھی آتا ہے، جیسے: خالَفَ مُخالَفَةً وخِلافاً، قَایَسَ مُقایَسَةً وقِیاساً. البتہ اگر اس باب کا فاکلمہ یا ہوتو "فِعال" کا وزن نہیں آتا ہے، جیسے: یَامَنَ مُیامَنَةً، یاسَرَ مُیاسَرَةً.

مصدر کی کچھ اور قسمیں بھی ہیں جو درج ذیل ہیں:

مصدرِ تاکید: کبھی کبھی تاکید پیدا کرنے کے لیے فعل ذکر کرنے کے بعد اس فعل کا مصدر بھی لایا جاتا ہے، اُس کو مصدرِ تاکید کہا جاتا ہے۔ اس مصدر کا وزن گزشتہ تفصیل کے مطابق سماعی یا قیاسی ہوتا ہے۔

مصدرِ مَرَّة: یہ وہ مصدر ہے جو یہ بتاتا ہے کہ فعل کا وقوع ایک یا دو یا چند دفعہ ہوا ہے۔ جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبَةً (میں نے ایک دفعہ مارا) شَرِبْتُ شَرْبَتَیْنِ (میں نے دوبار پیا) نَظَرْتُ نَظَراتٍ (میں نے بارہا دیکھا)۔

ثلاثی مجرّد سے مصدرِ مرّۃ "فَعْلَةٌ" کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے وَقَفْتُ وَقْفَةً، او وَقْفتینِ، او وَقَفاتٍ (میں ایک دفعہ یا دو دفعہ یا تین دفعہ ٹھیرا) اور غیر ثلاثی مجرد (یعنی ثلاثی مزید اور رباعی مجرد و مزید فیہ) سے تا کی زیادتی کے ساتھ مصدر کے وزن پر آتا ہے، جیسے: اَکْرَمْتُ إِکْرامةً (میں نے ایک دفعہ تعظیم کی) فَرَّحْتُه تفریحةً (میں نے اس کو ایک دفعہ خوش کیا)۔ لیکن اگر پہلے ہی سے مصدر میں تا کی زیادتی ہوتو مصدر تاکید سے امتیاز کے لیے مصدر کے ساتھ عدد پر دلالت کرنے والا لفظ بھی بڑھا دیا جاتا ہے۔، جیسے اَقَمْتُ إقامةً واحدةً (میں نے ایک دفعہ کھڑا کیا) اِسْتَقَمْتُ استقامةً واحدةً (میں ایک دفعہ سیدھا ہوا)۔

اور اگر غیر ثلاثی مجرد کے دو مصدر ہوں، لیکن اُن میں کوئی ایک دوسرے سے زیادہ مشہور ہوتو مشہور مصدر سے مصدر مرّۃ کا معنی ادا کیا جاتا ہے، چنانچہ: زَلْزَلْتُه زَلْزَلَةً واحدةً (میں نے اس کو ایک مرتبہ جھنجھوڑا) کہا جائے گا۔ اور زَلْزَلْتُه زِلْزالَةًاور

قاتلْتُه قِتالةً نہیں کہا جائے گا۔

مصدر نوع: یہ وہ مصدر ہے جوفعل کی نوعیت اور کیفیت بتا تا ہے جیسے جلستُ جِلْسَةً، وَقَفْتُ وِقْفَةً۔اب اگر وہ صفت قرینۂ حال سے معلوم نہ ہوتو اس کا بیان ضروری ہے، جیسے: عاشَ عِيْشَةً حَسَنَةً(اس نے اچھی زندگی گزاری)۔ماتَ مِيْتَةً سَيِّئَةً(وہ بری موت مرا)۔ فُلانٌ حَسَنُ الجِلْسَةِ(فلاں اچھے طور پر بیٹھتا ہے) فلانةُ هادئةُ المِشْيَةِ(فلانہ کی چال پرسکون ہے)۔

مصدرِنوع ثلاثی مجرّ د سے ''فِعْلَةٌ'' کے وزن پر آتا ہے،اور غیر ثلاثی مجرد سے اپنے مصدر کے وزن پر آتا ہے، جیسے: أكْرَمْتُه إكْراماً جَمِيْلاً(میں نے عمدہ طریقہ پر اس کا احترام کیا)۔[1]

مصدر میمی: وہ مصدر ہے جس کے شروع میں میم زائدہ ہو، جیسے:مَنْصَرٌ، مُنْطَلَقٌ. مُنْقَلَبٌ۔

ثُلاثی مجرّ د سے ''مَفْعَل'' کے وزن پر آتا ہے،البتہ مِثالِ واوی سے ''مَفْعِل'' کے وزن پر آتا ہے، جیسے:مَوْرِد۔مَوْرِث۔مَوْعِد۔

غیر ثلاثی مجرّ د سے اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے، جیسے: اعْتَقَدْتُ خَيْرَ مُعْتَقَدٍ(میں نے اچھا اعتقاد رکھا)﴿سَيَعْلَمُ الذينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُوْن﴾(عنقریب ظالم لوگ جان لیں گے کہ وہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے)۔

مصدر صناعی: کسی اسمِ جامد یا مشتق کے آخر میں یاے مشدّ د اور تاے تانیث لگا کر بنایا جاتا ہے، جیسے: ''انسان'' سے ''اِنسانية''، ''عالم'' سے ''عالِمِيَّة''، ''مَقْبُوْل'' سے ''مَقْبُولِيَّة''۔

مشقی سوالات:

(۱) ثلاثی مجرد کے کم از کم بیس اوزان مع مثال تحریر کرو۔(۲) بابِ تفعیل کا مصدر ''تفعِلة'' کے وزن پر کب آتا ہے؟(۳) مصدرِ تاکید، مصدرِ مرۃ، اور مصدرِ نوع کی تعریف مع مثال تحریر کرو۔(۴) مصدرِ صناعی کیسے بنایا جاتا ہے؟(۵) آنے والی مثالوں میں مصدر کی قسم متعین کرو۔ المِشْية، المَحْبُوبِية، الغُسْل، المَحَبَّة، المَضرَّة، الاستقامة، المُنْتَصَر، المائية.

درس (۵) ﴿مشتق کا بیان﴾

مشتق کی چھ قسمیں ہیں(۱)اسم فاعل(۲)اسم مفعول(۳)صفت مشبّہ(۴)اسم تفضیل(۵)اسم ظرف(٦)اسم آلہ۔

بعض نے اسم مبالغہ کو بھی جداگانہ مشتق مانا ہے،اور بعض لوگ اس کو اسم فاعل میں داخل مانتے ہیں۔یونہی مصدر بھی کوفیوں کے نزدیک مشتقات میں سے ہے۔

اسم فاعل : وہ اسم مشتق ہے جو اُس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنیٔ مصدری بطور حدوث قائم ہو، جیسے: ''ضارِبٌ''(مارنے والا) عالِمٌ (جاننے والا)وغیرہ۔

بنانے کا طریقہ: ثلاثی مجرّ د سے مطلقاً ''فاعِلٌ'' کے وزن پر بنایا جاتا ہے۔اور غیر ثُلاثی مجرد(ثلاثی مزید اور رباعی مجرد

---

(۱) **فائدہ**: جو مصدر، مصدریت سے نہ نکلا ہو، معنی مصدری پر باقی ہو اور مصدرِ مرّ ۃ یا مصدرِ نوع کے معنی میں نہ ہو تو اس کا تثنیہ، جمع اور مؤنث نہیں بنایا جائے گا، بلکہ واحد کے لفظ پر باقی رہے گا۔ یونہی مصدر، صفت واقع ہو تو بھی واحد کے لفظ پر استعمال ہوگا، جیسے: رَجُلٌ عَدْلٌ. امرأةٌ عَدْلٌ. رِجالٌ عَدْلٌ. نِساءٌ عَدْلٌ. هذا أمرٌ حَقٌّ. هذه مسئلةٌ حقٌّ۔

ومزید فیہ) سے فعلِ مضارع معروف میں علامتِ مضارع کی جگہ میم مضموم رکھ کر اور آخر سے پہلے والے حرف کو کسرہ دے کر بنایا جاتا ہے، جیسے: "یَنْتَصِرُ" سے "مُنْتَصِرٌ"، "یَسْتَنْصِرُ" سے "مُسْتَنْصِرٌ"، "یُزَلْزِلُ" سے "مُزَلْزِلٌ"، "یَتَقَبَّلُ" سے "مُتَقَبِّلٌ".

نوٹ: اسم فاعل کے چھ صیغے آتے ہیں، اس میں غائب، حاضر اور متکلم کے لیے الگ الگ صیغے نہیں آتے ہیں۔ یہی حال اسم مفعول، صفت مشبّہ اور اسم تفضیل کا بھی ہے.

گردان اسم فاعل

صیغہ	گردان اسم فاعل (ثلاثی مجرد)		گردان اسمِ فاعل (غیر ثلاثی مجرد)	
واحد مذکر	ضارِبٌ	ایک مارنے والا	مُعَلِّمٌ	ایک پڑھانے والا
تثنیہ مذکر	ضارِبَانِ	دو مارنے والے	مُعَلِّمانِ	دو پڑھانے والے
جمع مذکر	ضارِبُونَ	کئی مارنے والے	مُعَلِّمُوْنَ	کئی پڑھانے والے
واحد مؤنث	ضارِبَةٌ	ایک مارنے والی	مُعَلِّمَةٌ	ایک پڑھانے والی
تثنیہ مؤنث	ضارِبَتانِ	دو مارنے والیاں	مُعَلِّمَتانِ	دو پڑھانے والیاں
جمع مؤنث	ضارِباتٌ	کئی مارنے والیاں	مُعَلِّماتٌ	کئی پڑھانے والیاں

نوٹ: تثنیہ مذکر اور تثنیہ مؤنث کے صیغے حالتِ رفع میں الف کے ساتھ ہوں گے۔ جیسے "هُما عالِمانِ" (وہ دونوں عالم ہیں) اور جیسے "هُما عالمتان" (وہ دونوں عالمہ ہیں) اور حالتِ نصب وجرّ میں یا ماقبل مفتوح کے ساتھ ہوں گے، جیسے اکرمتُ عالِمَیْنِ (میں نے دو عالموں کا احترام کیا) اور جیسے جَلستُ مع عالمَیْنِ (میں دو عالموں کے ساتھ بیٹھا)۔ اور بہرصورت نونِ تثنیہ مکسور ہوگا۔

جمع مذکر کا صیغہ حالتِ رفع میں واو ماقبل مضموم کے ساتھ ہوگا، جیسے "هُم مسلمونَ" (وہ سب مسلمان ہیں)۔ اور حالتِ نصب وجر میں یا ماقبل مکسور کے ساتھ ہوگا، جیسے "اَطْعَمْتُ المُسْلِمِیْنَ" (میں نے مسلمانوں کو کھانا کھلایا) اور جیسے "النجاة للمسلمین" (نجات مسلمانوں کے لیے ہے)۔ اور بہرصورت نونِ جمع مفتوح ہوگا۔

فائدہ: گنتیوں میں مرتبہ کا معنی ادا کرنے کے لیے عدد سے "فاعِلٌ" کا صیغہ بنایا جاتا ہے، جیسے: خامِسٌ (وہ چیز جو پانچویں نمبر پر ہو) خامسة (پانچویں)۔ البتہ مرکّب اعداد میں صرف پہلے جز کو "فاعِل" کے وزن پر کرلیا جاتا ہے، جیسے: حادِيَ عَشَرَ (گیارہواں) حادیةَ عشرة (گیارہویں) اور جیسے: ثالث وعشرون (تیئیسواں) یونہی "فاعِل" کا صیغہ کہیں کہیں نِسْبت کا معنی بتانے کے لیے بھی آتا ہے، جیسے "تامِرٌ" (کھجور والا) لابِنٌ (دودھ والا) وغیرہ۔

فائدہ: بعض لوگ مبالغہ کو اسمِ فاعل میں داخل مانتے ہیں، اُن کے مطابق اسم مبالغہ، اسمِ فاعل کی تعریف میں داخل ہے، اور اسمِ فاعل میں کچھ لفظی تغیر کر کے معنیٔ فاعلیت کی زیادتی کا فائدہ حاصل کرلیا جاتا ہے، جبکہ دوسرے لوگ اسمِ مبالغہ کو اسمِ فاعل سے جدا ایک مشتق مانتے ہیں۔

مبالغہ کے درج ذیل اوزان ہیں۔اوران کی گردان اسم فاعل کی طرح ہوتی ہے:

(۱) فَعِلٌ جیسے حَذِرٌ (زیادہ پرہیز کرنے والا) (۲) فَعِيْلٌ جیسے عَلِيْمٌ (زیادہ جاننے والا)(۳)فَعُوْلٌ جیسے ضَرُوْبٌ (زیادہ مارنے والا)(۴)فَعّالٌ جیسے وَهّابٌ (بہت عطا کرنے والا)(۵) فُعَّالٌ جیسے کُبّارٌ (بہت بڑا)(۶)مِفْعَلٌ جیسے مِحْرَبٌ (بہت جنگجو)(۷)مِفْعالٌ جیسے:مِقْدامٌ (آگے بڑھ کرخوب حملہ کرنے والا)(۸)مِفْعِيْلٌ جیسے مِسْكِيْنٌ (بہت محتاج)(۹)فِعِّيْلٌ جیسے صدِّيْقٌ (بہت سچا)(۱۰)فُعَلَةٌ جیسے خُدَعَةٌ (بہت دھوکے باز) ضُحَكَةٌ (بہت ہنسنے والا)(۱۱)فاعِلَةٌ جیسے راوِيَةٌ (بہت زیادہ روایت کرنے والا)

اسم مفعول: وہ اسم مشتق ہے جو اُس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہے، جیسے:مَضْرُوْبٌ (وہ آدمی جس کو ضرب لگائی گئی ہو)

بنانے کا طریقہ: ثُلاثی مجرّد سے "مَفْعُوْلٌ" کے وزن پر بنایا جاتا ہے، جیسے:مَنْصُوْرٌ۔مَقْبُوْلٌ۔

اور غیر ثلاثی مجرّد (یعنی ثلاثی مزید اور رُباعی مجرّد و مزید فیہ) سے فعلِ مضارع مجہول میں علامتِ مضارع کی جگہ میم مضموم لگا کر بنایا جاتا ہے، جیسے:يُجْتَنَبُ سے مُجْتَنَبٌ . يُجَلْبَبُ سے مُجَلْبَبٌ۔ يُنْطَلَقُ به سے مُنْطَلَقٌ به۔

گردان اسم مفعول

گردان اسمِ مفعول(غیر ثلاثی مجرد)		گردان اسم مفعول (ثلاثی مجرد)		صیغہ
ایک سنوارا ہوا	مُهَذَّبٌ	ایک قتل کیا ہوا	مَقْتُوْلٌ	واحد مذکر
دوسنوارے ہوئے	مُهَذَّبانِ	دوقتل کیے ہوئے	مَقْتُوْلانِ	تثنیہ مذکر
کئی سنوارے ہوئے	مُهَذَّبُوْنَ	کئی قتل کیے ہوئے	مَقْتُوْلُوْنَ	جمع مذکر
ایک سنواری ہوئی	مُهَذَّبَةٌ	ایک قتل کی ہوئی	مَقْتُوْلَةٌ	واحد مؤنث
دوسنواری ہوئیں	مُهَذَّبَتانِ	دوقتل کی ہوئیں	مَقْتُوْلَتانِ	تثنیہ مؤنث
کئی سنواری ہوئیں	مُهَذَّباتٌ	کئی قتل کی ہوئیں	مَقْتُوْلاتٌ	جمع مؤنث

نوٹ: اسم فاعل کی طرح اسم مفعول، یونہی صفت مشبّہ، اسم تفضیل، اسم ظرف اور اسم آلہ کا تثنیہ بھی حالت رفع میں الف کے ساتھ اور حالت نصب وجر میں یا ماقبل مفتوح اور نونِ مکسور کے ساتھ ہوگا۔اور اسم ظرف اور اسم آلہ کے سوا ان سب کا صیغہ جمع مذکر سالم حالت رفع میں واو اور حالتِ نصب وجر میں یا ماقبل مکسور اور نونِ مفتوح کے ساتھ ہوگا۔

نوٹ: اسم ظرف اور اسم آلہ کی جمع مذکر سالم نہیں آتی ہے کیونکہ یہ جمع 'ذوی العقول اور اُن کی صفات کے لیے خاص ہے۔

مشقی سوالات

(۱)اسم فاعل بنانے کا کیا طریقہ ہے؟(۲)اسمِ مبالغہ کے اوزان مع مثال بتاؤ۔(۳)اسم فاعل، اسم مبالغہ اور اسمِ مفعول سے تثنیہ وجمع کے صیغے حالتِ نصب وجر میں کس طرح آئیں گے؟ مثال بھی دو۔(۴)عربی بناؤ: دو پڑھانے والے، کئی آگے بڑھ کر حملہ کرنے والے، کئی سننے والی عورتیں، دو سنواری ہوئیں۔(۵)ترجمہ کرو: مُسْتَنْصِران، عَلِيْمُوْنَ۔ مَضْروباتٌ۔ مُكْرَمُوْن۔

درس (٦) ﴿صفت مشبہ ، اسم ظرف﴾

صفت مشبّہ: وہ اسم مشتق ہے جو فعلِ لازم سے بنا ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جو معنیٔ مصدری سے بطورِ ثبوت متّصف ہو، جیسے: ’’حَسَنٌ‘‘ (اچھا) ’’صَعْبٌ‘‘ (سخت)۔

نوٹ: صفت مشبّہ بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے، البتہ بطور سماع درج ذیل اوزان میں سے کسی وزن پر آتی ہے:

وزن	مثال مع معنی	وزن	مثال مع معنی	وزن	مثال مع معنی
(۱) فَعَلٌ	حَسَنٌ [ک] (اچھا)	(۹) فَعِیْلٌ	کَبِیْرٌ [ک] (بڑا)	(۱۷) فَعَلانٌ	حَیَوانٌ [س] (جان دار)
(۲) فَعِلٌ	خَشِنٌ [ک] (کھردرا)	(۱۰) فَعُوْلٌ	غَفُوْرٌ [ض] (بخشنے والا)	(۱۸) فَعْلی	عَطْشی [س] (پیاسی)
(۳) فَعُلٌ	نَدُسٌ [س] (ہوشیار)	(۱۱) فَیْعِلٌ	جَیِّدٌ [ن] (عمدہ)	(۱۹) فَعَلی	جَمَزی [ض] (تیز رفتار)
(۴) فِعَلٌ	زِئَمٌ [س] (خوف زدہ)	(۱۲) فَعالٌ	جَبانٌ [ن] (بزدل)	(۲۰) فُعْلی	حُبْلی [س] (حاملہ)
(۵) فِعِلٌ	بِلِزٌ [س] (موٹا)	(۱۳) فِعالٌ	هِجانٌ (عمدہ اونٹ)	(۲۱) فَعْلاءُ	حَمْراءُ [س] (سرخ)
(۶) فُعُلٌ	جُنُبٌ [س] (ناپاک)	(۱۴) فُعالٌ	شُجاعٌ [ک] (بہادر)	(۲۲) فُعَلاءُ	عُشَراءُ [س] (دس ماہ کی حمل والی اونٹنی)
(۷) أَفْعَلُ	أَحْمَرُ [س] (سرخ)	(۱۵) فَعْلانٌ	عَطْشانُ [س] (پیاسا)		
(۸) فاعِلٌ	کابِرٌ [ک] (بڑا)	(۱٦) فُعْلانٌ	عُرْیانٌ [س] (ننگا)		

گردان صفت مشبّہ

صیغے	واحد مذکر	تثنیہ مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنّث	تثنیہ مؤنّث	جمع مؤنّث
گردان	حَسَنٌ	حَسَنانِ	حَسَنُوْنَ (حِسانٌ)	حَسَنَةٌ	حَسَنتانِ	حَسَناتٌ
معنی	ایک اچھا	دو اچھے	کئی اچھے	ایک اچھی	دو اچھی	کئی اچھی

اسم ظرف: وہ اسم مشتق ہے جو فعل کے صادر ہونے کی جگہ یا وقت پر دلالت کرے۔ جگہ پر دلالت کرنے والے کو اسمِ ظرفِ مکان اور وقت پر دلالت کرنے والے کو اسم ظرف زمان کہتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ: غیر ثلاثی مجرد سے اسمِ مفعول کے وزن پر آتا ہے، جیسے: ’’مُجْتَنَبُ‘‘ وغیرہ۔ اور ثلاثی مجرد میں مضارِع مضموم العین، مفتوح العین اور ناقص سے ’’مَفْعَلٌ‘‘ کے وزن پر آتا ہے، جیسے مَنْصَرٌ (مدد کرنے کی جگہ یا وقت) مَلْعَبٌ (کھیلنے کی جگہ) مَلْهی (کھیل کی جگہ) مَثْوی (پناہ کی جگہ) مَوْقی (بچنے کی جگہ یا وقت)۔ اور مضارع مکسور العین اور مثال واوی سے (اگر چہ مفتوح العین ہو) ’’مَفْعِلٌ‘‘ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: مَجْلِسٌ (بیٹھنے کی جگہ)، مَضْرِب (مارنے کی جگہ)، مَبِیْتٌ (رات گزارنے کی جگہ)، مَوْعِدٌ (وعدہ کی جگہ)، مَوْضِعٌ (رکھنے کی جگہ)۔

نوٹ: مضموم العین فعل مضارع سے درج ذیل اسما، مذکورہ قاعدہ کے خلاف "مَفْعِلٌ" کے وزن پر آئے ہیں:
مَطْلِعٌ (طلوع ہونے کی جگہ یا وقت) مَشْرِقٌ (چمکنے کی جگہ) مَسْجِدٌ (سجدہ کی جگہ) مَنْسِکٌ (عبادت کی جگہ یا وقت) مَجْزِرٌ (کاٹنے کی جگہ) مَنْبِتٌ (اُگنے کی جگہ) مَسْقِط (گرنے کی جگہ) مَفْرِقٌ (الگ ہونے کی جگہ) مَرْفِقٌ (آسائش کی جگہ) مَسْکِنٌ (آرام کی جگہ)

البتہ ان مثالوں میں عین کوموافقِ قیاس فتحہ دینا بھی جائز ہے، لیکن کسرہ دینا زیادہ فصیح ہے۔

فائدہ: اسم ظرف مکان کے آخر میں کبھی تائے تانیث بھی آتی ہے، جیسے: مَزَلَّة (پھسلنے کی جگہ) "مَعْبَرَةٌ" (گزرگاہ) وغیرہ۔

فائدہ: بعض وقت "مَفْعَلَةٌ" کے وزن پر اسمائے جامدہ سے بھی اسمِ مکان کا صیغہ بنالیا جاتا ہے، تاکہ وہ اس جگہ پر دلالت کرے جہاں وہ چیز کثرت سے ہو، جیسے: مأسَدَةٌ (وہ جگہ جہاں شیر کثرت سے ہوں) مَسْبَعَةٌ (وہ جگہ جہاں درندے زیادہ ہوں) مَفْعاةٌ (وہ جگہ جہاں افعی سانپ زیادہ ہوں)۔ اور رُباعی وغیرہ میں یہی معنی ادا کرنے کے لیے اسمِ فاعل کے صیغہ کا استعمال ہوتا ہے، جیسے: أَرْضٌ مُضَفْدِعَةٌ (وہ جگہ جہاں مینڈک کثرت سے ہوں) أَرضٌ مُثْعَلِبَةٌ (وہ جگہ جہاں لومڑیاں کثرت سے ہوں)

گردان اسم ظرف

صیغه	گردان (مضموم العین سے)	معنی	گردان (مکسور العین سے)	معنی
واحد	مَقْتَلٌ	قتل کی ایک جگہ	مَجْلِسٌ	بیٹھنے کی ایک جگہ
تثنیہ	مَقْتَلانِ	قتل کی دو جگہیں	مَجْلِسَانِ	بیٹھنے کی دو جگہیں
جمع	مَقَاتِل	قتل کی کئی جگہیں	مَجَالِسُ	بیٹھنے کی کئی جگہیں

مشقی سوالات

(۱) صفت مشبہ کے اوزان مع مثال اور معنی بتاؤ۔ (۲) اسم ظرف کس کس وزن پر آتا ہے؟ (۳) "مفعلة" کا وزن کس معنی کی ادائیگی کے لیے ہے؟ (۴) اسمِ فاعل اور صفت مشبہ میں کیا فرق ہے؟ (۵) عربی بناؤ: کئی پیاسے، کئی پیاسی عورتیں، دو کھیلنے کی جگہیں، دو قتل کی جگہیں۔

درس (۷) ﴿اسم آله، اسم تفضیل﴾

اسم آله: وہ اسم مشتق ہے جو فعل صادر ہونے کے آلہ پر دلالت کرے، جیسے: مِبْرَدٌ (چھیلنے کا آلہ، ریتی) مِنْشارٌ (چیرنے کا آلہ۔ آری) مِکْنَسَةٌ (صفائی کا آلہ۔ جھاڑو)۔

بنانے کا طریقه: ثلاثی مجرّد سے اسم آلہ کے تین اوزان ہیں (۱) مِفْعَلٌ، جیسے: مِبْضَعٌ (زخم لگانے کا آلہ۔ نشتر) مِقَصٌّ (کاٹنے کا آلہ۔ قینچی) (۲) مِفْعَلَةٌ جیسے مِئْذَنَةٌ (اذان گاہ) مِکْسَحَة (جھاڑو) (۳) مِفْعال، جیسے: مِقْراضٌ (قینچی)

نوٹ: کبھی کبھی خلافِ قیاس "مُفْعُلٌ" اور "مُفْعُلَة" کے وزن پر بھی اسم آلہ آتا ہے، جیسے: مُنْخُلٌ (چھاننے کا آلہ۔ چھلنی)

مُدُقٌّ(کوٹنے کا آلہ) مُکْحُلَۃٌ(سرمہ دانی)۔

غیر ثُلاثی مجرّد سے اسمِ آلہ کے لیے کوئی صیغہ نہیں ہے، البتّہ اگر اسمِ آلہ کا معنی ادا کرنا مقصود ہو تو مصدر سے پہلے "ما بہ" لگا کر اسمِ آلہ کا معنی حاصل کر لیا جاتا ہے، جیسے:"ما به الامتیاز"(امتیاز کا آلہ)

گردان اسم آلہ

صیغہ	گردان "مِفْعَلٌ"	گردان "مِفْعَلَۃٌ"	گردان "مِفْعالٌ"	معنی
واحد	مِفْعَلٌ	مِفْعَلَۃٌ	مِفْعالٌ	کرنے کا ایک آلہ
تثنیہ	مِفْعَلان	مِفْعَلَتان	مِفْعالان	کرنے کے دو آلے
جمع	مَفاعِلُ	مَفَاعِلُ	مَفاعِیْلُ	کرنے کے کئی آلے

نوٹ: اسمِ آلہ کبھی "فاعَل" کے وزن پر بھی آتا ہے، جیسے "خاتَم" (مہر کرنے کا آلہ)۔"عالَم" (جاننے کا آلہ)۔ مگر اِس وزن پر آنے والے اسم آلہ میں اسمی معنی (یعنی کسی وصف سے متصف ہوئے بغیر محض ذات پر دلالت کرنا) غالب آچکا ہے۔ اس لیے ہر مہر کرنے کے آلہ کو "خاتم" یا ہر جاننے کے آلہ کو "عالَم" نہیں کہا جائے گا۔

فائدہ: اسمِ ظرف اور اسمِ آلہ کے تین تین صیغے (واحد، تثنیہ اور جمع) آتے ہیں۔ اور ان دونوں سے تذکیر و تانیث کے صیغے نہیں آتے ہیں، کیوں کہ تذکیر و تانیث فاعل کی وجہ سے ہوتی ہے، اور یہ دونوں فاعل نہیں چاہتے۔ اسی وجہ سے ان دونوں کی صفاتِ لازمہ سے صرف وحدت، تثنیہ اور جمعیت کا اعتبار کیا گیا اور ان کے تین ہی صیغے ہوئے۔

اسم تفضیل: وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں غیر کی بہ نسبت معنیٔ مصدری زیادہ پایا جائے۔ جیسے: الصّلوۃ أفْضَلُ العِبادات (نماز تمام عبادتوں میں افضل ہے)۔

بنانے کا طریقہ: اسم تفضیل مذکّر کا صیغہ "أَفْعَلُ" کے وزن پر اور مؤنّث کا صیغہ "فُعْلی" کے وزن پر آتا ہے۔

گردان اسم تفضیل

صیغہ (مذکر)	گردان	معنی	مثال	صیغہ (مونث)	گردان	معنی	مثال
واحد مذکر	اَفْعَلُ	ایک زیادہ کرنے والا	اَعْلَمُ	واحد مؤنث	فُعْلی	ایک زیادہ کرنے والی	عُلْمی
تثنیہ مذکر	اَفْعَلان	دو زیادہ کرنے والے	اَعْلَمان	تثنیہ مؤنث	فُعْلَیان	دو زیادہ کرنے والیاں	عُلْمَیان
جمع مذکر سالم	اَفْعَلُوْنَ	کئی زیادہ کرنے والے	اَعْلَمُوْنَ	جمع مؤنث سالم	فُعْلیاتٌ	کئی زیادہ کرنے والیاں	عُلْمَیاتٌ
جمع مذکر مکسر	اَفاعِلُ	کئی زیادہ کرنے والے	اَعالِمُ	جمع مؤنث مکسر	فُعَلٌ	کئی زیادہ کرنے والیاں	عُلَمٌ

فائدہ: جاننا چاہیے کہ اسم تفضیل صرف اس ثلاثی مجرّد سے آتا ہے جو متصرّف (گردان والا فعل) ہو، مثبت ہو، معروف ہو، تام ہو اور قابلِ تفضیل ہو اور لون و عیب اور ظاہری آرائش کا مفہوم نہ رکھتا ہو، لہذا:

☆ "بِئْسَ" اور "لَيْسَ" سے اسم تفضیل نہیں آئے گا، کیوں کہ یہ فعل متصرّف نہیں ہیں۔☆ "أَكْرَمَ" اور "جَلْبَبَ" وغیرہ سے نہیں آئے گا، کیوں کہ یہ ثلاثی مجرّد نہیں ہیں۔☆ "ما كَتَبَ" سے نہیں آئے گا کیوں کہ یہ فعل منفی ہے۔☆ "ضُرِبَ" وغیرہ سے نہیں آئے گا کیونکہ یہ فعل مجہول ہے۔☆ "كانَ" وغیرہ فعل ناقص سے نہیں آئے گا، کیوں کہ یہ فعل تام نہیں ہے۔ ☆"ماتَ" وغیرہ سے نہیں آئے گا، کیوں کہ یہ قابلِ تفضیل نہیں ہے۔☆ "عَوِرَ" (یک چشم ہوا) وغیرہ سے نہیں آئے گا، کیوں کہ یہ عیب پر دلالت کرتا ہے۔☆ "سَوِدَ" (کالا ہوا) سے نہیں آئے گا، کیونکہ یہ رنگ پر دلالت کرتا ہے۔☆ "كَحِلَ" (سُرمگیں ہوا) سے نہیں آئے گا کیوں کہ یہ ظاہری آرائش پر دلالت کرتا ہے۔

اگر غیر ثلاثی مجرّد یا رنگ وعیب یا ظاہری آرائش کا مفہوم رکھنے والے افعال سے اسم تفضیل کا معنی ادا کرنا مقصود ہو تو مصدرِ منصوب سے پہلے "أَشَدُّ" یا "أَكْثَرُ" یا اس کا ہم معنی لفظ بڑھا کر اس کا معنی ادا کر لیتے ہیں۔ جیسے: هُوَ اَشَدُّ إِيْماناً (وہ ایمان کے اعتبار سے بہت پختہ ہے) الغُرابُ أَكْثَرُ سَواداً مِنَ الفَحْمِ (کوّا کوئلہ سے زیادہ کالا ہے)۔ زَيْدٌ أَبْلَغُ عَوَراً (زید میں زیادہ کانا پن ہے) خالدٌ أَوْفَرُ كحلا (خالد زیادہ سرمگیں آنکھ والا ہے)۔

فائدہ: اسم تفضیل اکثر معنیٰ فاعلیت کی زیادتی پر دلالت کرتا ہے، اور کبھی اسمِ تفضیل کا صیغہ معنیٰ مفعولیت کی زیادتی بتانے کے لیے بھی آتا ہے، جیسے: اَشْهَر (مشہورتر) اَعْرَف (معروف تر) اَحْمَد (کبھی بمعنی محمودتر آتا ہے)۔

فائدہ: کبھی اسم تفضیل میں تفضیل کا معنی نہیں مراد ہوتا ہے، بلکہ مطلقاً معنیٰ فاعلیت پر دلالت ہوتی ہے، جیسے: ﴿رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ﴾[1] اور جیسے ﴿وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدؤُ الخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ﴾[2] کیوں کہ علم باری تعالی میں کوئی شریک نہیں۔ یونہی مقدوراتِ باری تعالی میں اس کی قدرت کے اعتبار سے تفاوت نہیں، کہ بعض پر قدرت زیادہ ہو اور بعض پر کم ہو۔

فائدہ: اسمِ تفضیل کا استعمال تین طریقوں سے ہوتا ہے: (۱) "مِنْ" جارّہ کے ساتھ (۲) "أَلْ" کے ساتھ۔ (۳) معرفہ یا نکرہ کی طرف اضافت کر کے۔ خیال رہے کہ دوسری اور تیسری صورت میں "مِنْ" کا استعمال نہیں ہوسکتا۔

☆ پہلی صورت میں اسمِ تفضیل کا مذکّر اور مفرد لانا ضروری ہے، جیسے: خالِدٌ أَفْضَلُ مِنْ سَعِيْد (خالد سعید سے افضل ہے) فاطمةُ أَجْمَلُ مِنْ سُعاد (فاطمہ سعاد سے زیادہ خوبصورت ہے) هذانِ أَفْضَلُ مِنْ هذا (یہ دونوں اس سے افضل ہیں) هاتانِ افضَلُ مِنْ هاتين (یہ دونوں اِن دونوں سے افضل ہیں)۔

☆ دوسری صورت میں اسمِ تفضیل واحد، تثنیہ اور جمع یونہی تذکیر وتانیث میں ماقبل کے مطابق ہوگا، جیسے: هو الأفضَلُ، (وہ افضل ہے) هي الفُضْلى (یہ برتر ہے) هُما الأفضَلان (وہ دونوں افضل ہیں) فاطِمَتانِ هُما الفُضْلَيان (دونوں فاطمہ برتر ہیں) هُم الأَفْضَلُوْنَ (وہ سب افضل ہیں) هُنَّ الفُضْلَياتُ (وہ سب برتر ہیں)۔

☆ تیسری صورت میں اگر نکرہ کی طرف اضافت ہو تو اس کا حکم پہلی صورت کی طرح ہے، جیسے: "خالدٌ أَفْضَلُ قائد" (زید

---

[1] اسراء-۱۷، آیت ۵۴، ترجمہ: تمھارا رب تمھیں خوب جانتا ہے۔ [2] الروم-۳۰، آیت -۲۷، ترجمہ: اور وہی ہے کہ اول بناتا ہے، پھر اسے دوبارہ بنائے گا، اور یہ تمھاری سمجھ میں اس پر زیادہ آسان ہونا چاہیے۔

اچھا رہنما ہے)"فاطمة أفضلُ امرأة" (فاطمہ بہتر عورت ہے)" هذانِ أفضلُ رجلينِ" (یہ دونوں بہتر مرد ہیں) "هاتان أفضلُ امرأتين" (یہ دونوں بہتر عورتیں ہیں) "المجاهدون أفضلُ رجال" (مجاہدین بہتر مرد ہیں) "المتعلّمات أفضلُ نساء" (طالبات بہتر خواتین ہیں) اور اگر معرفہ کی طرف مضاف ہو تو اس میں پہلی اور دوسری دونوں صورتیں جائز ہیں، جیسے:"أقربُكم مِنّي يوم القيامة أحاسنُكم أخلاقا" (قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوں گے جو تم میں اخلاق میں بہتر ہیں)۔اس حدیث میں "اقرب" مفرد مذکر کی مثال ہے، اور "احاسن" جمع کی مثال ہے)۔

مشقی سوالات

(۱) "أفْعَلُ" کے وزن پر اسم تفضیل کس فعل سے آتا ہے؟ (۲) جن افعال سے اسم تفضیل نہیں آتا ہے اگر ان سے اسم تفضیل کا معنی ادا کرنا ہو تو کیا طریقہ ہے؟ (۳) غیر ثلاثی مجرد سے اسم آلہ کا معنی ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ (۴) آیتِ کریمہ: ﴿ رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ ﴾ اور ﴿ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ﴾ میں معنی تفضیل کیوں مراد نہیں ہوسکتا ہے؟ (۵) اسم تفضیل کے استعمال کے کتنے طریقے ہیں؟ تفصیل سے بتاؤ۔

درس (۸) ﴿ ثلاثی مزید اور رباعی کی گردانوں کا اعادہ ﴾

ثلاثی مزید کی قسمیں اور ابواب: ثلاثی مزید کی دو قسمیں ہیں (۱) مُطلَق یا غیر مُلْحَق بہ رباعی (۲) مُلْحَق بہ رباعی۔

پھر مطلق (یعنی غیر ملحق) کے ابواب دو طرح کے ہیں (۱) باہمزۂ وصل (۲) بے ہمزۂ وصل۔

ثلاثی مزید مطلق (غیر ملحق) با همزۂ وصل کے سات ابواب ہیں۔

تعداد	ابواب	ماضی/ مضارع	مثال	معنی	علامت
۱	افتعال	اِفْتَعَلَ يَفْتَعِلُ	اجْتَنَبَ يَجْتَنِبُ اِجْتِناباً	پرہیز کرنا	فا کلمہ کے بعد تا کی زیادتی
۲	استفعال	اسْتَفْعَلَ يَسْتَفْعِلُ	اسْتَنْصَرَ يَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصاراً	مدد طلب کرنا	فا کلمہ سے پہلے سین اور تا کی زیادتی
۳	انفعال	انْفَعَلَ يَنْفَعِلُ	انْفَطَرَ يَنْفَطِرُ انْفِطاراً	شق ہونا	فا کلمہ سے پہلے نون کی زیادتی
٤	افعلال	اِفْعَلَّ يَفْعَلُّ	اِحْمَرَّ يَحْمَرُّ اِحْمِراراً	سرخ ہونا	تکرار لام
٥	افعِيلال	اِفْعالَّ يَفْعالُّ	اِدْهامَّ يَدْهامُّ اِدْهِيْماماً	سیاہ ہونا	تکرار لام اور عین اور لام کے درمیان الف کی زیادتی
٦	افعِيعال	اِفْعَوْعَلَ يَفْعَوْعِلُ	اِخْشَوْشَنَ يَخْشَوْشِنُ اِخْشِيْشاناً	سخت کھردرا ہونا	تکرار عین اور دونوں عینوں کے درمیان واو کی زیادتی
٧	افْعِوّال	اِفْعَوَّلَ يَفْعَوِّلُ	اِجْلَوَّذَ يَجْلَوِّذُ اِجْلِوّاذاً	دوڑنا	عین اور لام کے درمیان واو مشدّد کی زیادتی

ثلاثی مزید مطلق (غیر ملحق) بے همزۂ وصل کے پانچ ابواب ہیں

تعداد	ابواب	ماضی/ مضارع	مثال	معنی	علامت
۱	اِفْعال	اَفْعَلَ يُفْعِلُ	اَكْرَمَ يُكْرِمُ اِكْراماً	عزّت کرنا	فا کلمہ سے پہلے ہمزۂ قطعی کا زیادہ ہونا
۲	تَفْعِيل	فَعَّلَ يُفَعِّلُ	صَرَّفَ يُصَرِّفُ تَصْرِيْفاً	پھیرنا	عین کلمہ کا مشدّد ہونا
۳	تَفَعُّل	تَفَعَّلَ يَتَفَعَّلُ	تَقَبَّلَ يَتَقَبَّلُ تَقَبُّلاً	قبول کرنا	شروع میں تا کی زیادتی اور عین کلمہ کا مشدّد ہونا

٤	مُفاعَلة	فَاعَلَ يُفَاعِلُ	قَاتَلَ يُقَاتِلُ مُقاتَلَةً وقِتالاً	لڑائی کرنا	فاکلمہ کے بعدالف کا زیادہ ہونا
٥	تَفاعُل	تَفَاعَلَ يَتَفاعَلُ	تَقابَلَ يَتقابَلُ تَقابُلاً	ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہونا	شروع میں تا اور فاکلمہ کے بعد الف کی زیادتی

رباعی مجرّد کاایک باب"فَعْلَلَة" ہے،جیسے" بَعْثَرَة"۔اس باب کا ماضی معروف" فَعْلَلَ"اور مضارع معروف "يُفَعْلِلُ" کے وزن پرآتاہے،اوراس باب کی علامت چارحروف اصلی کا ہوناہے،جیسے : بَعْثَرَ يُبَعْثِرُ بَعْثَرَةً (برانگیختہ کرنا،اُبھارنا) .

رُباعی مزید فیه کے تین ابواب ہیں:

تعداد	ابواب	ماضی/ مضارع	مثال	معنی	علامت
١	تَفَعْلُل	تَفَعْلَلَ يَتَفَعْلَلُ	تَدَحْرَجَ يَتَدَحْرَجُ تَدَحْرُجاً	لڑھکنا	چارحرف اصلی سے پہلے تا کی زیادتی
٢	افْعِنلال	اِفْعَنْلَلَ يَفْعَنْلِلُ	اِحْرَنْجَمَ يَحْرَنْجِمُ اِحْرِنْجاماً	جمع ہونا	چارحرف اصلی کا ہونااور عین کلمہ اور لام اوّل کے درمیان میں نون کی زیادتی
٣	اِفْعِلّال	اِفْعَلَلَّ يَفْعَلِلُّ	اِقْشَعَرَّ يَقْشَعِرُّ اِقْشِعْراراً	رونگٹے کھڑے ہونا	دوسرے لام کا مشدّد ہونا اور چارحرف اصلی پر لام ثالث کا زیادہ ہونا

ثلاثی مزید فیہ ملحق یا تو رُباعی مجرّد " فَعْلَلَة" سے ملحق ہوگا، یا رُباعی مزید فیہ (۱) "تَفَعْلُل" یا(۲) "افعلّال" یا (۳)اِفْعِنْلال" سے ملحق ہوگا۔

ملحق برباعی مجرّد کے سات باب ہیں

تعداد	ابواب	ماضی/ مضارع	مثال	معنی	علامت
١	فَعْلَلَة	فَعْلَلَ يُفَعْلِلُ	جَلْبَبَ يُجَلْبِبُ جَلْبَبَةً	چادر پہنانا	تکرارلام
٢	فَعْنَلَة	فَعْنَلَ يُفَعْنِلُ	قَلْنَسَ يُقَلْنِسُ قَلْنَسَةً	ٹوپی پہنانا	عین کلمہ کے بعدنون کی زیادتی
٣	فَوْعَلَة	فَوْعَلَ يُفَوْعِلُ	جَوْرَبَ يُجَوْرِبُ جَوْرَبَةً	پاتابہ پہنانا	فاکلمہ کے بعدواوکی زیادتی
٤	فَعْوَلَة	فَعْوَلَ يُفَعْوِلُ	سَرْوَلَ يُسَرْوِلُ سَرْوَلَةً	پاجامہ پہنانا	عین کلمہ کے بعدواوکی زیادتی
٥	فَيْعَلة	فَيْعَلَ يُفَيْعِلُ	صَيْطَرَ يُصَيْطِرُ صَيْطَرَةً	مقرّر رہونا	فاکلمہ کے بعدیا کی زیادتی
٦	فَعْيَلَة	فَعْيَلَ يُفَعْيِلُ	شَرْيَفَ يُشَرْيِفُ شَرْيَفَةً	کھیت کے بڑھے ہوئے پتے کاٹنا	عین کلمہ کے بعدیا کی زیادتی
٧	فَعْلاة	فَعْلَى يُفَعْلِي	قَلْسَى يُقَلْسِيْ قَلْساةً	ٹوپی پہنانا	لام کلمہ کے بعدیا کی زیادتی

ملحق بہ " تفعلل" کے آٹھ ابواب ہیں.

تعداد	ابواب	ماضی/ مضارع	مثال	معنی	علامت
١	تَفَعْلُل	تَفَعْلَلَ يَتَفَعْلَلُ	تَجَلْبَبَ يَتَجَلْبَبُ تَجَلْبُباً	چادر پہننا	فاکلمہ سے پہلے تا کی زیادتی اورتکرارلام

۲	تَفَعْنُل	تَفَعْنَلَ يَتَفَعْنَلُ	تَقَلْنَسَ يَتَقَلْنَسُ تَقَلْنُساً	ٹوپی پہننا	فاکلمہ سے پہلے تا اور عین کلمہ کے بعد نون کی زیادتی
۳	تَمَفْعُل	تَمَفْعَلَ يَتَمَفْعَلُ	تَمَسْكَنَ يَتَمَسْكَنُ تَمَسْكُناً	مسکین ہونا	فاکلمہ سے پہلے تا اور میم کی زیادتی
٤	تَفَعْلُت	تَفَعْلَتَ يَتَفَعْلَتُ	تَعَفْرَتَ يَتَعَفْرَتُ تَعَفْرُتاً	عفریت ہونا	فاکلمہ سے پہلے تا اور لام کلمہ کے بعد بھی تا کی زیادتی
٥	تَفَوْعُل	تَفَوْعَلَ يَتَفَوْعَلُ	تَجَوْرَبَ يَتَجَوْرَبُ تَجَوْرُباً	پا تابہ پہننا	فاکلمہ سے پہلے تا اور فاکلمہ کے بعد واو کی زیادتی
٦	تَفَعْوُل	تَفَعْوَلَ يَتَفَعْوَلُ	تَسَرْوَلَ يَتَسَرْوَلُ تَسَرْوُلاً	پاجامہ پہننا	فاکلمہ سے پہلے تا اور عین کلمہ کے بعد واو کی زیادتی
٧	تَفَيْعُل	تَفَيْعَلَ يَتَفَيْعَلُ	تَشَيْطَنَ يَتَشَيْطَنُ تَشَيْطُناً	نافرمان ہونا	فاکلمہ سے پہلے تا اور فاکلمہ کے بعد یا کی زیادتی
٨	تَفَعْلٍ	تَفَعْلَى يَتَفَعْلَى	تَقَلْسَى يَتَقَلْسَى تَقَلْسِياً	ٹوپی پہننا	فاکلمہ سے پہلے تا اور لام کلمہ کے بعد یا کی زیادتی

ملحق بہ ''احرنجام'' کے دو ابواب ہیں.

تعداد	ابواب	ماضی/ مضارع	مثال	معنی	علامت
۱	اِفْعِنْلالٌ	اِفْعَنْلَلَ، يَفْعَنْلِلُ	اِقْعَنْسَسَ يَقْعَنْسِسُ	پیچھے ہٹنا	فاکلمہ سے پہلے ہمزہ اور عین کلمہ کے بعد نون کی زیادتی اور تکرار لام
۲	اِفْعِنْلاءٌ	اِفْعَنْلىٰ، يَفْعَنْلِيٰ	اِسْلَنْقىٰ، يَسْلَنْقِيٰ	چت لیٹنا	فاکلمہ سے پہلے ہمزہ، عین کلمہ کے بعد نون، اور لام کلمہ کے بعد یا کی زیادتی

ان ابواب کی تفصیلی گردانیں دراسۃ الصرف میں گزر چکی ہیں۔

ثلاثی مزید اور رباعی مجرد ومزید کی صرف صغیر کا اعادہ

باب	گردان
افتعال	اِجْتَنَبَ، يَجْتَنِبُ، اِجْتِناباً فهو مُجْتَنِبٌ، وأُجْتُنِبَ، يُجْتَنَبُ، اِجْتِناباً فهو مُجْتَنَبٌ، الأمرُ منه: اِجْتَنِبْ، والنهي عنه: لا تَجْتَنِبْ، الظرفُ منه: مُجْتَنَبٌ.
استفعال	اِسْتَنْصَرَ، يَسْتَنْصِرُ، اِسْتِنْصاراً فهو مُسْتَنْصِرٌ، واُسْتُنْصِرَ، يُسْتَنْصَرُ، اِسْتِنْصاراً فهو مُسْتَنْصَرٌ، الأمرُ منه: اِسْتَنْصِرْ، والنهي عنه: لا تَسْتَنْصِرْ، الظرفُ منه: مُسْتَنْصَرٌ.
انفعال	اِنْفَطَرَ، يَنْفَطِرُ، اِنْفِطاراً فهو مُنْفَطِرٌ، الأمرُ منه: اِنْفَطِر، والنهي عنه: لا تَنْفَطِرْ، الظرفُ منه: مُنْفَطَرٌ.
اِفْعِلال	اِحْمَرَّ، يَحْمَرُّ، اِحْمِراراً فهو مُحْمَرٌّ، الأمرُ منه: اِحْمَرَّ،اِحْمَرِّ، اِحْمَرِرْ، والنهي عنه: لا تَحْمَرَّ، لا تَحْمَرِّ، لا تَحْمَرِرْ، الظرفُ منه: مُحْمَرٌّ.
اِفْعِيْلال	اِدْهامَّ، يَدْهامُّ، اِدْهِيْماماً فهو مُدْهامٌّ، الأمرمنه: اِدْهامَّ، اِدْهامِّ، اِدْهامِمْ، والنهي عنه: لا تَدْهامَّ، لا تَدْهامِّ، لاتَدْهامِمْ، الظرفُ منه: مُدْهامٌّ.
اِفْعِيْعال	اِخْشَوْشَنَ، يَخْشَوْشِنُ، اِخْشِيشاناً فهو مُخْشَوْشِنٌ، الأمر منه: اِخْشَوْشِنْ، و النهى عنه: لا تَخْشَوْشِنْ، الظرفُ منه: مُخْشَوْشَنٌ.
اِفْعِوّال	اِجْلَوَّذَ، يَجْلَوِّذُ، اِجْلِوَّاذاً فهومُجْلَوِّذٌ، الأمرمنه: اِجْلَوِّذْ، والنهي عنه: لا تَجْلَوِّذْ، الظرفُ منه: مُجْلَوَّذٌ.

اِفْعال	أَكْرَمَ، يُكْرِمُ،اِكْراماً فهو مُكْرِمٌ،وأُكْرِمَ، يُكْرَمُ، اِكْراماً فهو مُكْرَمٌ، الأمرُ منه: أَكْرِمْ، والنهي عنه: لا تُكْرِمْ، الظرفُ منه: مُكْرَمٌ.
تفعيل	صَرَّفَ، يُصَرِّفُ، تَصْرِيْفاً فهومُصَرِّفٌ، وصُرِّفَ، يُصَرَّفُ، تَصْرِيْفاً فهومُصَرَّفٌ، الأمرُمنه: صَرِّفْ، والنهيعنه: لاتُصَرِّفْ، الظرفُ منه:مُصَرَّفٌ.
مُفاعَلَة	قاتَلَ، يُقاتِلُ، مُقاتَلَةً وقِتالاً فهو مُقاتِلٌ، وقُوْتِلَ، يُقاتَلُ، مُقاتَلَةً وقِتالاً فهو مُقاتَلٌ، الأمرُ منه: قاتِلْ، والنهي عنه: لا تُقاتِلْ، الظرفُ منه: مُقاتَلٌ.
تَفعُّل	تَقَبَّلَ، يَتَقَبَّلُ، تَقَبُّلاً فهو مُتَقَبِّلٌ، وتُقُبِّلَ، يُتَقَبَّلُ، تَقَبُّلاً فهو مُتَقَبَّلٌ، الأمرُ منه: تَقَبَّلْ، والنهي عنه: لا تَتَقَبَّلْ، الظرفُ منه: مُتَقَبَّلٌ.
تفاعُل	تَقابَلَ، يَتَقابَلُ، تَقابُلاً فهو مُتَقابِلٌ، وتُقُوْبِلَ، يُتَقابَلُ، تَقابُلاً فهو مُتقابَلٌ، الأمرُ منه: تَقابَلْ، والنهي عنه: لا تَتَقابَلْ، الظرفُ منه: مُتقابَلٌ.
فَعْلَلَة	بَعْثَرَ، يُبَعْثِرُ، بَعْثَرَةً فهو مُبَعْثِرٌ، وبُعْثِرَ، يُبَعْثَرُ، بَعْثَرَةً فهو مُبَعْثَرٌ، الأمرُ منه: بَعْثِرْ، والنهي عنه: لا تُبَعْثِرْ، الظرفُ منه: مُبَعْثَرٌ.
تَفَعْلُل	تَدَحْرَجَ، يَتَدَحْرَجُ، تَدَحْرُجاً فهو مُتَدَحْرِجٌ، الأمرُ منه: تَدَحْرَجْ، والنهي عنه: لا تَتَدَحْرَجْ، الظرفُ منه: مُتَدَحْرَجٌ.
اِفْعِلّال	اِقْشَعَرَّ،يَقْشَعِرُّ، اِقْشِعْراراً فهو مُقْشَعِرٌّ، الأمرُ منه:اِقْشَعِرَّ،اِقْشَعِرِّ،اِقْشَعْرِرْ، والنهي عنه:لا تَقْشَعِرَّ،لا تَقْشَعِرِّ، لاتَقْشَعْرِرْ،الظرفُ منه:مُقْشَعَرٌّ.
اِفْعِنلال	اِحْرَنْجَمَ،يَحْرَنْجِمُ، اِحْرِنْجاماً فهو مُحْرَنْجِمٌ، الأمرُ منه: اِحْرَنْجِمْ، والنهي عنه: لا تَحْرَنْجِمْ، الظرفُ منه: مُحْرَنْجَمٌ.

نوٹ: ابوابِ مُلحقات کی گردانیں بھی مُلْحق به کے مطابق گردانیں۔ یونہی ان تمام ابواب سے ماضی مضارع اورامرونہی کی صرف کبیر بھی زبان پر جاری کرنا چاہیے۔

مشقی سوالات:

(۱) آنے والے ابواب کی علامتیں مع مثال بتاؤ: اِفْعال. تفعيل. مُفاعلة. استفعال. افعِلّال. تفعلُل. تَفَعْوُل. (۲) آنے والے افعال کس باب سے آئے ہیں؟ نَسْتَعِيْنُ. أَنْعَمْتَ. يُؤْمِنُوْنَ. يُنْفِقُوْنَ. (۳) صرفی ابواب کا ایک نقشہ بناؤ جس میں تمام ابواب مع مثال آجائیں۔(۴) آنے والے افعالِ مضارع معروف سے فعلِ مضارع مجہول کا وہی صیغہ اوراسم فاعل واسمِ مفعول واسمِ ظرف بناؤ۔ أُهَدِّدُ. يُعاقِبُوْنَ. يَمْتَحِنُ. يَسْتَعْظِمان. تُنَبِّهِيْنَ. يُكْرِمُ۔(۵) آنے والے جملوں کی عربی بناؤ: وہ سب چادر پہنتی ہیں۔ہم دونوں احترام کرتے ہیں۔تم سب ہرگزنہیں شکار کروگی۔وہ دو(مرد) خبر دیتے ہیں۔تو امتحان لیتی ہے۔وہ سب مصالحت کرتے ہیں۔(۶) عربی بناؤ: تم سب مدد طلب کرتے ہو۔ہم سب ہرگز لڑائی نہیں کریں گے۔تم لوگوں کی عزّت کی جائے گی۔تم دوعورتیں چادر اوڑھو۔ہم دوعورتوں نے پرہیز کیا۔اے اللہ تو ہماری دعا قبول فرما۔ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں۔آپ لوگ ہرگز لڑائی نہ کریں۔تم دونوں ٹوپی پہنتے ہو۔میں ضرور عزّت کروں گا۔(۷) ترجمہ کرو: يُقاتِلُوْنَ. لا تَجْتَنِبَنَّ۔ نَسْتَعِيْنُ۔ اَنْعَمْتَ۔ يُؤْمِنُوْنَ۔ يُنْفِقُوْنَ۔ لم يَسْتَنْصِرْنَ۔ لا تُبَعْثِرَنَّ۔ لَنُكْرِمَنَّ۔

درس(۹) ﴿بعض ابواب(افتعال وغیرہ) کے مخصوص قواعد﴾

قاعدہ (۱) اگر بابِ افتعال کے فا کی جگہ دال یا ذال یا زا ہو تو تاے افتعال کو دال سے بدل دیتے ہیں، پھر یہاں تین صورتیں ہیں:

☆ پہلی صورت یہ ہے کہ فاے افتعال دال ہو تو اسی تبدیل شدہ دال میں بطورِ وجوب مدغم ہو جائے گا، جیسے " اِدَّعٰی "[1].

☆ دوسری صورت یہ ہے کہ فاے افتعال ذال ہو تو کبھی اُس ذال کو دال سے بدل کر دال میں ادغام کر دیتے ہیں، جیسے: "اِدَّکَرَ". اور کبھی اُس ذال کو برقرار رکھتے ہیں اور دال کو ذال سے بدل کر ادغام کرتے ہیں، جیسے: " اذَّکَرَ". اور کبھی بغیر ادغام کے دونوں کو باقی رکھتے ہیں، جیسے "اِذْدَکَرَ".

☆ تیسری صورت یہ ہے کہ فاے افتعال زا ہو تو کبھی دال کو زا کر کے ادغام کر دیتے ہیں، جیسے: " اِزَّجَرَ"[2]. اور کبھی بغیر ادغام کے دونوں کو باقی رکھتے ہیں، جیسے: " اِزْدَجَرَ".

قاعدہ (۲) اگر فاے افتعال کی جگہ صاد، ضاد، طا یا ظا ہو تو تاے افتعال کو طا سے بدل دیتے ہیں، پھر یہاں چند صورتیں ہیں۔

☆ اگر فاے افتعال طا ہو تو اُس کو اسی طا میں ادغام کر دیتے ہیں، جیسے: " اِطَّلَبَ".

☆ اگر فاے افتعال ظا ہو تو کبھی اُس کو طا کر کے طا میں ادغام کر دیتے ہیں، جیسے: " اِطَّلَمَ". اور کبھی اس کے برعکس طا کو ظا کر کے ادغام کرتے ہیں، جیسے: " اِظَّلَمَ". اور کبھی بغیر ادغام کے دونوں کو باقی رکھتے ہیں، جیسے: " اِظْطَلَمَ".

☆ اگر فاے افتعال صاد یا ضاد ہو تو کبھی اُس طا کو صاد یا ضاد کر کے ادغام کرتے ہیں، جیسے: " اِصَّبَرَ"، اور "اِضَّرَبَ". اور کبھی بغیر ادغام کے دونوں کو باقی رکھتے ہیں، جیسے: " اِصْطَبَرَ" اور " اِضْطَرَبَ".

قاعدہ (۳) فاے افتعال کی جگہ اگر "ثا" ہو تو تاے افتعال کو ثا کرنا جائز ہے، اس کے بعد ادغام کا عمل ہوگا، جیسے: " اِثَّارَ".

قاعدہ (٤) اگر عینِ افتعال کی جگہ تا، ثا، جیم، را، دال، ذال، سین، شین، صاد، ضاد، طا، ظا ہو جیسا کہ "اِخْتَصَمَ" یا "اِهْتَدٰی" میں ہے تو تاے افتعال کو عینِ افتعال کا ہم جنس کر کے ادغام کر دیتے ہیں اور اس کی حرکت ماقبل کو دے دیتے ہیں اور ہمزۂ وصل گر جاتا ہے۔ جیسے: "خَصَّمَ" اور "هَدّٰی". اور مضارع "یَخَصِّمُ" اور "یَهَدِّی" ہوگا۔ مگر مضارع میں فا کلمہ کو کسرہ دے کر "یَخِصِّمُ" اور "یَهِدِّی" کہنا بھی جائز ہے، چنانچہ قرآن مجید میں ﴿یَخِصِّمُونَ﴾[3] اور ﴿یَهِدِّی﴾[4] اسی باب سے اسی طور پر آیا ہے۔ اور اسمِ فاعل چونکہ فعلِ مضارع سے بنتا ہے اس لیے اُس میں بھی فا پر فتحہ اور کسرہ دونوں صحیح ہے۔ نیز اُس میں میم کی تبعیت میں نادراً (کبھی کبھی) ضمّہ بھی آیا ہے، چنانچہ اسمِ فاعل میں "مُخَصِّم"، " مُخِصِّم" اور "مُخُصِّم" تینوں جائز ہے۔

---

[1] ادَّعَی اِدِّعاء: دعوی کرنا۔ "اِدَّعی" اصل میں "اِدتَعی" تھا، فاے افتعال کی جگہ دال آنے کی وجہ سے تاے افتعال کو دال سے بدل کر دال میں ادغام کر دیا گیا، "اِدَّعی" ہوگیا۔ [2] "اِدَّکَرَ" اصل میں "اِذْتَکَرَ" تھا، فاے افتعال کی جگہ ذال آنے کی وجہ سے تاے افتعال کو دال سے بدل کر دال میں ادغام کر دیا گیا۔ ایسے ہی "اِزَّجَرَ" کو سمجھنا چاہیے۔ [3] سورۂ یٰس ۳٦: آیت ۴۹۔ [4] سورۂ یونس ۱۰: آیت ۳۵۔ **کلمات کے معانی** :اِدَّکَرَ اِدِّکاراً، اِذَّکَرَ اِذِّکاراً، اِذْدَکَرَ اِذْدِکاراً: یاد کرنا۔ اِزَّجَرَ اِزّجاراً، اِزْدَجَرَ اِزْدِجارا: منع کرنا، روکنا۔ اِطَّلَبَ اِطِّلاباً: ڈھونڈھنا۔ اِطَّلَمَ اِطِّلاماً، اِظَّلَمَ اِظِّلاماً، اِظْطَلَمَ اظْطِلاماً: ظلم برداشت کرنا۔ اِصَّبَرَ اِصِّبارا، اِصْطَبَرَ اِصْطِباراً: صبر کرنا۔ اِضَّرَبَ اِضِّراباً، اِضْطَرَبَ اِضْطِرابا: متحرک ہونا، بے چین ہونا۔ اِخْتَصَمَ وخَصَّمَ اِخْتِصاماً: جھگڑنا۔ اِهْتَدٰی وهَدّٰی اِهْتِداءً : راہ یاب ہونا۔

فائدہ: کلمۂ "اسْتَطَاعَ" اور "یَسْتَطِیْعُ" میں تاے استفعال کو حذف کرنا جائز ہے، جیسا کہ قرآن پاک میں آیا ہے ﴿فما اسْطاعُوا﴾[1] اور ﴿مَا لَمْ تَسْطِعْ﴾[2]۔ اُن کی اصل "فَما اسْتَطَاعُوْا" اور "ما لَمْ تَسْتَطِعْ" ہے۔

فائدہ: باب "اِفْعِلال" اور "اِفْعِیلال" کے ماضی، مضارع اور مشتقات کے تمام صیغوں میں ادغام کا عمل ہوا ہے۔ "اِحْمَرَّ" اصل میں "اِحْمَرَرَ"، "یَحْمَرُّ" اصل میں "یَحْمَرِرُ" اور "مُحْمَرٌّ" اصل میں "مُحْمَرِرٌ" ہے، یونہی "اِدْهامَّ" اصل میں "ادْهامَمَ"، "یَدْهامُّ" اصل میں "یَدْهامِمُ" اور "مُدْهامٌّ" اصل میں "مدهامِم" ہے۔ دو حرف ایک جنس کے جمع ہوئے پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا گیا۔ البتہ ان دونوں ابواب کے امر حاضر کے صیغہ واحد مذکر میں تین صورتیں جائز ہیں۔

(۱) "اِحْمَرَّ" اور "اِدْهامَّ" (۲) "اِحْمَرِّ" اور "اِدْهامِّ" (۳) "اِحْمَرِرْ" اور "اِدْهامِمْ"۔ یونہی فعل مضارع مجزوم کے پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور متکلم مع الغیر) میں مذکورہ بالا تینوں صورتیں جائز ہیں، جیسے "لَمْ یَحْمَرَّ"، "لَمْ یَحْمَرِّ" اور "لَمْ یَحْمَرِرْ". اور جیسے "لِیَحْمَرَّ"، "لِیَحْمَرِّ" "لِیَحْمَرِرْ". اور جیسے "لا تَحْمَرَّ"، لا تَحْمَرِّ" اور "لا تَحْمَرِرْ".

فائدہ: بابِ "مفاعلة" و "تفاعل" کے ماضی مجہول میں الف سے پہلے ضمّہ ہونے کی وجہ سے الف کو واو سے بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے: قُوْبِلَ اور تُقُوْبِلَ۔ ("قُوْبِلَ" کا معروف "قابَلَ" ہے اور "تُقُوْبِلَ" کا معروف "تقابَلَ" ہے، ماضی مجہول میں قاف مضموم ہو جانے سے الف کو واو سے بدل دیا گیا)۔

فائدہ: باب "تفعّل" اور "تفاعل" کے مضارع معروف میں جس جگہ دو تا یکجا ہوں تو ایک کو حذف کرنا جائز ہے، جیسے "تَتَقَبَّلُ" میں "تَقَبَّلُ" اور "تَتَظاهَرُون" میں "تَظاهَرُوْنَ" کہنا جائز ہے.

فائدہ: مذکورہ دونوں ابواب کے فا کلمہ کی جگہ اگر تا، ثا، جیم، دال، ذال، سین، شین، صاد، ضاد، طا، یا ظا ہو تو تائے تفعّل و تفاعل کو فا کلمہ سے بدل کر فا کلمہ میں ادغام کر دیتے ہیں، لہذا ادغام کے بعد ابتدا بسکون سے بچنے کے لیے ماضی اور امر میں ہمزۂ وصل لاتے ہیں۔ جیسے "اِطَّهَّرَ" اور "اِثَّاقَلَ".

نوٹ: بعض صرفیوں نے "اِفَّعُّل" اور "اِفَّاعُل" کو جو ہمزۂ وصل کے مستقل ابواب سے شمار کیا ہے وہ اسی قاعدہ سے پیدا ہوا ہے۔

الحاق کی تشریح: صرفیوں کے نزدیک الحاق یہ ہے کہ کسی ثُلاثی فعل یا اسم میں ایک یا ایک سے زائد حرف محض اس لیے زیادہ کر دیا جائے کہ وہ صورت کے اعتبار سے تمام تصرّفات میں رُباعی کے وزن پر ہو جائے اور اس زیادتی سے بطورِ قیاس کسی نئے معنی کا فائدہ نہ حاصل ہو۔ ثلاثی کو مُلْحَق اور رباعی کو مُلْحَق بہ کہتے ہیں۔

سوال: صورت کے اعتبار سے تمام تصرفات میں رباعی کے وزن پر ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر فعلِ ثلاثی کو رباعی سے ملحق کیا گیا ہو تو وہ فعلِ ثلاثی، ماضی، مضارع، امر اور تمام مشتقات میں رباعی کے وزن پر ہو جائے، جیسے "جَلْبَبَة" جو "بَعْثَرَة" سے ملحق ہے، اس کا ماضی، مضارع، امر اور تمام مشتقات

---

[1] سورۂ کہف ۱۸: آیت ۹۷۔ [2] سورۂ کہف ۱۸: آیت ۸۲۔

"بعثرۃ" کے ماضی، مضارع، امر اور مشتقات کے وزن پر آتے ہیں۔اور اگر اسمِ ثلاثی کو اسمِ رباعی سے ملحق کیا گیا ہو تو اس اسمِ ثلاثی کی تصغیر اور جمع تکسیر قیاسی اسمِ رباعی کی تصغیر اور جمع تکسیر کے وزن پر آتی ہو، جیسے: "قَرْدَدٌ" (سخت زمین) جو "جَعْفَر" سے ملحق ہے۔اس کی تصغیر "قُرَيْدِد" آتی ہے، جیسے "جَعْفَر" (نہر) کی تصغیر "جُعَيْفِر" آتی ہے، اور اس کی جمع تکسیر "قَرادِد" آتی ہے، جیسے "جَعْفَر" کی جمع تکسیر "جَعافِر" آتی ہے.

سوال: نئے معنیٰ سے کیا مراد ہے؟

جواب: ہر باب کی کچھ خاصیت ہوتی ہے۔اسی خاصیت کو معنیٔ باب کہا جاتا ہے۔جیسے "فَعْلَلَة" رباعی مجرّد کی خاصیت تعدیہ ہے، اس سے جو باب ملحق ہوگا اس میں بھی تعدیہ کا معنیٰ یا خاصیتِ تعدیہ پائی جائے گی۔اور کوئی ایسا معنیٰ یا ایسی خاصیت نہیں پائے جائے گی جو رُباعی مجرّد میں نہ ہو۔

سوال: زیادتِ الحاق سے بطورِ قیاس کسی نئے معنیٰ کا فائدہ حاصل نہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ الحاق کے لیے زائد کیا گیا حرف صرف اِس غرض سے ہو کہ رُباعی کا وزن حاصل ہو جائے۔اور اس کی خاصیت ملحق میں بھی پائی جائے۔قیاساً کوئی نیا معنیٰ یعنی الگ خاصیت نہ پائی جائے۔"اَكْرَمَ"، "كَذَّبَ" اور "قاتَلَ" اگرچہ "بَعْثَرَ" کے وزنِ صوری پر ہیں، مگر ان میں "بَعْثَر" کی خاصیت تعدیہ کے علاوہ اور بھی خاصیات (معانی ابواب) پائی جاتی ہیں۔اس لیے یہ "بَعْثَرَ" سے ملحق نہیں مانے جا سکتے۔علاوہ ازیں الحاق کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ تمام تصرّفات میں رُباعی کے وزن پر ہو جائے، جبکہ "أَكْرَمَ" کا مصدر "اِكْرام"، "كَذَّبَ" کا مصدر "تكذيب" اور "قاتَلَ" کا مصدر "مقاتلة و قتال" رُباعی کے مصدر "بَعْثَرَة" کے وزن پر نہیں ہوئے، لہٰذا یہ مُلْحق نہیں ہو سکتے۔

فائدہ: فا کلمہ سے پہلے زیادتِ الحاق ہونے میں علماءِ صَرف مختلف الرائے ہیں، بعض لوگ کہتے ہیں کہ حرفِ تا کے سوا اور کوئی دوسرا حرفِ الحاق فا کلمہ سے پہلے نہیں آتا ہے، ایسے لوگ بابِ "تَمَفْعُل" کو شاذ یا غلط قرار دیتے ہیں۔اور صاحبِ علم الصیغہ اور بعض دوسرے علماءِ صرف تا کے علاوہ دوسرے حروفِ الحاق کو بھی فا کلمہ سے پہلے ہونا صحیح مانتے ہیں، یہ لوگ بابِ "تمفعل" کو ملحقات سے شمار کرتے ہیں۔صاحبِ علم الصیغہ "تَمَسْكُن" کو ملحقات سے قرار دینا قولِ محقّق مانتے ہیں، اُن کی دلیل یہ ہے کہ مناطِ الحاق دو چیزیں ہیں۔(۱) حروفِ الحاق زائد کرنے سے رُباعی کا وزن حاصل ہو جائے۔(۲) اس زیادت سے کوئی نیا معنیٰ خواص وغیرہ کے قبیل سے نہ پیدا ہو، "تمسکن" میں یہ دونوں امور پائے جا رہے ہیں، لہٰذا اس کے ملحق ہونے میں کوئی شبہہ نہیں ہے۔

مشقی سوالات

(۱) آنے والے افعال اصل میں کیا تھے؟ اور اُن میں کس قاعدہ سے تبدیلی ہوئی ہے؟ اِدَّهَنَ. اِزْدَحَمَ. اِدَّثَرَ. اِزَّمَّلَ. اِزْدانَ. اِزْدَهَرَ. اِزْدَوَجَ. تَذَكَّرُوْنَ. (۲) "يَسْوَدُّ" پر اگر عاملِ جازم آجائے تو اُس میں کتنی صورتیں درست ہوں گی؟ (۳) "أَكْرَمَ". "كَذَّبَ" اور "قَاتَلَ" کو "فَعْلَلَ" سے ملحق کیوں نہیں قرار دیا گیا؟ (۴) بابِ "تَمَفْعُل" کے ملحق بہ رباعی ہونے میں کیا اختلاف ہے؟

۞ ۞ ۞

درس(۱۰) ﴿حروف اصلیہ کے اعتبار سے فعل اوراسم کی قسمیں﴾

حروفِ اصلی کی جگہ حرف علّت ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے کلمہ کی دو قسمیں ہیں۔(۱) صحیح (۲) معتلّ.

صحیح: وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ کی جگہ حرف علّت نہ ہو۔جیسے : ضَرَبَ ، يَضْرِبُ، بَعْثَرَ، رَجُلٌ، جَعْفَرٌ، سَفَرْجَلٌ.

سوال: "يَضْرِبُ" کے شروع میں تو حرفِ علّت موجود ہے، پھر یہ کلمہ صحیح کیسے ہوا؟

جواب: حرفِ علّت تو ہے،مگر وہ حروفِ اصلی (فا، عین، لام) کی جگہ نہیں ہے،لہذا وہ صحیح ہے۔

صحیح کی قسمیں: صحیح کی تین قسمیں ہیں۔(۱) سالم (۲) مہموز (۳) مضعَّف یا مضاعف۔

سالم: وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلی کی جگہ حرفِ علّت ،ہمزہ اور دو حرف صحیح ایک جنس کے نہ ہوں، جیسے: كَتَبَ، اِسْتَنْصَرَ، بَاحَثَ.

مھموز : وہ کلمہ ہے جس کے حرفِ اصلی کی جگہ ہمزہ ہو۔مہموز تین طرح کا ہوتا ہے .(۱) مھموز فا (۲) مھموز عین (۳) مھموز لام.

مھموز فا : وہ مہموز ہے جس کے فاکلمہ کی جگہ ہمزہ ہو، جیسے : أَمَرَ (حکم دیا)، أَمْرٌ (حکم دینا).

مھموز عین: وہ مہموز ہے جس کے عین کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو، جیسے : سَأَلَ (مانگا)، رَأْسٌ (سر).

مھموز لام: وہ مہموز ہے جس کے لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو، جیسے : قَرَءَ (پڑھا)، كَلَأٌ (گھاس)

مضاعف: وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلی کی جگہ دو حرف ایک جنس کے ہوں، جیسے : فَرَّ (بھاگا). حُرٌّ (آزاد). مضاعف کی دو قسمیں ہیں۔(۱) مضاعفِ ثلاثی (۲) مضاعفِ رُباعی۔

مضاعفِ ثلاثی: تین حروف اصلی والا وہ کلمہ ہے جس کا عین اور لام کلمہ ایک ہی جنس کا ہو، جیسے : فَرَّ. عَدٌّ (شمار کرنا).

مضاعفِ رُباعی: چار حروف اصلی والا وہ کلمہ ہے جس کا فا اور لام اول ایک جنس اور عین اور لام ثانی ایک جنس کا ہو، جیسے :زَلْزَلَ ،هُدْهُدٌ (ایک چڑیا).

معتل: وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلی کی جگہ ایک یا دو حرفِ علّت ہوں۔(حروفِ علّت تین ہیں۔واو، یا اور الف)۔جیسے : وَعَدَ (وعدہ کیا)، يَسَرَ (نرم ہوا)، وَعْدٌ (وعدہ کرنا)، يَسْرٌ (نرم ہونا)، وَقى (بچایا)، وَحْيٌ (اللہ کا پیغام) طَوَى (لپیٹا)، طَيٌّ (لپیٹنا).

ایک حرفِ علت والے کلمہ کو معتل بیک حرف اور دو حرفِ علّت والے کلمہ کو معتل بدو حرف کہا جاتا ہے۔

معتل بیک حرف کی تین قسمیں ھیں۔ (۱) معتل فا (مثال) (۲) معتل عین (اجوف) (۳) معتل لام (ناقص)۔

معتل فا: وہ معتل ہے جس کے فا کلمہ کی جگہ حرفِ علّت ہو۔اس کا دوسرا نام 'مِثال' بھی ہے، جیسے : وَعَدَ، يَسَرَ، وَعْدٌ، يَسْرٌ.

معتل عین: وہ معتل ہے جس کے عین کلمہ کی جگہ حرف علّت ہو۔اس کا دوسرا نام "اَجْوَف" اور تیسرا نام "ذو الثلثة"[1] بھی ہے، جیسے: قالَ، باعَ ، قَوْلٌ، بَيْعٌ.

معتل لام: وہ معتل ہے جس کے لام کلمہ کی جگہ حرفِ علّت ہو۔اس کا دوسرا نام "ناقِص" اور تیسرا نام "ذو الأَرْبَعَة"[2] بھی ہے، جیسے: دَعا (بلایا)، رَمَى (تیر پھینکا). دَعْوَةٌ (بُلانا)، رَمْيٌ (تیر پھینکنا).

---

[1] کیوں کہ اس کا ماضی ضمیر مرفوع متحرّک کے اتصال کے وقت تین حرف پر ہوتا ہے جیسے : قُلْنَ ، بِعْنَ .

[2] کیوں کہ اس کا ماضی ضمیر مرفوع متحرّک کے اتصال کے وقت چار حرف کا ہوتا ہے۔جیسے:دَعَوْنَ، رَمَيْنَ، دَعَوْتُ رَمَيْتُ۔

معتل بدو حرف کی دو قسمیں ہیں۔(۱) لفیف مفروق (۲) لفیف مقرون۔

لفیف مفروق: وہ معتل ہے جس کے فا اور لام کلمہ کی جگہ حرفِ علّت ہو، جیسے: وَشی (چغلی کی) وَحْيٌ (اللہ کا پیغام).

لفیف مقرون: وہ معتل ہے جس کے عین اور لام کلمہ کی جگہ حرفِ علت ہو، جیسے: طَوَی (لپیٹا)، طَيٌّ (لپیٹنا).

نوٹ: ایک اصطلاح کے تحت" صحیح "سے وہ کلمہ مراد لیا جاتا ہے جس کے حروفِ اصلی کی جگہ حرف علّت، یا ہمزہ یا دو حرفِ صحیح ایک جنس کے نہ ہوں۔

چند صرفی اصطلاحات:(کلمہ میں ہونے والے تغیرات وتعلیلات آٹھ طرح کے ہیں)

(**۱**) **اسکان:** کسی حرف کی حرکت ساقط کر دینا یا ماقبل کو منتقل کر دینا، جیسے:"یَقُوْلُ"(اس کی اصل "یَقْوُلُ" ہے، واو کی حرکت قاف کو دے دی گئی ہے)اور جیسے:"یَدْعُوْ" (اس کی اصل "یَدْعُوُ" ہے)

(**۲**) **تحریک:** کسی ساکن حرف کو حرکت دینا، یہ عمل کبھی ادغام کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے:"مُدَّ"(اس کی اصل "اُمْدُدْ" ہے)اور کبھی ادغام کے بغیر ہوتا ہے، جیسے:" لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ"(اس کی اصل" لَمْ یَکُنْ اَلّذین" ہے)

(**۳**) **حذف:** کسی حرف کو گرا دینا، جیسے: "قَدَفْلَحَ"(اس کی اصل "قَدْ أَفْلَحَ" ہے)

(**٤**) **زیادت:** کوئی حرف زائد کر دینا، جیسے:" ءَ اأَنْذَرْتَهُمْ"(اس کی اصل "ءَ أَنْذَرْتَهُم" ہے)

(**۵**) **ابدال:** ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا، جیسے:"قَالَ"(یہ اصل میں "قَوَلَ" ہے)۔
خیال رہے کہ یہ عمل (ابدال) حروف علت میں زیادہ ہوتا ہے، اور کبھی غیر حرفِ علت میں بھی ہوتا ہے، جیسے: "دَسّٰها"(اس کی اصل "دَسَّسَها" ہے)

(**٦**) **ادغام:** ایک جنس کے دو حرف یا متقارب المخرج دو حرف کو ایک میں ملا دینا، جیسے:"فَرَّ"(اس کی اصل "فَرَرَ" ہے)اور جیسے:"وَعَدْتُّ"(اس کی اصل "وَعَدْتُ" ہے)

(**۷**) **قلب مکانی:** ایک حرف کو دوسرے حرف کی جگہ لے جانا، جیسے:"جاه"(اس کی اصل "وجه" ہے جو بعد قلب جَوَه ہوا پھر واو کو الف کیا گیا)

(**۸**) **بین بین:** ہمزہ کو ہمزہ کے درمیان اور اس پر موجود حرکت کے موافق حرفِ علت کے درمیان پڑھنا۔ یا ہمزہ کو ہمزہ کے درمیان اور اس سے پہلے حرف پر موجود حرکت کے موافق حرفِ علت کے درمیان پڑھنا ''بین بین'' ہے۔ پہلی صورت ''بین بین قریب'' اور دوسری صورت ''بین بین بعید'' ہے۔

مشقی سوالات (۱) صحیح، معتل، سالم، مہموز، مضاعف اور لفیف مقرون کی تعریف کرو اور مثال بھی دو۔ (۲) درج ذیل کلمات میں سالم، مہموزِ فا، مہموزِ عین، مہموزِ لام، مثال، اجوف، ناقص اور مضاعف کی شناخت کرو: حَمِدَ، سَئِمَ، أَدَبَ، يَأْكُلُ، بَدَأَ، وَهَبَ، مَوْت، خَوْف، رَمْي، وَقَى، زَلْزَلَ، دَمْدَمَ، هَدَّ. (۳) ''ابدال'' ''ادغام'' اور ''بین بین'' سے کیا مراد ہے؟

۞ ۞ ۞

درس(۱۱) ﴿قواعدِ مھموز﴾

اہل عرب کے نزدیک ہمزہ کی ادائگی میں کچھ دشواری ہے، اسی وجہ سے وہ کہیں کہیں ہمزہ میں تبدیلی کر لیتے ہیں۔ ہمزہ میں ہونے والی تبدیلی کو "تخفیف" کہا جاتا ہے۔ تخفیف کی تین صورتیں ہیں۔ (۱) ابدال (۲) حذف (۳) تسہیل (بین بین)۔

قاعدہ (۱) ہمزۂ منفردہ (یعنی وہ ہمزہ جس کے ساتھ دوسرا ہمزہ نہ ہو) اگر ساکن ہو تو جائز ہے کہ اسے حرکتِ ماقبل کے موافق حرفِ علت سے بدل دیا جائے۔ یعنی اسے فتحہ کے بعد الف سے، کسرہ کے بعد یا سے اور ضمّہ کے بعد واو سے بدلنا جائز ہے، جیسے: يَأْكُلُ، يُؤْمَرُ، رأسٌ، ذِئْبٌ، بُؤْسٌ سے يَاكُلُ، يُوْمَرُ، رَاسٌ، ذِيْبٌ، بُوْسٌ.

قاعدہ (۲) ہمزۂ منفردہ اگر مفتوح ہو تو جائز ہے کہ ضمّہ کے بعد واو اور کسرہ کے بعد یا سے بدل دیا جائے، جیسے: جُؤَنٌ، مِئَرٌ سے جُوَنٌ، مِيَرٌ.

قاعدہ (۳) (الف) ہمزۂ ساکنہ اگر ہمزۂ متحرّکہ کے بعد ہو تو اسے حرکتِ ماقبل کے موافق حرفِ علت سے بدلنا واجب ہے۔ اس لیے اسے فتحہ کے بعد الف، ضمّہ کے بعد واو اور کسرہ کے بعد یا سے بدل دیا جائے گا، جیسے: أَأْمَنَ، أُؤْمِنَ، إِئْماناً سے آمَنَ، أُوْمِنَ، إِيْماناً.

(ب) اگر ہمزۂ متحرکہ، ہمزۂ ساکنہ کے بعد ہو تو اول کو ثانی میں ادغام کر دیا جائے گا، جیسے: سَئَّالٌ. (بہت زیادہ مانگنے والا)

قاعدہ (٤) (الف) ہمزۂ متحرّکہ سے پہلے اگر وہ واو یا یاے ساکنہ زائدہ واقع ہو جو الحاق کے لیے نہ ہو تو جائز ہے کہ اس کو ماقبل کی جنس سے تبدیل کر دیا جائے، مگر تبدیل کے بعد ادغام لازم ہے، جیسے "خَطِيْئَة"، "مَقْرُوءة" سے "خَطِيَّة"، "مَقْرُوَّة"۔

(ب) اگر ہمزۂ متحرکہ سے پہلے الف ہو تو بین بین قریب کے طور پر تخفیف کر سکتے ہیں [بین بین قریب کی تعریف گزر چکی اور آگے بھی آ رہی ہے]۔

(ج) اگر ہمزۂ متحرکہ سے پہلے جو ساکن ہے وہ حرفِ صحیح یا مذکورہ صورتوں کے علاوہ حرفِ علّت ہو تو اس ہمزہ کی حرکت ماقبل کو منتقل کر کے ہمزہ کو حذف کرنا جائز ہے، جیسے: "يَسْأَلُ"، "قَدْأَفْلَح"، "يَرْمِيْ أَخاه" سے "يَسَلُ"، "قَدَفْلَحَ"، "يَرْمِيَخاه".

نوٹ: مذکورہ بالا قاعدہ "رَأَى" کے فعل مضارع اور فعلِ امر یونہی اس مادہ سے باب اِفْعال کے تمام صیغوں میں بطورِ وجوب مستعمل ہے، جیسے: يَرَى، يُرَى، رَ، يُرِى. یونہی یہ قاعدہ "سَلْ" میں اکثری ہے۔

قاعدہ (۵) ہمزۂ متحرّکہ اگر حرفِ متحرّک کے بعد واقع ہو تو کُل نو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ (۱ تا ۳) ہمزہ مفتوح ہو اور اس کے ماقبل حرف پر ضمّہ یا فتحہ یا کسرہ ہو، جیسے: مُؤَجَّل، سَأَلَ، مِئَة. (۴ تا ۶) ہمزہ مکسور ہو اور اس کے ماقبل حرف پر ضمہ یا فتحہ یا کسرہ ہو، جیسے: سُئِلَ، سَئِمَ، مُسْتَهْزِئِيْنَ (۷ تا ۹) ہمزہ مضموم ہو اور اس کے ماقبل حرف پر ضمّہ یا فتحہ یا کسرہ ہو، جیسے: رُءُ وْسٌ، رءُوْفٌ، مُسْتَهْزِءُ وْنَ.

کلمات کے معانی: یاکل: وہ کھاتا ہے۔ یُوْمَرُ: اس کو حکم دیا جاتا ہے۔ رأسٌ: سر۔ ذِیْبٌ: بھیڑیا۔ بُوسٌ: بہت محتاج ہونا۔ جُوَنٌ: جُؤنَة کی جمع: عطردان۔ مِیَر: "مِئرة" کی جمع، چغلی، عداوت۔ آمَنَ إِيْمانا: ایمان لانا۔ خطیّة: خطا۔ مَقروّة: پڑھی ہوئی۔ یَسَلُ: وہ مانگتا ہے۔ قَدَفْلَحَ (قَدْ أَفْلَحَ): تحقیق کہ فلاح پا گیا۔ یَرْمِیَخاه (یَرْمِي أَخاه): اپنے بھائی کو تیر مارتا ہے۔

اب اگر ہمزۂ مفتوحہ سے پہلے حرفِ مضموم ہو تو ہمزہ کو واو سے بدل دیتے ہیں۔ اور اگر حرفِ مکسور ہو تو یا سے بدل دیتے ہیں اور بقیہ سات صورتوں میں "بین بین قریب" ہے۔ اور ایک قول کے مطابق دو صورتوں میں "بین بین بعید" ہے۔ **اول**: ہمزہ مکسور ماقبل مضموم، جیسے "سُئِلَ"۔ **دوم**: ہمزہ مضموم ماقبل مکسور، جیسے: "مُسْتَهْزِءُ وْنَ"۔ یہ سب صورتیں جوازی ہیں۔

نوٹ: "بین بین" کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) بین بین قریب (۲) بین بین بعید.

بین بین قریب: ہمزۂ متحرّکہ کو اگر اس طرح پڑھا جائے کہ ہمزہ کی آواز کے ساتھ ہمزہ پر موجود حرکت کے موافق حرف علت کی آواز ادا ہو (یعنی ایسی آواز ہو جو نہ مکمّل ہمزہ ہو نہ مکمّل حرف علت بلکہ دونوں کے درمیان کی آواز ہو) تو یہ بین بین قریب ہے۔ (اس کو "بین بین مشہور" بھی کہا جاتا ہے)

بین بین بعید: ہمزۂ متحرّکہ کو اگر اس طرح پڑھا جائے کہ ہمزہ کی آواز کے ساتھ ہمزہ سے پہلے حرفِ متحرّک کے موافق حرفِ علّت کی آواز ادا ہو تو یہ بین بین بعید ہے۔ (اس کو "بین بین غیر مشہور" بھی کہا جاتا ہے)

قاعدہ (٦) دو ہمزۂ متحرّکہ میں اگر پہلا مکسور ہو تو دوسرا ہمزہ وجوباً یا ہو جائے گا، جیسے: جاءٍ[1]۔ اور اگر دوسرا مکسور ہو تو اسے یا سے بدلنا جائز ہے، واجب نہیں، جیسے: أَيِمَّة. اور اگر دونوں میں کوئی مکسور نہ ہو تو دوسرا ہمزہ واو ہو جائے گا، جیسے: أَوَادِمُ، أُوَمِّلُ. (**نوٹ**: "أُأَكْرِمُ" ("أُكْرِمُ" کی اصل) میں خلافِ قیاس حذف لازم ہے)۔

نوٹ: بعض قراءات متواترہ میں "أَئِمَّة" ہمزۂ دوم کی تحقیق کے ساتھ آیا ہے اس کو بعض صرفیوں نے خلافِ قیاس اور شاذ[2] کہا ہے، لیکن صاحبِ علم الصیغہ نے ہمزہ مکسور ہونے کی صورت میں یا سے ابدال کو جوازی قرار دیا ہے[3]۔

قاعدہ (۷) ہمزہ اگر الفِ مفاعل کے بعد یا سے پہلے واقع ہو تو ہمزہ کو یائے مفتوحہ سے اور یا کو الف سے تبدیل کر دیتے ہیں، جیسے: خَطايا[4].

قاعدہ (۸) دو کلموں کے ہمزہ اگر یکجا ہوں، جیسے: جاءَ أَحَدٌ (کوئی آیا)، يَدْرَأُ أَحَدٌ (کوئی دفع کرتا ہے)، مِنْ تِلْقاءِ

---

❶ جاءٍ: آنے والا۔ (اصل میں "جايِءٌ" تھا، یا الفِ فاعل کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے ہمزہ ہوگئی، "جاءِءٌ" ہوا، پھر زیرِ نظر قاعدہ سے "جائِيٌ" ہوگیا، اور "قاضٍ" کے قاعدہ سے یا ساقط ہوگئی)۔ اَيِمّة: إمام کی جمع ہے (اصل میں "أَئْمِمَة" ہے، اول میم کی حرکت ماقبل کو دے کر ادغام کیا، پھر زیرِ نظر قاعدہ سے ہمزۂ ثانی کو یا کیا، "أَيِمّه" ہوگیا۔ اَوادِم: "آدم" کی جمع ہے۔ أُوَمِّلُ: میں امید کرتا ہوں۔ ❷**فائدہ**: شاذ تین طرح کا ہوتا ہے۔ ① قیاس کے اعتبار سے شاذ ② استعمال کے اعتبار سے شاذ ③ قیاس اور استعمال دونوں کے اعتبار سے شاذ۔ پہلی دونوں صورتیں مقبول ہیں اور تیسری صورت نامقبول ہے۔ پہلے کی مثال: "اِسْتَحْوَذَ" ہے. کیونکہ قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ واو کو الف سے تبدیل کر دیا جائے۔ دوسرے کی مثال: "يَذَرُ" کا فعل ماضی "وَذَرَ" ہے، کیونکہ یہ قیاس کے اعتبار سے شاذ نہیں ہے، البتہ اس کا استعمال نہیں ہے۔ تیسرے کی مثال: (شعر) ويَسْتَخْرِجُ اليَرْبُوْعُ مِنْ نافِقائِه☆وَمِنْ جُحْرِه بالشَّيْحَةِ اليَتَقَصَّعُ (جنگلی چوہا اپنے خفیہ سوراخ اور بل سے گھاس نکالتا اور صاف کرتا ہے) مذکورہ شعر میں "يتقصَّعُ" فعل پر الف لام داخل ہے جو قیاس اور استعمال دونوں کے خلاف ہے۔ ❸ قاعدۂ بالا عموماً صرفی کتابوں میں اس طرح مذکور ہے: دو ہمزۂ متحرّکہ میں اگر کوئی بھی مکسور ہو تو دوسرا ہمزہ وجوباً یا ہو جائے گا۔ اس پر اعتراض یہ ہے کہ بعض قراءات متواترہ میں "اَئِمَّة" دو ہمزہ کے ساتھ آیا ہے۔ اس میں دوسرا ہمزہ مکسور ہے، پھر بھی یا سے نہ بدلا، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہمزۂ دوم اگر مکسور ہو تو اسے یا سے بدلنا واجب نہیں۔ مگر "جاءٍ"، "شاءٍ" اور ان کے مثل میں کہیں ہمزہ کا اثبات نہیں ملتا، اس لیے یہاں قاعدۂ بالا کی تقریر بدل دی گئی۔ **کلمات کے معانی**: مؤَجَّل: جس کے لیے مدت دی گئی ہو۔ سَأَلَ: اس نے مانگا۔ مِئَة: سو۔ سُئِلَ: مانگا گیا۔ سَئِمَ: اُکتا گیا۔ مُسْتَهْزِءُ وْنَ: استہزا کرنے والے۔ رَءُ وْفٌ: مہربان۔ رأى: اس نے دیکھا۔ ❹ خطایا: "خَطِيْئة" کی جمع ہے، اصل میں "خطايِء" تھا، یا الفِ جمع کے بعد اور قبلِ طرف واقع ہونے کی وجہ سے ہمزہ ہوگئی، "خطاءِءٌ" ہوا، پھر "جاءٍ" کے قاعدہ سے دوسرا ہمزہ یا سے بدل گیا، اس کے بعد زیرِ نظر قاعدہ سے ہمزہ کو یائے مفتوحہ اور یا کو الف سے بدلا تو "خطایا" ہوگیا۔

أَحَدٍ (کسی کی جانب سے)، لَمْ يَدْرَأْ أَحَدٌ (کسی نے دفع نہیں کیا) وغیرہ تو تین صورتیں جائز ہیں۔(۱) دونوں کو برقرار رکھا جائے (۲) دونوں میں قاعدہ کے مطابق تخفیف کی جائے (۳) کسی ایک میں قاعدہ کے مطابق تخفیف کی جائے۔ اور اگر پہلا کلمہ ہمزۂ استفہام ہو تو دونوں ہمزوں کے درمیان الف بڑھانا بھی جائز ہے، جیسے: أَاَأَنْتَ.

قاعدہ (۹) ہمزہ اگر حرفِ متحرّک کے بعد طرف میں واقع ہو تو اس کو برقرار رکھنا (تحقیقِ ہمزہ) اور ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ علّت سے بدل دینا جائز ہے۔ جیسے: قَرَءَ اور قَرَاْ (پڑھا)، جَرُءَ اور جَرُوَ (دلیری کی) اور أَخْطَأَ اور أَخْطَا (خطا کی).

قاعدہ (۱۰) بابِ افعال کے ہمزہ کو فعلِ مضارع اور جملہ مشتقات میں حذف کرنا واجب ہے۔ یہ تخفیف غیر قیاسی ہے۔

مشقی سوالات:

(۱) آنے والے کلمات کی اصل کیا ہے اور ان میں کیا تبدیلی ہوئی ہے؟ "يُوْخَذُ" (لیا جاتا ہے)۔ "آنَسَ" (اس نے دیکھا)۔"سُوال" (پوچھنا)۔"يَزِرُ" (وہ دہاڑتا ہے)۔ "أُرِي" (میں دکھاتا ہوں)۔"بَدَاْ" (اس نے شروع کیا) (۲) بین بین قریب اور بین بین بعید کی تعریف کر کے "سَئِمَ"، "سُئِلَ" اور "مُسْتَهْزِءُ ون" میں جاری کرو۔

درس (۱۲) ﴿مہموز فا کی گردانیں اور اُن میں ہونے والی تبدیلیاں﴾

جاننا چاہیے کہ مہموز کی بیشتر گردانیں صحیح (سالم) کی گردانوں کی طرح ہیں، البتہ کہیں کہیں فرق ہوتا ہے جس کا یاد رکھنا ضروری ہے تاکہ اس کی روشنی میں دیگر نظیروں میں خطا سے بچا جاسکے۔

مہموز فا کی گردانیں. مہموزِ فا ثلاثی مجرّد میں (ن) (ض) (س) اور (ک) سے آتا ہے، اور نادر طور پر (ف) سے بھی آیا ہے۔ اور غیر ثلاثی مجرد میں **افعال، تفعیل، مفاعلة، تفعّل، تفاعل، افتعال، انفعال** اور **استفعال** سے آتا ہے۔ بقیہ ابواب سے کم آتا ہے یا بالکل نہیں آتا ہے۔

باب	مثال	معنی	گردان
(ن)	الأَخذُ	لینا	أَخَذَ، يَأْخُذُ، أَخْذاً فَهُوَ آخِذٌ، و أُخِذَ، يُوْخَذُ، أَخْذاً فَهُوَ مَاْخُوْذٌ، الأمرُ مِنْه:خُذْ، والنَهْي عَنْهُ: لا تَأْخُذْ،الظرفُ منه: مَاْخَذٌ، والآلةُ منه:مِيْخَذٌ، مِيْخَذَةٌ، مِيْخَاذٌ، أَفْعَلُ التفضيل منه: آخَذُ، والمونَّثُ منه: أُخْذىٰ.
(ض)	الأسر	قید کرنا	أَسَرَ، يَاْسِرُ، أَسْراً فَهُو آسِرٌ، وأُسِرَ، يُوْسَرُ، أَسراً فَهُوَ مَاْسُوْرٌ، الأمرُ مِنْه:ايْسِرْ، والنَهْي عَنْهُ: لا تَاْسِرْ، الظرفُ منه: مَاْسِرٌ، والآلةُ منه: مِيْسَرٌ، مِيْسَرَةٌ، مِيْسَارٌ، أَفْعَلُ التفضيل منه: آسَرُ، والمونَّثُ منه: أُسْرىٰ.
(س)	الأَشَرُ	تکبر کرنا۔ اِترانا	أَشِرَ، يَاْشَرُ، أَشَراً فَهُو آشِرٌ، الأمرُ مِنْه:اِيشَرْ، والنَهْي عَنْهُ: لا تَاْشَرْ، الظرفُ منه: مَاْشَرٌ، والآلةُ منه: مِيْشَرٌ، مِيشَرَةٌ، مِيْشَارٌ، أَفْعَلُ التفضيل منه: آشَرُ، والمونَّثُ منه: أُشْرىٰ.
(ک)	الأصالة	شریف الاصل ہونا	أَصُلَ، يَاْصُلُ، أَصالَةً فهو آصِلٌ، الأمرُمنه: اُوْصُل، والنهْيُ عنه: لا تَاْصُلْ، الظرفُ منه: مَاْصَلٌ، والآلةُ منْه: مِيْصَلٌ، مِيْصَلَةٌ، مِيْصالٌ، أفْعَلُ التفضيل منه: آصَلُ، والمؤنّث منه: اُصْلىٰ.

ثلاثی مجرد کے مہموز فا میں ہونے والی تبدیلیاں:

ثلاثی مجرد سے آنے والے مہموزِ فا کے مضارع معروف ومجہول کے صیغہ واحد متکلّم کے سوا تمام صیغوں میں، اور اسمِ مفعول، اسمِ ظرف اور اسم آلہ میں پہلا قاعدہ جاری ہے۔ اور فعل مضارع معروف ومجہول کے صیغہ واحد متکلم میں یونہی اسم تفضیل مذکر میں قاعدہ (۳) جاری ہے، البتہ اسم تفضیل کے صیغۂ جمع بروزنِ "أفاعِل" میں قاعدہ (۶) جاری ہے۔

قاعدہ جاری کرنے کا نمونہ:

صیغہ	اصل شکل	قاعدے کا اجرا
يَاْخُذُ	يَأْخُذُ	ہمزۂ منفردہ ساکنہ فتحہ کے بعد واقع ہوا، لہذا اس کو فتحہ کے موافق حرفِ علت الف سے بدل دیا گیا، "يَاْخُذُ" ہوگیا۔
آخُذُ	أأْخُذُ	ہمزۂ متحرّکہ کے بعد ہمزۂ ساکنہ پڑا، لہذا ہمزۂ ساکنہ کو ہمزہ متحرّکہ کی حرکت (فتحہ) کے موافق حرف علّت (الف) سے بدل دیا گیا، "آخُذُ" ہوگیا۔
أَوَاخِذُ	أَأَاْخِذُ	دو ہمزۂ متحرّکہ یکجا ہوئے اور ان میں کوئی مکسور نہیں، اس لیے دوسرے ہمزہ کو واو سے بدل دیا گیا، "أَوَاخِذُ" ہوگیا۔

غیر ثلاثی مجرد سے مہموز فا کی گردانیں اور اُن میں ہونے والی تبدیلیاں:

باب	مثال	گردان اور تبدیلیاں
افعال	الإيلاف مانوس بنانا	آلَفَ، يُؤْلِفُ، إِيْلافاً فهو مُؤْلِفٌ، وأُوْلِفَ، يُؤْلَفُ، إيلافاً فهو مُؤْلَفٌ، الأمرُ منه: آلِفْ، والنهي عنه: لا تُؤْلِفْ، الظرفُ منه: مُؤْلَفٌ.
		تبدیلی: اس باب کے ماضی معروف ومجہول، مصدر اور امر میں قاعدہ (۳) جاری ہے اور مضارع معروف ومجہول، اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم ظرف میں قاعدہ (۱) جاری کر سکتے ہیں.
تفعيل	التأثير اثر ڈالنا	أَثَّرَ، يُؤَثِّرُ، تَاثيراً فهو مُؤَثِّرٌ، وأُثِّرَ، يُؤَثَّرُ، تاثيراً فهو مُؤَثَّرٌ، الأمر منه: أَثِّر، والنهيُ عنه: لا تُؤَثِّرْ، الظرفُ منه: مُؤَثَّرٌ.
		تبدیلی: اس باب کے مضارع معروف ومجہول، فعل نہی، اسم فاعل، اسم مفعول اور اسمِ ظرف میں قاعدہ (۵) جاری ہے، مصدر میں قاعدہ (۱) جاری کر سکتے ہیں۔ بقیہ افعال اپنی اصل پر ہیں۔
مفاعلة	المؤاخذة گرفت کرنا	آخَذَ، يُؤَاخِذُ، مؤَاخذَةً فهو مُؤاخِذٌ، وأُوْخِذَ، يُؤَاخَذُ، مُؤاخَذَةً فهو مُؤَاخَذٌ، الأمر منه: آخِذْ، والنهي عنه: لا تُؤاخِذْ، الظرفُ منه: مُؤاخَذٌ.
		تبدیلی: اس باب کے ماضی معروف ومجہول اور امر میں قاعدہ (۳) اور بقیہ افعال واسما میں قاعدہ (۵) جاری ہے۔
تفعل	التأخُّر پیچھے ہونا	تَأَخَّرَ، يتأخَّرُ، تأخُّراً فهو متأَخِّرٌ، وتُأُخِّرَ، يُتأخَّرُ، تَأَخُّراً فهو متأَخَّرٌ، الأمر منه : تَأَخَّرْ، والنهيُ عنه: لا تَتَأَخَّرْ، الظرفُ منه : مُتأَخَّرٌ. **نوٹ:** اس باب کے افعال واسما اپنی اصل پر ہیں.
تفاعل	التآمر مشورہ کرنا	تَآمَرَ، يَتَآمَرُ، تَآمُراً فهو مُتَآمِرٌ، وتُوُوْمِرَ، يُتَآمَرُ، تآمُراً فهو مُتَآمَرٌ، الأمر منه: تَآمَرْ، والنهيُ عنه: لا تَتَآمَرْ، الظرفُ منه: مُتآمَرٌ. **نوٹ:** اس باب کے افعال واسما اپنی اصل پر ہیں.

افتعال	الایْتِمار مشورہ کرنا	اِیْتَمَرَ، یَاْتَمِرُ، اِیْتِماراً فهو مُؤْتَمِرٌ، واُوْتُمِرَ، یُوْتَمَرُ، اِیْتِماراً فهو مُؤْتَمَرٌ، الأمر منه: اِیْتَمِرْ، والنهيُ عنه: لا تَاْتَمِرْ، الظرفُ منه مُؤْتَمَرٌ. **تبدیلی:** اس باب کے ماضی معروف ومجہول، امر اور مصدر میں قاعدہ (۳) جاری ہے اور دیگر افعال ومشتقات میں قاعدہ (۱) جاری کر سکتے ہیں۔
انفعال	الانْئِطار مُڑنا	اِنْأَطَرَ، یَنْأَطِرُ، اِنْئِطاراً فهو مُنْأَطِرٌ، الأمرُ منه: اِنْأَطِرْ، والنهي عنه: لا تَنْأَطِرْ، الظرفُ منه: مُنْأَطَرٌ **تبدیلی:** اس باب کے افعال ومشتقات میں قاعدہ (۴) جاری کر سکتے ہیں۔
استفعال	الاستیذان اجازت لینا	اِسْتَاْذَنَ، یَسْتَاذِنُ، اِسْتِیْذاناً فهو مُسْتاذِنٌ، واُسْتُوْذِنَ، یُسْتَاذَنُ، اِسْتِیْذاناً فهو مُسْتَاذَنٌ، الامرُ منه: اِسْتَاذِنْ، والنهي عنه: لا تَسْتاذِنْ، الظرفُ منه: مُسْتَاذَنٌ. **تبدیلی:** اس باب کے افعال ومشتقات میں قاعدہ (۱) جاری کر سکتے ہیں۔

مہموز فا کے ماضی، مضارع معروف ومجہول اور امر وغیرہ کی گردان فعلِ صحیح کے انداز پر ہوگی، فعل صحیح کی طرح ان افعال کے آخر میں دیگر صیغوں کی علامتیں اور ضمیریں لگا کر صرفِ کبیر بھی زبان پر جاری کرنا چاہیے۔

مشقی سوالات:

(۱) آنے والے کلمات کی اصل کیا ہے اور ان میں کیا تبدیلی ہوئی ہے؟ "مِیْخَذٌ" (لینے کا آلہ) "یَاْبَقُ" (غلام بھاگتا ہے) "یُوْمِنُوْنَ" (وہ ایمان لاتے ہیں)۔ "لا یُوَدِّبُ" (وہ ادب نہیں سکھاتا ہے)۔ (۲) "الاِذْنُ" مصدر سے صرفِ کبیر لکھو اور اس میں ہونے والی تبدیلیوں کی نشان دہی کرو۔

درس (۱۳) ﴿مہموز عین کی گردانیں اور اُن میں ہونے والی تبدیلیاں﴾

مہموز عین ابواب ثلاثی مجرّد میں عمومًا (س) (ف) اور (ک) سے آتا ہے۔ اور ابوابِ غیر ثلاثی مجرّد میں **افعال، تفعیل، مفاعلة، تفعّل، تفاعل، افتعال، استفعال، فعللة** اور **تفعلل** سے آتا ہے، بقیہ ابواب سے کم آتا ہے یا بالکل نہیں آتا ہے۔

باب	مثال ومعنی	گردان
س	السآمة اُکتاجانا	سَئِمَ،یَسْاَمُ، سآمةً فهو سائمٌ، وسُئِمَ، یُسْاَمُ، سآمةً فهو مَسْئُوْمٌ، الأمرُ منه: اِسْاَمْ، والنهي عنه: لاتَسْاَمْ، الظرفُ منه: مَسْئَمٌ، والآلة منه: مِسْئَمٌ، مِسْئَمَةٌ، مِسْئامٌ، أفعلُ التفضيل منه: أَسْئَمُ، والمؤنّث منه: سُئْمیٰ.
ف	السؤال مانگنا، پوچھنا	سَأَلَ، یَسْأَلُ، سُؤالاً فهو سائِلٌ، وسُئِلَ، یُسْاَلُ، سُؤالاً فهو مَسْئُوْلٌ، الأمر منه: اِسْاَلْ، والنهي عنه: لا تَسْاَلْ، الظرفُ منه: مَسْاَلٌ، والآلة منه: مِسْاَلٌ، مِسْاَلَةٌ، مِسْئالٌ، أفعلُ التفضيل منه: أَسْئَلُ، والمُؤنّث منه: سُؤْلیٰ.
ک	اللُؤْمُ بخیل ہونا	لَؤُمَ، یَلْؤُمُ، مَلْأَمَةً فهو لائِمٌ، الأمر منه: اُلْؤُمْ، والنهي عنه: لا تَلْؤُمْ، الظرف منه: مَلْأَمٌ، والألة منه: مِلْأَمٌ،مِلْأَمَةٌ، مِلْامٌ، أفضل التفضيل منه: ألأَمُ، والمئنث منه: لُؤْمیٰ.

ابواب ثلاثی مجرد میں ہونے والی تبدیلیاں۔

ثلاثی مجرد کے تمام ابواب کے ماضی معروف ومجہول میں اور اسمِ تفضیل مؤنث کی جمع مکسر میں قاعدہ (۵) اور بقیہ افعال ومشتقات میں قاعدہ (۴) جاری کر سکتے ہیں۔

غیر ثلاثی مجرد سے مہموز عین کی گردانیں اور اُن میں ہونے والی تبدیلیاں

باب	مثال	گردان اور تبدیلیاں
افعال	الِابآس مصائب میں ڈالنا	أَبْأَسَ، يُبْئِسُ، إِبآساً فهو مُبئِسٌ، وأُبْئِسَ، يُبْأَسُ، إِبآساً فَهو مُبْأَسٌ، الأمر منه: أَبْئِسْ، والنهي عنه: لا تُبْئِسْ، الظرفُ منه: مُبْأَسٌ.
		تبدیلی: اس باب کے افعال ومشتقات میں قاعدہ (۴) جاری کر سکتے ہیں۔
تفعیل	التَّرْئِيسُ سردار بنانا	رَأَّسَ، يُرَئِّسُ، تَرْئِيْساً فهو مُرَئِّسٌ، ورُئِّسَ، يُرَأَّسُ، تَرْئيساً فهو مُرَأَّسٌ، الأمر منه: رَئِّسْ، والنهي عنه: لا تُرَئِّسْ، الظرفُ منه: مُرَأَّسٌ.
		تبدیلی: اس باب کے افعال ومشتقات اپنی اصل پر ہیں، البتہ مصدر میں قاعدہ (۴) جاری کر سکتے ہیں۔
مفاعلة	المُساءَلةُ طلب کرنا	ساءَلَ، يُسائِلُ، مُساءَلَةً فهو مُسائِلٌ، وسُوْئِلَ، يُساءَلُ، مُسَاءَلَةً فهو مُساءَلٌ، الأمرُ منه: سائِلْ، والنهي عنه: لا تُسائِلْ ، الظرفُ منه: مُساءَلٌ.
		تبدیلی: اس باب کے افعال ومشتقات اپنی اصل پر ہیں۔اور قاعدہ (۴) جاری کر سکتے ہیں۔
تفعل	التَّرَأُّفُ مہربان ہونا	تَرَأَّفَ، يَترَأَّفُ، تَرَؤُّفاً فهو مُتَرَئِّفٌ، الأمر منه: تَرَأَّفْ، والنهي عنه: لا تَتَرَأَّفْ، الظرفُ منه: مُتَرَأَّفٌ.
		تبدیلی: اس باب کے افعال ومشتقات اپنی اصل پر ہیں۔
تفاعل	التساءُ لُ باہم پوچھنا	تَساأَلَ، يَتَساأَلُ، تَساؤُلاً فهو مُتسائِلٌ، وتُسُوْئِلَ، يُتساأَلُ، تَساؤُلاً فهومُتَساأَلٌ، الأمر منه:تَساأَلْ، والنهي عنه:لا تَتَساأَلْ،الظرف منه:مُتساأَلٌ۔
		تبدیلی: اس باب کے افعال ومشتقات میں قاعدہ (۴) جاری کر سکتے ہیں۔
افتعال	الارتِياسُ سردار ہونا	اِرْتَأَسَ، يَرْتَئِسُ، اِرْتِئاساً فهو مُرْتَئِسٌ، وأُرْتُئِسَ، يُرْتَأَسُ، اِرْتِئاساً فهو مُرْتَأَسٌ، الأمرمنه: اِرْتَئِسْ، والنهي عنه: لا تَرْتَئِسْ، الظرف منه: مُرْتَأَسٌ.
		تبدیلی: اس باب کے افعال ومشتقات میں قاعدہ (۵) جاری کر سکتے ہیں۔
استفعال	الاستشآم بدفالی لینا	اِسْتَشْأَمَ، يَسْتَشْئِمُ، اِسْتِشْئاماً فهو مُسْتَشْئِمٌ، واُسْتُشْئِمَ، يُسْتَشْأَمُ، اِسْتِشْئاماً فهو مُسْتَشْأَمٌ، الأمرمنه: اِسْتَشْئِم، والنهي عنه: لا تَسْتَشْئِمْ، الظرف منه: مُسْتَشْأَمٌ.
		تبدیلی: اس باب کے افعال ومشتقات میں قاعدہ (۴) جاری کر سکتے ہیں۔

فعللة	الرَّأْبَلَةُ جھک کر چلنا	رَأْبَلَ، يُرَأْبِلُ، رَأْبَلَةً فهو مُرَأْبِلٌ، ورُؤْبِلَ، يُرَأْبَلُ، رَأْبَلَةً فهو مُرَأْبَلٌ، الأمر منه: رَأْبِلْ، والنهي عنه: لا تُرَأْبِلْ، الظرفُ منه: مُرَأْبَلٌ.
		تبديلي: اس باب کے افعال ومشتقات میں قاعدہ(۱) جاری کر سکتے ہیں۔
تفعلل	التَّرَأْبُلُ لُوٹنا	تَرَأْبَلَ، يَتَرَأْبَلُ، تَرَأْبُلًا فهو مُتَرَأْبِلٌ، الأمر منه: تَرَأْبَلْ، والنهي عنه: لا تَتَرَأْبَلْ، الظرفُ منه: مُتَرَأْبَلٌ.
		تبديلي: اس باب کے افعال ومشتقات میں قاعدہ(۱) جاری کر سکتے ہیں۔

درس(۱٤) ﴿مہموز لام کی گردانیں اور اُن میں ہونے والی تبدیلیاں﴾

مہموز لام ابواب ثلاثی مجرّد میں (ن) (س) (ف) اور(ک) سے آتا ہے۔اور ابوابِ غیر ثلاثی مجرّد میں **افعال، تفعيل، مفاعلة، تفعّل، تفاعل، افتعال، استفعال، فعللة، تفعلل، افعّلال** سے آتا ہے.

باب	مثال و معنی	گردان
ن	الهَناءُ مبارک باد دینا	هَنَأَ، يَهْنُؤُ، هَناءً فهو هانِئٌ، وهُنِئَ، يُهْنَأُ، هَناءً فهو مَهْنُوْءٌ، الأمر منه: اُهْنُؤْ، والنهي عنه: لاتَهْنُؤْ. الظرفُ منه: مَهْنَأٌ.
س	البراءَة نجات پانا	بَرِئَ، يَبْرَأُ، بَراءَةً فهو بارِئٌ، وبُرِئَ، يُبْرَأُ، بَراءَةً فهو مَبْرُوْءٌ، الامرُ منه: اِبْرَأْ والنهي عنه: لاتَبْرَأْ، الظرفُ منه: مَبْرَأٌ.
ف	البَدْءُ شروع کرنا	بَدَأَ، يَبْدَأُ، بَدْءً فهو بادِئٌ، وبُدِئَ، يُبْدَأُ، بَدْءً فهو مَبْدُوْءٌ، الأمر منه: اِبْدَأْ، والنهي عنه: لا تَبْدَأْ، الظرفُ منه: مَبْدَأٌ.
ک	الجُرأَة بہادر ہونا	جَرُؤَ، يَجْرُؤُ، جُرأَةً فهو جَرِيءٌ، الامرُ منه: اُجْرُؤْ، والنهي عنه: لا تَجْرُؤْ، الظرفُ منه: مَجْرَؤٌ.

ابواب ثلاثی مجرد میں ہونے والی تبدیلیاں: ثلاثی مجرد کے تمام ابواب میں قاعدہ(۹) جاری کر سکتے ہیں

غیر ثلاثی مجرد سے مہموز لام کی گردانیں اور اُن میں ہونے والی تبدیلیاں.

باب	مثال	گردان
افعال	الإخطاء خطا کرنا	أَخْطَأَ، يُخْطِئُ، اِخْطاءً، فهو مُخْطِئٌ، وأُخْطِئَ، يُخْطَأُ، اِخْطاءً فهو مُخْطَأٌ، الأمر منه: أَخْطِئْ، والنهي عنه: لا تُخْطِئْ، الظرف منه: مُخْطَأٌ.
تفعيل	التجزئَة ٹکڑے کرنا	جَزَّأَ، يُجَزِّئُ، تَجْزِئَةً فهو مُجَزِّئٌ، وجُزِّئَ، يُجَزَّأُ، تَجْزِئَةً فهو مُجَزَّأٌ، الأمر منه: جَزِّئْ، والنهي عنه: لا تُجَزِّئْ، الظرفُ منه: مُجَزَّأٌ.
مفاعلة	المكافأة بدلہ دینا	كافَأَ، يُكافِئُ، مُكافأةً فهو مُكافِئٌ، وكُوْفِئَ، يُكافَأُ، مكافأةً فهو مُكافَأٌ، الأمر منه: كَافِئْ، والنهي عنه: لا تُكافِئْ، الظرفُ منه: مُكافَأٌ.

تفعّل	التبرُّؤ بیزار ہونا	تَبَرَّأَ، يَتَبَرَّأُ، تَبَرُّؤاً، فهو مُتَبَرِّئٌ، وتُبُرِّئَ، يُتَبَرَّأُ، تَبَرُّؤاً فهو مُتَبَرَّأٌ، الأمرُ منه: تَبَرَّأْ، والنهي عنه: لا تَتَبَرَّأْ، الظرفُ منه: مُتَبَرَّأٌ.
تفاعل	التخاطؤُ خطا کرنا	تَخَاطَأَ، يَتَخاطَأُ، تَخاطُؤاً فهو مُتخاطِئٌ، وتُخُوْطِئَ، يُتَخاطَأُ، تَخاطُؤاً فهو مُتَخاطَأٌ، الأمر منه: تَخَاطَأْ، والنهي عنه: لا تَتَخاطَأْ، الظرفُ منه: مُتَخاطَأٌ.
افتعال	الابتداء شروع ہونا	اِبْتَدَأَ، يَبْتَدِئُ، اِبْتِداءً فهو مُبْتَدِئٌ، واُبْتُدِئَ، يُبْتَدَأُ، اِبْتِداءً فهو مُبْتَدَأٌ، الأمر منه: اِبْتَدِئْ، والنهي عنه: لا تَبْتَدِئْ. الظرفُ منه: مُبْتَدَأٌ.
استفعال	الاستقراء تلاش وتتبع کرنا	اِسْتَقْرَأَ، يَسْتَقْرِئُ، اِسْتِقْراءً، فهو مُسْتَقْرِئٌ، واُسْتُقْرِئَ، يُسْتَقْرَأُ، اِسْتِقْراءً فهو مُسْتَقْرَأٌ، الأمر منه: اِسْتَقْرِئْ، والنهي عنه: لا تَسْتَقْرِئْ، الظرفُ منه: مُسْتَقْرَأٌ.
فعللة	السمأَلَةُ چھتے کا مکھی والا ہونا	سَمْأَلَ، يُسَمْئِلُ، سَمْأَلَةً، فهو مُسَمْئِلٌ، الأمرُ منه: سَمْئِلْ، والنهي عنه: لا تُسَمْئِلْ، الظرفُ منه: مُسَمْأَلٌ.
تفعلل	التدربأُ: لڑھکنا	تَدَرْبَأَ، يَتَدَرْبَأُ، تَدَرْبُؤاً فهو مُتَدَرْبِئٌ، الأمر منه: تَدَرْبَأْ، والنهي عنه: لا تَتَدَرْبَأْ، الظرفُ منه: مُتَدَرْبَأٌ.
افعلّال	الاطمئنان مطمئن ہونا	اِطْمَأَنَّ، يَطْمَئِنُّ، اِطْمِئْناناً، وطُمانِيْنَةً فهو مُطْمَئِنٌّ، الامرُ منه: اِطْمَئِنَّ، اِطْمَئِنِّ، اِطْمَأْنِنْ، والنهي عنه: لا تَطْمَئِنَّ، لا تَطْمَئِنِّ، لا تَطْمَأْنِنْ، الظرفُ منه: مُطْمَأَنٌّ.

نوٹ: ان تمام ابواب میں قاعدہ (۹) جاری ہے، البتہ باب "فعللة" اور "افعلّال" کے مہموز لام میں قاعدہ (۵) جاری کر سکتے ہیں۔

مشقی سوالات:

(۱) آنے والے کلمات کی اصل کیا ہے اور ان میں کیا تبدیلی ہوئی ہے؟ "أَسَلُ" (میں پوچھتا ہوں) میخاذ (لینے کا آلہ) "يَلُمُ" (وہ بخیل ہوتا ہے) "يُرِيْ" (وہ دکھاتا ہے)۔ "جَرُوَ" (اس نے دلیری کی)۔ (۲) آنے والے مصادر سے ماضی، مضارع اور امر حاضر معروف کی گردان کرو اور تبدیلیوں کی نشان دہی کرو: "الایذان": اجازت دینا۔ "البُؤسُ": سخت حاجت مند ہونا (س)۔ "المفاجاة": اچانک آنا۔

درس (۱۵) ﴿همزه اور الف کی کتابت﴾

ہمزہ کی دو قسمیں ہیں (۱) ہمزۂ قطعی (۲) ہمزۂ وصلی۔

همزۂ قطعی: وہ ہمزہ ہے جس کا تلفّظ بہر صورت ہو، شروع کلام میں ہو یا اثنائے کلام میں ہو۔ درج ذیل صورتوں میں ہمزہ قطعی ہوتا ہے:

(۱) (اِبن، ابنة، اسم، اِمْرُء، امرأة، اثنان، اثنتانِ ، أيْم، أَيْمُن) کے علاوہ تمام اسما کے شروع میں، جیسے: "أُخْت"، "أَسَد" وغیرہ۔

(۲) حرفِ تعریف (اَلْ) کے سوا تمام حروف کے شروع میں، جیسے: ''اِنْ''، ''أَنَّ''، ''أَمْ'' وغیرہ۔

(۳) چار حرفی فعلِ ماضی اور اس کے امر و مصدر میں، جیسے: ''أَنْصَتَ''، ''أَنْصِتْ''، ''إِنْصات'' وغیرہ۔

(۴) فعلِ مضارع کے واحد متکلم میں، جیسے: ''أَكْتُبُ''، ''أَسْتَمِعُ'' وغیرہ۔

ھمزۂ وصلی: وہ ہمزہ ہے جس کا تلفّظ شروع کلام میں ہو، مگر اثنائے کلام میں اس کا تلفّظ نہ ہو۔ یہ اگر بصورت الف مرسوم ہو تو اس کے اوپر یا نیچے ہمزہ نہیں لکھا جاتا۔

درج ذیل صورتوں میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے۔

(۱) تین حرفی فعلِ امر میں، جیسے: ''اِقْرَأْ''، ''اُكْتُبْ'' وغیرہ۔

(۲) پانچ حرفی اور چھ حرفی فعلِ ماضی، امر اور مصدر میں، جیسے: ''اِسْتَمَعَ''، ''اِسْتَمِعْ''، ''اِسْتِماعا''، ''اسْتَنْصَرَ''، ''اِسْتَنْصِرْ''، ''اِسْتِنْصاراً'' وغیرہ۔

(۳) حرفِ تعریف (اَلْ) سے شروع ہونے والے اسموں میں: جیسے: ''الرجل'' وغیرہ۔

(۴) اِبن، ابنة، اسم، امرء، امرأة، اثنان، اثنتان، أيْم، أَيْمُن میں.

محلّ وقوع کے لحاظ سے ہمزہ کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) مبتدئه: جو شروع میں ہو (۲) متوسّطه: جو درمیان میں ہو (۳) متطرّفه: جو آخر میں ہو۔

ھمزۂ مبتدئه: ہمزہ اگر شروع کلمہ میں ہو تو ہمیشہ الف کی صورت میں لکھا جائے گا، جیسے: ''أَمَلٌ'' (امید)، ''إِبِلٌ'' (اونٹ) ''أحد'' (ایک) ''أَخَذَ'' (لیا) ''أَجْلَسَ'' (بٹھایا) ''إحسان'' (نیکی کرنا)۔ اگر اس سے پہلے کوئی یک حرفی دو حرفی کلمہ آ جائے تو یہ بھی مبتدئه ہی شمار ہوتا ہے، اور الف ہی کی صورت میں لکھا جاتا ہے، جیسے: سَأَصْرِفُ. لِبِامام. أَفَأَنْتَ. مگر درج ذیل کلمات میں ھمزۂ مبتدئه الف کی صورت میں نہیں ہوتا۔ لِئَلاّ (لِ أَنْ لا) لَئِنْ (لَ اِنْ). حِينئذ (حينَ اِذ) اور هؤلاء (ها اولاء) وغیرہ۔

(۲) ہمزۂ استفہام کے بعد اگر ہمزۂ وصل ہو تو ہمزۂ وصل کتابت میں ساقط ہو جائے گا، جیسے: ﴿اَطَّلَعَ الغيبَ﴾[1] اور اگر کوئی دوسرا ہمزہ ہو تو الف کی صورت میں لکھا جائے گا، جیسے: ﴿ءَ أَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقاً﴾[2] ﴿ءَ إِله مع اللّٰه﴾[3]

نوٹ: ''أَلْ'' میں اگرچہ ہمزۂ وصل ہے، لیکن اُس کو کتابت میں ساقط نہیں کرتے ہیں، بلکہ الفِ لیّنہ کی صورت میں لکھتے ہیں[4]، جیسے: ''آلرجلُ خَيْرٌ مِنَ المَرَأة'' (کیا مرد عورت سے بہتر ہے)

فائدہ: بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم میں کلمۂ ''اسم'' کا ہمزہ بولنے اور لکھنے میں نہیں آتا ہے، دوسری جگہوں میں لکھا جاتا ہے اگرچہ تلفّظ میں نہ آئے جیسے: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ﴾[5]. ﴿إِقْرَء باسمِ رَبِّكَ﴾[6]

---

❶ مریم: ۷۸۔ ❷ النازعات: ۲۷۔ ❸ النمل: ۶۱۔ ❹ ایسا اس لیے ہے کہ خبر اور استفہام میں اشتباہ نہ ہو، کیوں کہ اگر ''أألشمسُ طالعةٌ'' سے ہمزہ ساقط ہو جائے تو یہ معلوم نہ ہوگا کہ یہ جملہ خبریہ ہے یا استفہامیہ ہے، اس کے برخلاف اوپر والی صورت میں چوں کہ ہمزہ مکسور ہے، لہٰذا اساقط کر دینے میں کوئی اشتباہ نہیں ہے۔ ❺ الاعلیٰ ۸۷، آیت ۱ ❻ العلق ۹۶، آیت ۱۔

☆ لفظ ''ابن''کا ہمزہ جب دوعلَموں کے بیچ میں ہو،اور لفظِ ''ابن'' پہلے علَم کی صفت ہو اور دوسرے علَم کی طرف مضاف ہو،جیسے:''طارق بن زیادقائدٌ إسلاميٌّ''(طارق بن زیاداسلامی سالار ہے) تو وہ بھی بولنے اور لکھنے میں نہیں آئے گا۔

همزۂ متوسّطه : یہ ہمزہ ساکن ہوگا یا متحرک،اگر ساکن ہو تو اپنے ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ علت کی صورت میں لکھا جائے گا،جیسے: ''رَأسٌ''، ''بُؤسٌ''، ذئبٌ''۔اور اگر متحرّک ہو تو اپنی حرکت کے موافق حرفِ علت کی صورت میں لکھا جائے گا،جیسے:''سَأَلَ''، ''يَسْأَل''، ''لَؤُمَ'' ، ''سَئِمَ''وغیرہ۔لیکن اگر ہمزۂ مفتوحہ سے پہلے ضمّہ یا کسرہ ہو تو اسی حرکت کے موافق حرفِ علت کی شکل پر لکھا جائے گا،جیسے:'' سُؤَال'' ، ''فِئَة''وغیرہ۔(ذیل میں قدرے تفصیل ہے)

☆ **درج ذیل صورتوں میں همزۂ متوسطه کو الف کی صورت میں لکھا جائے گا۔**

(۱) ہمزۂ مفتوحہ،حرفِ مفتوح یا حرفِ صحیح ساکن کے بعد واقع ہو،جیسے:''سَأَل''(مانگا)،''مُكافَأَة''(بدلہ)''مَسْألَة''(سوال)

(۲) ہمزۂ ساکنہ حرفِ مفتوح کے بعد واقع ہو،جیسے:'' يَأخُذُ''(لیتا ہے)''مأمور'' (حکم دیا ہوا)۔

نوٹ: اگر ہمزۂ متوسّطہ مفتوحہ،فتحہ یا سکون کے بعد ہو اور اس کے بعد الفِ مد یا الفِ تثنیہ یا علامتِ جمع مونّث سالم آئے تو ہمزہ کو الف کے اوپر مد کی شکل میں لکھا جائے گا،جیسے:'' مآثر''(کارنامے)،''ظَمآن''(پیاسا)،''مَبْدَآن''(دومبدأ) مَبْدَآتٌ.

☆ **درج ذیل صورتوں میں همزۂ متوسّطه کو واو کی شکل میں لکھا جائے گا۔**

(۱) جب وہ مضموم ہو،جیسے:''كُؤُوسٌ''(پیالیاں) ''قَؤُوْلٌ''(بہت کہنے والا)''تفاؤُلٌ''(نیک فال لینا)

(۲) جب وہ مفتوح یا ساکن ہو اور ضمّہ کے بعد ہو،جیسے:''بُؤْسٌ'' (محتاج ہونا)''مُؤمن''،اور جیسے:''فُؤادٌ'' (دل) ''مؤنّث''۔وغیرہ۔

☆ **درج ذیل صورتوں میں همزۂ متوسّطه یا کی صورت میں لکھا جائے گا۔**

(۱) جب وہ مکسور ہو(خواہ ماقبل مضموم،مفتوح،مکسور ہو یا ساکن ہو)،جیسے:''مُهَنِّئِيْنَ''(مبارک باد دینے والے)''سُئِلَ'' (پوچھا گیا)''أَئِمَّة'' ، ''مَسائل''۔

(۲) جب وہ کسرہ کے بعد ہو خواہ مفتوح ہو یا مضموم یا ساکن ہو،جیسے:''رِئَة'' (پھیپھڑا) ، ''ظَمِئُوْا'' (وہ سب پیاسے ہوئے)''اِسْتِئذان'' (اجازت لینا)۔

نوٹ: ہمزۂ متوسطا اگر الف یا واو مدّہ کے بعد ہو اور مفتوح ہو تو علیحدہ ہمزہ کی صورت میں لکھا جائے گا،جیسے:''قِراءة''، ''مُرُوءة''.

همزۂ متطرّفه : ☆اگر طرف والے ہمزہ سے پہلے حرفِ متحرک ہو تو اسے حرفِ ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ علت کی صورت میں لکھا جائے گا،جیسے: ''قارِئ''(پڑھنے والا)،''يَجْرُؤُ''(دلیری کرتا ہے)''بَدَأَ''(شروع کیا)۔

☆ اور اگر وہ حرفِ ساکن کے بعد ہو تو تنہا ہمزہ کی صورت میں لکھا جائے گا،جیسے:دِفْءٌ، جُزْءٌ، شَيءٌ۔

نوٹ: اگر ہمزۂ متطرّفه کے بعد حالتِ نصب کی تنوین کا الف، یا الفِ تثنیہ آئے تو اگر ہمزہ سے پہلے والے حرف کو ہمزہ کے بعد والے حرف سے جوڑ ناممکن ہو تو یا کی صورت میں لکھا جائے گا،جیسے:'' شَيْئاً''، ''شَيْئانِ''،ورنہ تنہا ہمزہ کی صورت میں

لکھا جائے گا، جیسے: ''ضَوْءً''، ''ضَوْءِ ان'' وغیرہ۔

الف لینہ کی کتابت: ہمزہ ساکن اور متحرک دونوں ہوتا ہے اور الف صرف ساکن ماقبل مفتوح ہوتا ہے۔اس لیے الف کسی کلمہ کے شروع میں کبھی نہیں ہوتا، بیچ یا آخر میں ہوتا ہے۔ہمزۂ ساکنہ جو الف کی صورت میں ہوتا ہے اسے ''الفِ یابسہ'' کہا جاتا ہے، یہ ذرا جھٹکے کے ساتھ ادا ہوتا ہے۔اس کے مقابل جو خالص الف ہوتا ہے اسے ''الفِ لیّنہ'' کہا جاتا ہے۔یہ بہت سہولت اور نرمی سے ادا ہوتا ہے اس میں کوئی جھٹکا نہیں ہوتا، یہ اکثر بصورتِ الف اور کبھی بصورتِ یا لکھا جاتا ہے، جس کی تفصیل یہ ہے۔

☆ کلمہ کے درمیان کا الف لینہ ہمیشہ الف کی صورت میں لکھا جائے گا، جیسے : ''قَالَ''، ''مَالَ'' وغیرہ۔

☆ طرف میں پڑنے والے الف کی پانچ حالتیں ہیں۔(۱) فعل میں ہو۔(۲) اسمِ معرب عربی میں ہو۔(۳) اسمِ معرب عجمی میں ہو۔(۴) اسمِ مبنی میں ہو۔(۵) حروفِ معانی میں ہو۔

(۱،۲) اگر الفِ متطرّفہ فعل یا اسمِ معرب کے آخر میں چوتھے حرف کی جگہ یا اس کے بعد واقع ہو تو یا کی صورت میں لکھا جائے گا، جیسے: ''حُبْلی'' (حاملہ)، ''جُلّی'' (بڑی)، ''جُمادی'' (دو مہینوں کے نام)، ''مستشفی'' (ہاسپٹل)، ''آخی'' (بھائی بنایا)، ''ارتضی'' (پسند کیا)، ''استولی'' (غالب آیا)۔لیکن اگر یا کی صورت میں لکھنے سے دو یا کا اجتماع ہو جائے تو الف کی صورت میں لکھا جائے گا، جیسے: ''اِسْتَحْیا'' (شرم کیا)، ''أَحْیا'' (زندہ کیا)، ''دُنْیا''، ''سَجایا'' (خصلتیں)۔

☆ فعل یا اسم معرب میں اگر الف تیسرے حرف کی جگہ واقع ہو تو اگر اس کی اصل واو ہو تو الف کی صورت میں، اور یا ہو تو یا کی صورت میں لکھا جائے گا، جیسے: ''عصا'' (اس کی اصل ''عصو'' ہے) ''دعا'' (اس کی اصل ''دَعَوَ'' ہے) اور جیسے: ''فتی'' (اس کی اصل ''فتی'' ہے، ''رَأی'' (اس کی اصل ''رَأَيَ'' ہے)۔

نوٹ: اسمِ ممدود میں قصر کرنے، یا مہموز میں تسہیل کرنے سے اگر الف آخر میں واقع ہو تو الف کی شکل میں لکھا جائے گا، جیسے: ''بیضا''، ''مَلجا''، ''تَوَضَّا''۔

(۳) اسمِ عجمی میں بھی الف کی صورت میں لکھا جائے گا، جیسے: ''زُلَیْخا'' ''موسیقا''، البتہ درج ذیل چار اسما میں یا کی صورت میں لکھا جائے گا [۱] موسی [۲] عیسی [۳] کسری [۴] بخاری۔

(۴) اسمِ مبنی میں الف کی صورت میں لکھا جائے گا، جیسے: ''أنا''، ''مَهْما'' وغیرہ۔البتہ درج ذیل پانچ اسما میں یا کی صورت میں لکھا جائے گا، [۱] أنّی [۲] مَتیٰ [۳] لَدیٰ [۴] أُلیٰ (اسم موصول) [۵] أُولیٰ (اسم اشارہ جمع)۔

(۵) حروف معانی میں بھی الف کی صورت میں لکھا جائے گا، جیسے: ''لَوْلا'' وغیرہ، البتہ درج ذیل چار حروف میں یا کی صورت میں لکھا جائے گا [۱] إلیٰ [۲] علیٰ [۳] بلیٰ [۴] حتی.

مشقی سوالات:

(۱) آنے والی مثالوں میں ہمزۂ قطع اور ہمزۂ وصل کی شناخت کرو: ''استاذ''، ''أُذن'' (کان)، ''این'' (کہاں)، ''اِمّا'' (یا)، ''اَسْمَعُ'' (میں سنتا ہوں)، ''اِکرام'' (تعظیم کرنا)، ''اُنْصُرْ'' (مدد کر) (۲) ہمزۂ متوسّطہ کی کتابت کے کیا اصول ہیں؟ (۳) ہمزۂ متطرّفہ کب تنہا ہمزہ کی صورت میں لکھا جائے گا؟ (۴) اسم معرب (عربی) کے طرف کا الفِ لینہ کب یا اور کب الف کی شکل میں لکھا جائے گا؟ ۞ ۞ ۞

درس (۱٦) ﴿قواعد معتل فا (مثال)﴾

تنبیه: (۱) معتل کے چھبیس قاعدے اس کتاب میں مذکور ہیں، چھ معتل فا کے تحت، سات معتل عین کے تحت، دس معتل لام کے تحت۔ تین متفرق۔

(۲) بعض قواعد مثال، اجوف، ناقص میں سے کسی ایک کے تحت مذکور ہیں مگر اس ایک سے خاص نہیں، دوسری جگہ بھی جاری ہوتے ہیں۔

قاعدہ (۱) واو اگر علامتِ مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان پڑے تو وہ واو گر جائے گا، جیسے: ''یَعِدُ''، ''یَزِنُ''. (اصل ''یَوْعِدُ''، ''یَوْزِنُ'' ہے) یونہی واو اگر علامتِ مضارع مفتوحہ اور فتحہ کے درمیان ایسے کلمہ میں واقع ہو جس کا عین یا لام حرف حلقی ہو تو وہ واو بھی گر جائے گا، جیسے: یَهَبُ، یَسَعُ. (اصل ''یَوْهَبُ''، ''یَوْسَعُ'' ہے)

قاعدہ (۲) مثالِ واوی کا مصدر اگر ''فِعْل'' کے وزن پر ہو تو واو گر جائے گا، اور عین کلمہ کسرہ پائے گا اور واو کے عوض آخر میں ''ۃ'' کا اضافہ ہوگا، جیسے: عِدَةٌ، زِنَةٌ، هِبَة. (اصل ''وِعْدٌ''، ''وِزن''، ''وِهْبٌ'' ہے) مفتوح العین میں کبھی فتحہ بھی دیتے ہیں، جیسے: سَعَةٌ. (اصل ''وِسع'' ہے)

قاعدہ (۳) واوِ ساکن غیر مدغم اگر کسرہ کے بعد ہو تو یا ہو جاتا ہے، جیسے: ''مِوْعادٌ'' سے ''مِیْعادٌ''. اور یاے ساکن غیر مدغم اگر ضمّہ کے بعد ہو تو واو ہو جاتی ہے، جیسے: ''مُیْسِرٌ'' سے ''مُوْسِرٌ''. اور الف اگر ضمہ کے بعد ہو تو واو اور کسرہ کے بعد ہو تو یا ہو جاتا ہے، جیسے: ''قُوْتِلَ''، ''محاریب''.[1]

تنبیہ: ''اِجْلِوَّاذ'' میں واوِ ساکن کسرہ کے بعد ہے، اور ''مُیِّزَ'' میں یاے ساکن ضمّہ کے بعد ہے، لیکن ادغام کی وجہ سے تعلیل نہیں کریں گے۔

قاعدہ (٤) جو واو یا یا افتعال کا فا کلمہ ہو اور اصلی ہو (یعنی کسی دوسرے حرف کی جگہ نہ آیا ہو) تو ایسے واو اور یا کو تا کر کے تاے افتعال میں ادغام کر دیتے ہیں، جیسے: ''اِوْتَقَدَ'' سے ''اِتَّقَدَ''. اور جیسے: ''اِیْتَسَرَ'' سے ''اِتَّسَرَ''.

تنبیہ: چونکہ اس قاعدہ کے جاری ہونے کے لیے فا کلمہ کا اصلی ہونا شرط ہے اس لیے ''اِیْتَمَرَ'' سے ''اِتَّمَرَ'' نہیں کریں گے، کیونکہ اس میں یا اصلی نہیں ہے، بلکہ اصل میں ہمزہ ہے (یعنی ''اِیْتَمَرَ'' اصل میں ''اِئْتَمَرَ'' ہے)۔ مہموز کے قاعدہ نمبر (۳) سے ہمزہ کو یا سے بدل دیا گیا ہے۔

قاعدہ (۵) واوِ مضموم اگر شروع یا وسطِ کلمہ میں ہو، اور واوِ مکسور اگر شروع کلمہ میں ہو تو اُس واوِ مضموم یا مکسور کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے، جیسے: ''وُجُوْهٌ'' سے ''أُجُوْهٌ''، ''أَدْوُرٌ'' سے ''أَدْؤُرٌ''. اور جیسے ''وِشاحٌ'' سے ''إشاحٌ''.

نوٹ: واوِ مفتوح اگر شروع کلمہ میں ہو تو اُس کو ہمزہ سے بدلنا خلافِ قیاس اور شاذ ہے، جیسے: ''وَحَدٌ'' سے ''أَحَدٌ'' اور جیسے

---

[1] یہ قاعدہ مثال کا نہیں، ناقص کے بعد آئے گا۔ یہاں ضمنا ذکر کر دیا گیا ہے۔ **کلمات کے معانی**: یَعِدُ عِدَةً: وعدہ کرنا۔ یَزِنُ زِنَةً: وزن کرنا۔ یَهَبُ هِبَةً: دینا۔ یَسَعُ سَعَةً: گنجائش ہونا۔ مُوْسِرٌ: دولت مند۔ قُوْتِلَ: لڑائی ہوئی۔ محاریب: محراب کی جمع۔ اِتَّقَدَ: جلا۔ اِتَّسَرَ: جوئے کے ذبیحہ کے گوشت کو باہم تقسیم کیا۔ اِیْتَمَرَ: باہم مشورہ کیا۔ وُجوہ: وَجه کی جمع، چہرہ۔ أَدْؤُر: دار کی جمع، گھر۔ وِشاح: ہار۔ أناة: وقار۔ وَواصل: واصلة کی جمع، جوڑنے والی۔ وُوَیْصِل: واصِل کی تصغیر، جوڑنے والا۔

"وَناةٌ" سے "أناة". یونہی واوِ مضموم کوتا سے بدلنا بھی شاذ ہے، جیسے : "وُراث" سے "تُراث".

قاعده (٦) دو واوِ متحرّک شروع کلمہ میں جمع ہوں تو اول کو ہمزہ کر دینا واجب ہے، جیسے : "وَواصِلُ" سے "أَواصِلُ".اور "وُوَيْصِلٌ" سے "أُوَيْصِلٌ". اور اگر پہلا واو متحرّک اور دوسرا واو ساکن مگر اصلی ہو تو بھی پہلے کو ہمزہ سے بدل دیا جائے گا، جیسے : "وُوْلٰی" سے "أُوْلٰی" ("أَوَّل" کا مؤنّث).

نوٹ: چونکہ ساکن ہونے کی صورت میں واو کا اصلی ہونا شرط ہے، لہٰذا "وُوْفِيَ" (باب مفاعلة سے ماضی مجہول) میں پہلے واو کو ہمزہ سے تبدیل نہیں کریں گے، کیوں کہ وہ اصلی نہیں ہے، بلکہ ماضی مجہول میں الف کو ماقبل مضموم ہو جانے کی وجہ سے واو کر دیا گیا ہے۔

تنبیه : قاعدہ (۳) و (۵) غیر مثال میں بھی جاری ہوتے ہیں۔

مشقی سوالات:

(۱) آنے والے کلمات کی اصل بتاؤ اور ان میں تعلیل جاری کرو: أُقِّتَ (مدّت مقرر ہوئی) اِتَّضَحَ (واضح ہوا) اِتَّسَخَ (میلا ہوا) اِتَّبَسَ (خشک ہوا) مِيْقات (مقرّر ہ وقت) مُوْقِظٌ (جگانے والا) أَمِقُ (میں محبّت کرتا ہوں) يَصِفُ (وہ بیان کرتا ہے) يَقَعُ (واقع ہوتا ہے) صِفَة (حالت بیان کرنا، حالت)، مَوازِين (کئی ترازو)۔ (۲) لغت کی مدد سے ایسے پانچ فعلِ مضارع تلاش کرو جن میں قاعدہ (۱) جاری ہو۔

۞ ۞ ۞

درس (۱۷) ﴿مثال کی گردانیں﴾

معتلِ فا کی گردانوں میں بہت کم تغیّر ہوتا ہے اسی وجہ سے اس کو "مثال" کہا جاتا ہے، کیونکہ یہ قلّتِ تغیر میں صحیح (سالم) کے مثل ہے۔

معتلِ فا ثلاثی مجرّد میں (ض) (س) (ف) (ک) اور (ح) سے آتا ہے۔ اور غیر ثلاثی مجرّد میں افعال، تفعيل، مفاعلة، تفعّل، تفاعل، افتعال، استفعال اور فعللة سے آتا ہے۔

ثلاثی مجرّد سے مثالِ واوی کی گردانیں اور اُن میں ہونے والی تبدیلیاں

باب	مثال و معنی	گردان
ض	الوَعْدُ وعدہ کرنا	وَعَدَ، يَعِدُ، وَعْداً وعِدَةً فهو واعِدٌ، ووُعِدَ، يُوْعَدُ، وَعْداً وعِدَةً فهو موعودٌ،الأمرُ منه: عِد، والنهي عنه: لا تَعِدْ، الظرفُ منه: مَوْعِدٌ، والآلة منه: مِيْعَدٌ، مِيْعَدَةٌ، مِيْعادٌ، أفعلُ التفضيل منه: أَوْعَدُ، والمؤنّث منه: وُعْدى
س	السَعَة گنجائش ہونا	وَسِعَ، يَسَعُ، سَعَةً فهو واسِعٌ، ووُسِعَ، يُوْسَعُ، سَعَةً فهو موسوعٌ، الأمر منه: سَعْ، والنهي عنه: لا تَسَعْ، الظرفُ منه: مَوْسَعٌ، والآلةُ منه: مِيْسَعٌ، مِيْسَعَةٌ، مِيْساعٌ، أفعلُ التفضيل منه: أَوْسَعُ، والمؤنّث منه: وُسْعى.
ف	الوُقُوْعُ ,گرنا	وَقَعَ، يَقَعُ، وُقُوْعاً فهو واقِعٌ، ووُقِعَ، يُوْقَعُ، وُقُوْعاً فهو مَوْقُوْعٌ، الأمرُ منه: قَعْ، والنهي عنه: لا تَقَعْ، الظرفُ منه: مَوْقِعٌ، والآلة منه: مِيْقَعٌ، مِيْقَعَةٌ ، مِيْقاعٌ، أفعلُ التفضيل منه: أَوْقَعُ، والمؤنّث منه: وُقْعى.

ک	الوَسامة خوب صورت ہونا	وَسُمَ، يَوْسُمُ، وَسامةً فهو وسِيْمٌ، الأمرُ منه: أُوْسُمْ، والنهي عنه: لا تَوْسُمْ، الظرفُ منه: مَوسَمٌ، والآلة منه: مِيْسَمٌ، مِيْسمةٌ، مِيْسامٌ، أفعلُ التفضيل منه: أَوْسَمُ، والمؤنّث منه: وُسْمى.
ح	الوراثة وارث ہونا	وَرِث، يَرِثُ، وَراثةً فهو وارِثٌ، ووُرِثَ، يُوْرَثُ، وراثةً فهو مَوْرُوْثٌ، الأمر منه: رِثْ، والنهي عنه: لا تَرِثْ، الظرفُ منه: مَوْرِثٌ، والآلة منه: مِيْرثٌ مِيْرثةٌ مِيْراث، أفعلُ التفضيل منه: أَوْرَثُ، والمؤنّث منه: وُرْثى.

تبدیلیاں: ثلاثی مجرّد کے تمام ابواب کے ماضی مجہول اور اسمِ تفضیل مؤنّث میں قاعدہ (۵) جاری کرسکتے ہیں، اسم آلہ میں قاعدہ (۳) جاری ہے۔ اور (ض) (س) (ف) اور (ح) کے مضارع معروف میں قاعدہ (۱) جاری ہونے سے واو ساقط ہوجاتا ہے، بقیہ ابواب میں برقرار رہتا ہے۔ اسی طرح سمع میں بھی واو برقرار رہے گا اگر قاعدہ (۱) جاری نہ ہو جیسے وجِلَ ، يوْجَلُ (ڈرنا)۔

غیر ثلاثی مجرد سے مثالِ واوی کی گردانیں اور ان میں ہونے والی تبدیلیاں

باب	مثال ومعنی	گردان اور تبدیلیاں
افعال	الإيجاد وجود دینا	أَوْجَدَ، يُوْجِدُ، إيجاداً فهو مُوْجِدٌ، وأُوْجِدَ، يُوْجَدُ، إيجاداً فهو مُوْجَدٌ، الأمر منه: أَوجِدْ، والنهي عنه: لا تُوْجِدْ، الظرفُ منه: مُوْجَدٌ. **تبدیلی**: صرف مصدر میں قاعدہ (۳) جاری ہے، بقیہ افعال ومشتقات اپنی اصل پر ہیں۔
تفعیل	التوحيد ایک کرنا	وَحَّدَ، يُوَحِّدُ، تَوْحِيْداً فهو مُوَحِّدٌ، ووُحِّدَ، يُوَحَّدُ، تَوْحِيْداً فهو مُوَحَّدٌ، الأمر منه: وَحِّدْ، والنهي عنه: لا تُوَحِّدْ، الظرفُ منه: مُوَحَّدٌ. **نوٹ**: اس باب کے تمام افعال ومشتقات اپنی اصل پر ہیں۔
مفاعلة	المواصلة ملانا	وَاصَلَ، يُواصِلُ، مُواصلةً فهو مُواصِلٌ، ووُوْصِلَ، يُواصَلُ، مُواصلةً فهو مُواصَلٌ، الأمر منه: واصِلْ، والنهي عنه: لا تُواصِل، الظرفُ منه: مُواصَلٌ. **نوٹ**: اس باب کے تمام افعال ومشتقات صحیح کی طرح ہیں۔
تفعّل	التوكّل بھروسہ کرنا	تَوَكَّلَ، يَتَوَكَّلُ، تَوَكُّلاً فهو مُتَوَكِّلٌ، الأمر منه: تَوَكَّلْ، والنهي عنه: لا تَتَوَكَّلْ، الظرفُ منه: مُتَوَكَّلٌ. **نوٹ**: اس باب تمام افعال ومشتقات اپنی اصل پر ہیں۔
تفاعل	التواتر لگاتار ہونا	تَوَاتَرَ، يَتَواتَرُ، تَواتُراً فهو مُتَواتِرٌ، الأمرُ منه: تَواتَرْ، والنهي عنه: لا تَتَواتَرْ، الظرفُ منه: مُتواتَرٌ. **نوٹ**: اس باب کے تمام افعال ومشتقات اپنی اصل پر ہیں۔
افتعال	الاتِّقاد جلنا	اِتَّقَدَ، يَتَّقِدُ، اِتِّقاداً فهو مُتَّقِدٌ، وأُتُّقِدَ، يُتَّقَدُ، اِتِّقاداً فهو مُتَّقَدٌ، الأمر منه: اِتَّقِدْ، والنهي عنه: لا تَتَّقِدْ، الظرفُ منه: مُتَّقَدٌ. **تبدیلی**: تمام افعال ومشتقات میں قاعدہ (۴) جاری ہے۔
استفعال	الاستيطان وطن بنانا	اِسْتَوْطَنَ، يَسْتَوْطِنُ، اِسْتِيْطاناً فهو مُسْتَوْطِنٌ، واُسْتُوْطِنَ، يُسْتَوْطَنُ، اِسْتِيطاناً فهو مُسْتَوْطَنٌ، الأمرُ منه: اِسْتَوْطِنْ، والنهي عنه: لا تَسْتَوْطِنْ، الظرفُ منه: مُسْتَوْطَنٌ . **تبدیلی**: صرف مصدر میں قاعدہ (۳) جاری ہے

باب	مثال ومعنی	گردان
فعللة	الوسوسة وسوسہ ڈالنا	وَسْوَسَ، يُوَسْوِسُ، وَسْوَسَةً فهو مُوَسْوِسٌ، ووُسْوِسَ، يُوَسْوَسُ، وَسْوَسَةً فهو مُوَسْوَسٌ، الأمرُ منه: وَسْوِسْ، والنهي عنه: لا تُوَسْوِسْ، الظرفُ منه: مُوَسْوَسٌ. **نوٹ**: تمام افعال ومشتقات اپنی اصل پر ہیں۔

مثال یائی۔ مثال یائی کی تعداد بہت کم ہے، اور ثلاثی مجرد میں (ن) (ض) (س) (ف) (ک) سے اور غیر ثلاثی مجرد میں افعال، تفعیل، مفاعلۃ، تفعّل، تفاعل، افتعال، اور استفعال سے آیا ہے۔

ثلاثی مجرّد سے مثالِ یائی کی گردانیں اور ان میں ہونے والی تبدیلیاں

باب	مثال ومعنی	گردان
ن	اليَمْنُ بابرکت بنانا	يَمَنَ، يَيْمُنُ، يَمْناً ومَيْمَنَةً فهو يامِنٌ، ويُمِنَ، يُوْمَنُ، يَمْناً ومَيْمَنَةً فهو مَيْمُوْنٌ، الأمرُ منه: اُوْمُنْ، والنهي عنه: لا تَيْمُنْ، الظرفُ منه: مَيْمَنٌ، والآلةُ منه: مِيْمَنٌ، مِيْمَنَةٌ، مِيْمانٌ، أفعلُ التفضيل منه: أَيْمَنُ، والمؤنّث منه: يُمْنى.
ض	اليَسْرُ نرم وتابعدار رہنا	يَسَرَ، يَيْسِرُ، يَسْراً فهو ياسِرٌ، ويُسِرَ، يُوْسَرُ، يَسْراً فهو مَيْسُوْرٌ الأمرُ منه: اِيْسِرْ، والنهي عنه: لا تَيْسِرْ، الظرفُ منه : مَيْسِرٌ، والآلة منه: مِيْسَرٌ، مِيْسَرَةٌ، مِيْسارٌ، أفعلُ التفضيل منه: أَيْسَرُ، والمؤنّث منه: يُسْرى.
س	اليَقظ جاگنا	يَقِظَ، يَيْقَظُ، يَقَظاً فهو ياقِظٌ، الأمرُ منه: اِيْقَظْ، والنهي عنه: لا تَيْقَظْ، الظرفُ منه: مَيْقَظٌ ، والآلة منه: مِيْقَظٌ، مِيْقَظَةٌ، مِيْقَاظٌ، أفعلُ التفضيل منه: أَيْقَظُ، والمؤنّث منه: يُقْظى.
ف	اليَنْعُ پھل کا پکنا	يَنَعَ، يَيْنَعُ، يَنْعاً فهو يانِعٌ، الأمرُ منه: اِيْنَعْ، والنهي عنه: لا تَيْنَعْ، الظرفُ منه: مَيْنَعٌ، والآلة منه: مِيْنَعٌ، مِيْنَعَةٌ، مِيناعٌ، أفعلُ التفضيل منه: أَيْنَعُ، والمؤنّث منه: يُنْعى.
ک	اليُتْمُ یتیم ہونا	يَتُمَ، يَيْتُمُ، يُتْماً ويَتْماً فهو يَتِيْمٌ، الأمرُ منه: اُوْتُمْ، والنهي عنه: لا تَيْتُمْ، الظرفُ منه: مَيْتَمٌ، والآلةُ منه: مِيْتَمٌ، مِيْتَمَةٌ، مِيْتامٌ، أفعلُ التفضيل منه: أَيْتَمُ، والمؤنّثُ منه: يُتْمى.

تبدیلیاں: تمام افعال ومشتقات اپنی اصل پر ہیں، البتہ مضارع مجہول اور امر مضموم العین میں قاعدہ (۳) جاری ہے۔

غیر ثلاثی مجرّد سے مثالِ یائی کی گردانیں اور ان میں ہونے والی تبدیلیاں

باب	مثال ومعنی	گردان
افعال	الإيقاظ بیدار کرنا	أَيْقَظَ، يُوْقِظُ، إيْقاظاً فهو مُوْقِظٌ، واُوْقِظَ، يُوْقَظُ، اِيْقاظاً، فهو مُوْقَظٌ، الأمرُ منه: أَيْقِظْ، والنهي عنه: لا تُوْقِظْ، الظرفُ منه: مُوْقَظ. **تبدیلی**: ماضی معروف، مصدر اور فعلِ امر اپنی اصل پر ہیں، بقیہ افعال ومشتقات میں قاعدہ (۳) جاری ہے۔
تفعيل	التيميم قصد کرنا۔ تیمّم کرانا	يَمَّمَ، يُيَمِّمُ، تَيْمِيْماً فهو مُيَمِّمٌ، ويُمِّمَ، يُيَمَّمُ، تَيْمِيماً فهو مُيَمَّمٌ، الأمرُ منه: يَمِّمْ، والنهي عنه: لا تُيَمِّمْ، الظرفُ منه: مُيَمَّمٌ. **نوٹ**: تمام افعال ومشتقات اپنی اصل پر ہیں۔

مفاعلة	المُياسَرَة نرمی کرنا	ياسَرَ، يُياسِرُ، مُياسَرَةً فهو مُياسِرٌ، ويُوْسِرَ، يُياسَرُ، مُياسرَةً فهو مُياسَرٌ، الأمرُ منه: ياسِرْ، والنهي عنه: لاتُيَاسِرْ، الظرفُ منه: مُياسَرٌ. **نوٹ**: تمام افعال ومشتقات اپنی اصل پر ہیں، مگر ماضی مجہول میں واو، الف سے بدلا ہوا ہے۔
تفعّل	التيمُّم قصد کرنا، تیمّم کرنا۔	تَيَمَّمَ، يَتَيَمَّمُ تَيَمُّماً فهو مُتَيَمِّمٌ، الأمرُ منه:تَيَمَّمْ، والنهي عنه: لا تَتَيَمَّمْ، الظرفُ منه: مُتَيَمَّمٌ. **نوٹ**: اس باب میں تمام افعال ومشتقات اپنی اصل پر ہیں۔
تفاعل	التيامُن دائیں جانب جانا	تَيامَنَ، يَتَيامَنُ، تَيامُناً فهو مُتَيامِنٌ، الأمرُ منه: تَيامَنْ، والنهي عنه: لا تَتَيامَنْ، الظرفُ منه: مُتَيامَنٌ. **نوٹ**: اس باب میں تمام افعال ومشتقات اپنی اصل پر ہیں۔
افتعال	الإتّسار جوئے کا گوشت تقسیم کرنا	اِتَّسَرَ، يَتَّسِرُ، اِتِّساراً فهو مُتَّسِرٌ، الأمرُ منه: اِتَّسِرْ، والنهي عنه: لا تَتَّسِرْ، الظرفُ منه: مُتَّسَرٌ. **تبدیلی**: تمام افعال ومشتقات میں قاعدہ (۴) جاری ہے۔
استفعال	الاستيقاظ بیدار ہونا	اِسْتَيْقَظَ، يَسْتَيْقِظُ، اِسْتِيْقاظاً فهو مُسْتَيْقِظٌ، الأمرُ منه: اِسْتَيْقِظْ، والنهي عنه: لاتَسْتَيْقِظْ، الظرفُ منه: مُسْتَيْقَظٌ. **نوٹ**: تمام افعال ومشتقات اپنی اصل پر ہیں۔

مشقی سوالات

(۱) آنے والے کلمات میں کیا تبدیلی ہوئی ہے قاعدہ جاری کرو۔ مِيْقات، اِتَّعَدَ، يَقِفُ ، صِفَة، يَهِمُ، اِيجاد. (۲) آنے والے مصادر سے فعل ماضی، مضارع معروف اور امر حاضر معروف کی گردان کرو۔ الوَصْفُ (ضِ) اليَبْس (س). (۳) عربی بناؤ: وہ بیدار کرتی ہے۔ تم سب بیدار ہوتے ہو۔ ہم سب وعدہ کرتے ہیں۔ تم دونوں وارث ہوتے ہو۔ تم دونوں تیمّم کرو۔ ان سب نے جوئے کا گوشت تقسیم کیا۔ تو وعدہ کرتی ہے۔ وہ سب بیدار ہوتی ہیں۔ تم دو عورتوں نے بدفالی لی۔ ہم سب تیمّم کریں گے۔ وہ دونوں بیدار نہیں ہوئے۔ وہ دونوں یتیم ہوگیے۔ وہ سب جوئے کا گوشت ہرگز نہیں تقسیم کریں گے۔

درس (۱۸) ﴿قواعدِ معتلّ عين (اجوف)﴾

تنبیہ : قاعدہ (۷) و (۸) کا ذکر اجوف کے تحت ہے مگر یہ ناقص میں بھی جاری ہوتے ہیں جیسا کہ شرطوں اور مثالوں سے معلوم ہوگا۔ البتہ مثال میں یہ قاعدے جاری نہیں ہوتے، یہ آنے والی پہلی شرط سے واضح ہے۔

قاعدہ(۷) جو واو یا متحرّک بعد فتحہ واقع ہوں انھیں الف سے بدل دیں گے، جیسے: قَالَ، با عَ، بابٌ، نابٌ.(ان کی اصل قَوَلَ، بَيَعَ، بَوَبٌ، نَيَبٌ ہے) **نوٹ**: یہ قاعدہ جاری ہونے کے لیے درج ذیل شرطیں ہیں:

[۱] فاکلمہ نہ ہو، لہذا "فَوَعَدَ"، "تَوَفّى" اور "تَيَسَّرَ" میں قاعدہ جاری نہیں ہوا۔

[۲] لفیف کا عین کلمہ نہ ہو، لہذا "طَوَى" اور "حَيِيَ" میں قاعدہ جاری نہیں ہوا۔

[۳] الفِ تثنیہ سے پہلے نہ ہو، لہذا "دَعَوَا" اور "رَمَيا" میں قاعدہ جاری نہیں ہوا۔

[۴] مدہ زائدہ سے پہلے نہ ہو، لہذا "طَوِيْلٌ"، "غَيُوْرٌ" اور "غَيابَةٌ" میں قاعدہ جاری نہیں ہوا۔

کلمات کے معانی: قَالَ: کہا۔ با عَ: بیچا۔ بابٌ: دروازہ۔ نابٌ: ہاتھی کا دانت۔ فَوَعَدَ: تو اس نے وعدہ کیا۔ تَوَفّى: وفات دی۔ تَيَسَّرَ: آسان ہوا۔ طَوى: لپیٹا۔ حَيِيَ: زندہ ہوا۔ دَعَوَا: ان دو نے بلایا۔ رَمَيا: ان دو نے تیر مارا۔ طَوِيْلٌ: لمبا۔ غَيُورٌ: غیرت مند۔ غيابة: غائب ہونا۔ دَعَوْا: ان سب نے بلایا۔ رَمَوْا: ان سب نے تیر مارا۔

تنبیه: "فَعَلُوْا ، یَفْعَلُوْنَ ، تَفْعَلُوْنَ" کا واو اور "تَفْعَلِیْنَ" کی یا چونکہ ایک علیحدہ کلمہ اور فعل کا فاعل ہیں، یہ مدّہ زائدہ نہیں ہیں، لہذا اِن کے پہلے واو اور یا کو الف سے تبدیل کر کے اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے ساقط کریں گے۔ جیسے: "دَعَوْا" ، "رَمَوْا"، "یَخْشَوْنَ"، "تَخْشَوْنَ"، اور "تَخْشَیْنَ".(ان کی اصل دَعَوُوْا، رَمَیُوْا، یَخْشَوُوْنَ، تَخْشَوُوْنَ، تَخْشَیِیْنَ ہے)

[۵] یائے مشدّدہ اور نونِ تاکید سے پہلے نہ ہو، لہذا "عَلَوِيٌّ" اور "اِخْشَیِنَّ" میں قاعدہ جاری نہیں ہوا۔

[٦] ایسے لفظ کا عین کلمہ نہ ہو جو لون وعیب کے معنی میں ہے، لہذا "سَوِدَ"، "عَوِرَ" اور "صَیِدَ" میں قاعدہ جاری نہیں ہوا۔ اور "أَعْمیٰ اور یَعْمیٰ" کے لام کلمہ میں جاری ہوا۔

[۷] "فَعَلان"، "فَعَلی" اور "فَعَلَةً" کا عین کلمہ نہ ہو، لہذا "دَوَرانٌ" ، "سَیَلانٌ" اور "حَیَدَی" اور "حَوَکَةٌ" میں قاعدہ جاری نہیں ہوا۔

[۸] افتعال بمعنی تفاعل نہ ہو، لہذا "اِجْتَوَرَ" اور "اِعْتَوَرَ" میں تعلیل نہ ہوئی کیونکہ اول "تجاوَرَ" کے معنی میں اور دوم "تَعاوَرَ" کے معنی میں ہے۔ یہ شرط واو کے ساتھ خاص ہے۔ یا میں نہیں، اس لیے "اِسْتافُوا" بمعنی "تَسایَفُوْا" (باہم سیف زنی کی) میں یا الف سے بدل گئی۔

نوٹ: "القَوَد" (قصاص) مندرجہ بالا قاعدہ کے خلاف اور شاذ ہے۔

فائدہ: اس قاعدہ کی رو سے واو اور یا کے الف ہونے کے بعد اگر ساکن حرف یا فعل ماضی کی تاءِ تانیث (اگرچہ متحرّک ہو) واقع ہو تو اس الف کو گرادینا واجب ہے، جیسے: "دَعَتْ"، "دَعَتا"، "دَعَوْا" "تَرْضَیْنَ" (ان کی اصل "دَعَوَتْ"، "دَعَوَتا" ، دَعَوُوْا" اور "تَرْضَیِیْنَ" ہے)۔ پھر فعل ماضی میں الف گرانے کے بعد معتل عین یائی میں مطلقاً اور واوی مکسور العین میں صیغہ جمع مؤنث غائب سے متکلّم مع الغیر تک فا کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں، جیسے: "بِعْنَ"، "خِفْنَ" (ان کی اصل "بَیَعْنَ" اور "خَوِفْنَ" ہے). اور واوی مفتوح العین اور مضموم العین میں ضمّہ دیتے ہیں، جیسے: "قُلْنَ" اور "طُلْنَ".

قاعدہ(۸) واوِ متحرّک یا یائے متحرک، حرفِ صحیح ساکن کے بعد ہوں تو اُن کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دیتے ہیں اور اگر یا، واو پر فتحہ ہو تو اُس کو الف سے بدل دیتے ہیں، جیسے: "یَقُوْلُ"، "یُقالُ"، "یَبِیْعُ"، "یُباعُ" (ان کی اصل "یَقْوُلُ"، "یُقْوَلُ"، "یَبْیِعُ" اور "یُبْیَعُ" ہے). پھر اگر اُن کے بعد ساکن واقع ہو تو واو اور یا اور الف گر جائے گا۔

کلمات کے معانی: یَخْشَوْنَ: وہ سب ڈرتے ہیں۔ تَخْشَوْنَ: تم سب ڈرتے ہو۔ تَخْشَیْنَ: تو ڈرتی ہے۔ اِخْشَیِنَّ: تو ضرور ڈر۔ سَوِدَ: سیاہ ہوا۔ عَوِرَ: یک چشم ہوا۔ صَیِدَ: متکبر ہوا۔ دَوَران: گھومنا۔ سَیَلان: بہنا۔ اِجْتَوَرَ وتَجاوَرَ: ایک دوسرے کے پڑوس میں ہونا۔ اِعْتَوَرَ وتَعاوَرَ: باری باری لینا۔ دَعَت: اس نے بلایا۔ دَعَتا: ان دو عورتوں نے بلایا۔ تَرْضَیْن: تو راضی ہوتی ہے۔ بِعْنَ: ان سب عورتوں نے بیچا۔ خِفْنَ: وہ سب ڈریں۔ قُلْنَ: ان سب (مؤنثوں) نے کہا۔ طُلْنَ: وہ سب لمبی ہوئیں۔ ما أَقْوَلَه وأَقْوِلْ به: وہ کیا ہی کہنے والا ہے۔ شَرْیَف: کھیت کے بڑھے ہوئے پتے کاٹے۔ جَهْوَرَ: بلند آواز والا ہوا۔ یَطْوِي: وہ لپیٹتا ہے۔ یَحْیی: وہ جیتا ہے۔ مِقْوال: بہت کہنے والا، تیز زبان۔ مِحْوال: بہت محال باتیں کہنے والا۔ یَعْوَرُ: یک چشم ہوتا ہے۔ یَسْوَدُ: سیاہ ہوتا ہے۔

نوٹ: یہ قاعدہ جاری ہونے کے لیے قاعدہ (۷) کی شرطوں میں سے پہلی، دوسری، چوتھی اور چھٹی شرط کے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ وہ کلمہ اسم تفضیل یا فعل تعجب نہ ہو، لہذا "اَقْوَل"، "أَبْيَع"، "ما أَقْوَلَه" اور "أَقْوِلْ به" میں نقل حرکت نہیں کریں گے۔ یونہی وہ کلمہ ملحقات سے نہ ہو، لہذا "شَرْيَفَ"، "جَهْوَرَ" اور "مُشَرْيِفٌ" اور "مُجَهْوِرٌ" میں نقل حرکت نہیں کریں گے۔ یونہی "مَنْ وَعَدَ" میں پہلی شرط، "يَطْوِي" اور "يَحْيى" میں دوسری شرط، "مِقْوالٌ"، "مِحْوال" میں چوتھی شرط اور يَعْوَرُ، "يَسْوَدُ" میں چھٹی شرط نہ پائی جانے کی وجہ سے تعلیل نہیں ہوئی۔

واوِ مفعول چوتھی شرط سے مستثنیٰ ہے، اس لیے "مَقُوْلٌ"، "مَبِيْعٌ" میں قاعدہ جاری کیا گیا ہے۔ "مَقُوْلٌ" کی اصل "مَقْوُوْلٌ" اور "مَبِيْعٌ" کی اصل "مَبْيُوْعٌ" ہے۔ دونوں کی تعلیل صرفِ کبیر میں دیکھیں۔

قاعدہ (۹) جو واو اور یا ایسے ماضی مجہول کا عین کلمہ ہو جس کے معروف میں تعلیل ہوئی ہو اور اُس کا ماقبل متحرّک ہو تو ماقبل کو ساکن کر کے واو اور یا کی حرکت ماقبل کو دے دیتے ہیں اور واو کو کسرۂ ماقبل کی وجہ سے یا سے بدل دیتے ہیں، جیسے: "قِيْلَ"، "بِيْعَ"، "اُخْتِيْرَ".

مذکورہ صورت میں یہ بھی جائز ہے کہ ماقبل کی حرکت باقی رکھ کر صرف واو اور یا کو ساکن کر دیں، اس صورت میں ضمۂ ماقبل کی وجہ سے یا واو ہو جائیگی، جیسے: "قُوْلَ"، "بُوْعَ"، "اُخْتُوْرَ" (ان کی اصل "قُوِلَ"، "بُيِعَ" اور "أُخْتُيِرَ" ہے)

فائدہ: نقل حرکت کی صورت میں فا کے کسرہ کے ساتھ اشمام بھی جائز ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ "قِيْلَ" اور "بِيْعَ" کو اس طرح ادا کیا جائے کہ قاف اور یا کے کسرہ میں ضمّہ کی بو پائی جائے۔

سوال: "اُعْتُوِرَ" میں مذکورہ تعلیل کیوں نہیں ہوئی۔

جواب: چونکہ یہ قاعدہ جاری ہونے کے لیے ماضی معروف میں تعلیل ہونا شرط ہے، اور ماضی معروف "اِعْتَوَرَ" میں تعلیل نہیں ہوئی ہے، لہذا مجہول "اُعْتُوِرَ"، میں بھی تعلیل نہیں ہوئی۔

نوٹ: ثلاثی مجرد سے آنے والا ماضی مجہول جس میں مذکورہ قاعدہ جاری ہوا ہو، اس میں جمع مؤنث غائب سے متکلّم مع الغیر تک یا اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جاتی ہے پھر فا کلمہ کو یائی میں مطلقاً اور واوی مکسور العین میں کسرہ دیتے ہیں، جیسے: "بِعْتُ"، "نِلْتُ"، "خِفْتُ"، اور واوی مفتوح العین و مضموم العین میں فا کلمہ کو ضمّہ دیتے ہیں جیسے "قُلْتُ" وغیرہ۔ لہذا مذکورہ صیغے معروف اور مجہول میں یکساں ہو جاتے ہیں۔ (مذکورہ الفاظ کی اصل "بُيِعْتُ، نُيِلْتُ، خُوِفْتُ، قُوِلْتُ" ہے)

فائدہ: بابِ استفعال کے ماضی مجہول مثلاً "اُسْتُقِيْمَ"، "اُسْتُغِيْثَ" میں نقلِ حرکت قاعدہ نمبر (۸) کے تحت ہے، قاعدہ (۹) کے تحت نہیں، اس لیے اُس میں "قُوْلَ"، "بُوْعَ" کی صورت اور اشمام کی صورت نہ ہوگی۔

قاعدہ (۱۰) جو واو مصدر کا عین کلمہ اور کسرہ کے بعد ہو اور اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو تو وہ یا ہو جاتا ہے، جیسے: "صِوَامٌ" سے "صِيَامٌ"۔ "قِوَامٌ" سے "قِيَامٌ". کیونکہ ان کے ماضی "قامَ" اور "صَامَ"، میں تعلیل ہو چکی ہے۔

تنبیہ: "قاوَمَ" کا مصدر بھی "قِوام" ہے، لیکن اس میں یہ قانون جاری نہ ہوا کیوں کہ اس کے ماضی "قاوَمَ" میں تعلیل

کلمات کے معانی: اُخْتِيرَ: پسند کیا گیا۔ اُعْتُوِرَ: یکے بعد دیگرے لیا گیا۔ صِيام: (صامَ کا مصدر) روزہ رکھنا۔ (صوم کی جمع) روزے۔ قِيام: کھڑا ہونا۔ قاوَمَ: مقابلہ کیا۔ حاوِیٌ: گھیرنے والا۔ بِيضٌ: اَبْيَض کی جمع، سفید، اصل "بُيضٌ" ہے۔

نہیں ہوئی ہے۔

یونہی جو واو جمع کا عین کلمہ ہو اور کسرہ کے بعد ہو اور واحد میں ساکن ہو، یا اُس کے واحد میں تعلیل ہوئی ہو تو وہ واو بھی یا ہو جاتا ہے، جیسے: "حِواضٌ" سے "حِياضٌ". اور "جِوَادٌ" سے "جِيادٌ".(حِياض کا واحد حَوْض ہے اور جِياد کا واحد جَيِّد ہے جو اصل میں جَيْوِد تھا)

قاعدہ(۱۱) واو اور یا "فاعِل" کا عین کلمہ ہوں اور ان کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو تو وہ ہمزہ سے تبدیل ہو جائیں گے، جیسے: "قاوِلٌ" سے "قائِلٌ" اور "بايِعٌ" سے "بائِعٌ".

تنبیہ: "حاوِی" میں یہ قانون جاری نہیں ہوا کیوں کہ "حَوَى" فعل کے واو میں تعلیل نہیں ہوئی ہے۔

قاعدہ (۱۲) **(الف)** اگر اسم صفت میں فُعْلٌ یا فُعلان جمع کے عین کلمہ کی جگہ یا ہو تو اس یا کے ماقبل کا ضمہ کسرہ سے بدل جائے گا۔ جیسے بیضاءُ کی جمع بِيضٌ ہوگی۔ اس کی اصل بُيْضٌ بروزنِ فُعْلٌ ہے۔ اور ابیض کی جمع بِيضان ہوگی۔ اس کی اصل بُيْضان بروزن فُعلان ہے۔

(ب) اسی طرح اگر اسم صفت میں فُعْلیٰ واحد مؤنث کے عین کلمہ کی جگہ یا ہو تو ماقبلِ یا کا ضمہ کسرہ سے بدل جائے گا۔ جیسے حِيْكى - اس کی اصل حُيْكىٰ بروزنِ فُعْلیٰ ہے۔

(ج) اور اگر یائے مذکور، اسم صفت میں نہ ہو تو قواعد مثال میں ذکر شدہ قاعدہ (۳) کے تحت وہ یا واو ہو جاتی ہے۔

نوٹ: اسم صفت وہ اسم ہے جس سے کوئی چیز اور اس کی صفت سمجھی جائے، جیسے "اَحْمَر" (کوئی سرخ چیز) وغیرہ۔ اور اسمِ ذات وہ اسم ہے جس سے صرف کوئی چیز سمجھی جائے اور اس کی صفت نہ سمجھی جائے، جیسے: "قَلَم"، "قِرْطاس"۔ اسم تفضیل اگرچہ اسم صفت ہے مگر اس کو اسمِ ذات کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لیے "اَطْيَبُ" ، "اَكْيَسُ" کے مؤنث "طُوْبى" ، "كُوْسى"[۱] میں یا، واو ہوگئی ہے۔

قاعدہ(۱۳) "فعلولة" کے وزن پر آنے والے مصدر کا عین کلمہ اگر واو ہو تو اس کو یا سے بدل دیتے ہیں، جیسے: "كَوْنُوْنَة" سے "كَيْنُوْنَة".

مشقی سوالات:

(۱) آنے والے کلمات کی اصل بتاؤ اور ان میں تعلیل جاری کرو: جَالُوْا (وہ سب گھومے) تَكِيْلُ (وہ ناپتی ہے) خائِفون (ڈرنے والے) عِيْنٌ (بڑی بڑی آنکھ والیاں) (۲) آنے والے کلمات میں قاعدہ کیوں جاری نہ ہوا: قَلَيَاَ (ان دونے دشمنی کی)، قَوِيْمٌ (سیدھا) جَوَلان (گھومنا) اِبْيَضَّ (سفید ہوا) سَوِدَ (کالا ہوا). مَا أَبْيَعَه (کیا ہی بیچنے والا ہے) مِخْيَطٌ (سینے کا آلہ).

۞ ۞ ۞

---

۱ **کلمات کے معانی**: حِيْكى: اَحْيَكُ کا مؤنث، اصل "حُيْكى" ہے: ناز سے چلنے والی عورت۔ اَطْيَبُ: اسمِ تفضیل، زیادہ اچھا۔ اَكْيَسُ: زیادہ ہوشیار۔

۲ "الکتاب" میں سیبویہ کی عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ طوبیٰ، کُوسیٰ کو اسم ذات کا حکم دیا گیا ہے۔ ہر اسم تفضیل، اسم ذات کے حکم میں ہے، یہ نہیں معلوم ہوتا۔ (نوادرالوصول)

درس (۱۹) ﴿اجوف کی گردانیں﴾

اجوفِ واوی. اجوفِ واوی ثلاثی مجرد میں زیادہ تر (ن) سے آتا ہے اور (س) سے بھی آیا ہے، اور غیر ثلاثی مجرد میں افتعال، استفعال، انفعال، افعلال، افعال، تفعیل، مفاعلة،تفعل اور تفاعل سے آتا ہے۔

ثلاثی مجرّد سے اجوف واوی کی صرف صغیر.

باب	مثال ومعنی	گردان
ن	القول کہنا	قالَ، يَقُوْلُ، قَوْلاً فهو قائِلٌ، وقِيْلَ، يُقال، قَوْلاً فهو مَقُوْلٌ، الأمرُ منه: قُلْ، والنهي عنه: لا تَقُل، الظرفُ منه: مَقالٌ، والآلة منه: مِقْوَلٌ، مِقْوَلَةٌ، مِقْوالٌ، أفعلُ التفضيل منه: أَقْوَلُ، والمؤنّث منه: قُوْلى.
س	الخوفُ ڈرنا	خافَ، يَخافُ، خَوْفاً فهو خائِفٌ، وخِيْفَ، يُخافُ، خَوْفاً فهو مَخُوْفٌ، الأمرُ منه: خَفْ، والنهي عنه: لا تَخَفْ، الظرفُ منه: مَخافٌ، والآلة منه: مِخْوَفٌ، مِخْوَفَةٌ، مِخْوافٌ، أفعلُ التفضيل منه: أَخْوَفُ، والمؤنّث منه: خُوْفى.

فائدہ: اسم آلہ "مِقْوَل"، "مِقْوَلَةٌ" میں نقلِ حرکت اس لیے نہیں کہ "مِقْوَلٌ" اصل میں "مِقْوالٌ" تھا، الف حذف کردیا گیا، "مِقْوَلٌ" ہوگیا، پھر آخر میں تا بڑھا دی گئی تو "مِقْوَلَة" ہوگیا۔ اور "مِقْوالٌ" میں حرکت اس لیے نقل نہ ہوئی کہ واو کے بعد الفِ زائد ہے۔ جب اس میں حرکت نقل نہ ہوئی تو اس کی دونوں فرعوں میں بھی نہ ہوئی۔ اسی طرح "مِخْوَفٌ" اور "مِخْوَفَة" وغیرہ کو بھی سمجھیں۔

ثلاثی مجرّد سے معتل عین واوی کی صرفِ کبیر۔ چوں کہ معتل عین واوی کی گردانوں میں زیادہ تبدیلیاں ہیں، اس لیے اُن کے ماضی، مضارع، امر وغیرہ کی گردانیں اور ان میں ہونے والی تبدیلیاں تفصیل سے دی جارہی ہیں۔

فعل مشتق	گردان اور تبدیلی
فعل ماضی معروف	**گردان**: قَالَ، قَالا، قالُوْا، قالَتْ، قالَتا، قُلْنَ، قُلْتَ، قُلْتما، قُلْتُم، قُلْتِ، قُلْتما، قُلْتُنَّ، قُلْتُ، قُلْنا.
	تبدیلی: واحد مذکر غائب کے صیغہ سے تثنیہ مؤنث غائب کے صیغہ تک قاعدہ (۷) سے واو الف ہوگیا ہے، اور صیغہ جمع مؤنث غائب سے متکلم مع الغیر تک وہ الف اجتماعِ ساکنین سے حذف ہوگیا ہے اور "ق" کو ضمہ دیا گیا ہے۔
ماضی مجہول	**گردان**: قِيْلَ، قِيْلا، قِيْلُوا، قِيْلَتْ، قِيْلَتا، قُلْنَ، قُلْتَ، قُلْتما، قُلْتُم، قُلْتِ، قُلْتما، قُلْتُنَّ، قُلْتُ، قُلْنا.
	تبدیلی: "قِيْلَ" اصل میں "قُوِلَ" تھا، قاعدہ (۹) سے "قِيْلَ" ہوگیا۔ اسی طرح تثنیہ مؤنث غائب تک تعلیل ہوئی ہے۔ اور جمع مؤنث غائب سے آخر تک اس قاعدہ کو جاری کرنے کے بعد اجتماعِ ساکنین سے "یا" کو گرادیا گیا ہے، اور واوی ہونے کی وجہ سے فاکلمہ کو ضمّہ دیا گیا ہے۔ اس لیے جمع مؤنث غائب سے اخیر تک معروف ومجہول کے صیغے یکساں ہوگئے ہیں۔

مضارع معروف	**گردان**:يَقُوْلُ، يَقُوْلانِ،يَقُولُوْنَ، تَقُوْلُ، تَقُوْلانِ، يَقُلْنَ، تَقُوْلُ، تَقُوْلانِ، تَقُوْلُوْنَ، تَقُوْلِيْنَ، تَقُوْلانِ، تَقُلْنَ، أَقُوْلُ، نَقُوْلُ.
	تبدیلی: مضارع معروف کے صیغوں میں قاعدہ (۸) جاری ہے، اور "يَقُلْنَ" اور "تَقُلْنَ" میں واواجتماعِ ساکنین سے حذف ہوگیا ہے۔
مضارع مجہول	**گردان**:يُقالُ، يُقالانِ، يُقالُوْنَ، تُقالُ، تُقالانِ، يُقَلْنَ، تُقالُ، تُقالانِ، تُقالُوْنَ، تُقالِيْنِ، تُقالانِ، تُقَلْنَ، أُقالُ، نُقالُ.
	تبدیلی: مضارع مجہول کے صیغوں میں قاعدہ (۸) جاری ہے، اور جمع مؤنّث غائب وحاضر میں واوالف ہوکر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف ہوگیا ہے۔
مضارع بلن معروف	لَنْ يَّقُوْلَ، لَنْ يَّقُوْلا، لَنْ يَّقُوْلوا، لَنْ تَقُوْلا، لَنْ تَقُوْلَ، لَنْ يَّقُلْنَ، لَنْ تَقُوْلَ، لَنْ تَقُوْلا، لَنْ تَقُوْلُوا، لَنْ تَقُوْلِي، لَنْ تَقُوْلا، لَنْ تَقُلْنَ، لَنْ أَقُوْلَ، لَنْ نَقُوْلَ.
مضارع بلن مجہول	لَنْ يُّقالَ، لَنْ يُّقالا، لَنْ يُّقالُوا، لَنْ تُقالا، لَنْ تُقالَ، لَنْ يُّقَلْنَ ، لَنْ تُقالَ، لَنْ تُقالا، لَنْ تُقالوا، لَنْ تُقالي، لَنْ تُقالا، لَنْ تُقَلْنَ، لَنْ أقالَ، لَنْ نُقالَ.
	نوٹ: مضارع میں جاری شدہ تغیرات اور عملِ نصب کے علاوہ "لَنْ" داخل ہونے سے کوئی نیا تغیر نہیں ہوا ہے۔
مضارع منفی بلم معروف	لَمْ يَقُل، لَمْ يَقُوْلا، لَمْ يَقُوْلُوا، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلا، لَمْ يَقُلْنَ، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلا، لَمْ تَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُوْلِي، لَمْ تَقُوْلا، لَمْ تَقُلْنَ، لَمْ أَقُل، لَمْ نَقُلْ.
مضارع منفی بلم مجہول	لَمْ يُقَلْ، لَمْ يُقالا، لَمْ يُقالُوْا، لَمْ تُقَلْ، لَمْ تُقالا،لَمْ يُقَلْنَ، لَمْ تُقَلْ، لَمْ تُقالا، لَمْ تُقالوا، لَمْ تُقالِي، لَمْ تُقالا، لَمْ تُقَلْنَ، لَمْ أُقَلْ، لَمْ نُقَلْ.
	تبدیلی: "لَم" کی وجہ سے پانچ صیغوں (مؤنّث حاضر کے علاوہ واحد کے چاروں صیغے اور متکلم مع الغیر) میں جزم آنے پر واواجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف ہوگیا ہے اور سات جگہ سے نونِ اعرابی ساقط ہوگیا ہے۔اس کے علاوہ مضارع میں جاری شدہ تغیرات کے سوا کوئی نیا تغیر نہیں ہوا ہے۔
مضارع مؤکّد بنون ثقیلہ معروف	لَيَقُوْلَنَّ، لَيَقُوْلانِّ، لَيَقُوْلُنَّ، لَتَقُوْلَنَّ، لَتَقُوْلانِّ، لَيَقُلْنانِّ، لَتَقُوْلَنَّ، لَتَقُوْلانِّ، لَتَقُوْلُنَّ، لَتَقُوْلِنَّ، لَتَقُوْلانِّ، لَتَقُلْنانِّ، لأَقُوْلَنَّ، لَنَقُوْلَنَّ.
مضارع مؤکّد بنون ثقیلہ مجہول	لَيُقالَنَّ، لَيُقالانِّ، لَيُقالُنَّ، لَتُقالَنَّ، لَتُقالانِّ، لَيُقَلْنَانِّ، لَتُقالَنَّ، لَتُقالانِّ، لَتُقالُنَّ، لَتُقالِنَّ، لَتُقالانِّ، لَتُقَلْنَانِّ، لأُقالَنَّ، لَنُقالَنَّ.
مؤکّد بنون خفیفہ معروف	لَيَقُوْلَنْ، لَيَقُوْلُن، لَتَقُوْلَن، لَتَقُوْلَنْ، لَتَقُوْلُنْ، لَتَقُوْلِنْ، لَأَقُوْلَنْ، لَنَقُوْلَنْ

مؤکّد بنون خفیفہ مجہول	لَیُقالَنْ، لَیُقالُنْ، لَتُقالَنْ، لَتُقالَنْ، لَتُقالُنْ، لَتُقالِنْ، لَأُقالَنْ، لَنُقالَنْ.
	تبدیلی: مضارع مؤکّد کی گردانوں میں وہی تغیرات ہوئے ہیں جو مضارع غیر مؤکّد کی گردانوں میں جاری ہیں، یعنی لام تاکید اور نون تاکید آنے سے صحیح میں جو تبدیلی ہوتی ہے وہ اجوف میں بھی ہوئی ہے۔
امرحاضر معروف	قُلْ، قُوْلا، قُوْلُوا، قُوْلِي،قُوْلا، قُلْنَ .
	تبدیلی:"قُلْ" "تَقُوْل" سے بنایا گیا ہے، علامتِ مضارع حذف کرنے کے بعد فاکلمہ متحرّک تھا، اس لیے ہمزۂ وصل کی حاجت نہیں، آخر میں وقف کرنے پر واو اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گرگیا۔"قُلْ" اور"قُلْنَ"کے علاوہ دوسرے صیغوں میں اجتماعِ ساکنین نہ ہونے کی وجہ سے واو سلامت ہے۔
امر باللام معروف	لِیَقُلْ، لِیَقُوْلا، لِیَقُوْلُوْا، لِتَقُلْ، لِتَقُوْلا، لِیَقُلْنَ، لِأَقُل، لِنَقُلْ.
امرمجہول	لِیُقَلْ، لِیُقالا، لِیُقالُوْا، لِتُقَلْ، لِتُقالا، لِیُقَلْنَ، لِتُقَلْ، لِتُقَالا، لِتُقالُوْا، لِتُقالِیْ، لِتُقالا، لِتُقَلْنَ، لِأُقَلْ، لِنُقَلْ.
امرحاضر مؤکّد بنونِ ثقیلہ	قُوْلَنَّ، قُوْلانِّ، قُوْلُنَّ، قُوْلِنَّ، قُوْلانِّ، قُلْنانِّ.
	تبدیلی: آخر میں نونِ ثقیلہ آنے سے جب امر کا وقف باقی نہ رہا تو واو واپس آگیا۔
امر باللام مؤکّد بنونِ ثقیلہ	لِیَقُوْلَنَّ،لِیَقُوْلانِّ، لِیَقُوْلُنَّ، لِتَقُوْلَنَّ، لِتَقُوْلانِّ، لِیَقُلْنانِّ،لِاَقُوْلَنَّ، لِنَقُوْلَنَّ.
نہی معروف	لایَقُلْ،لایَقُوْلا،لایَقُوْلُوْا،لاتَقُلْ،لاتَقُوْلا،لایَقُلْنَ،لاتَقُلْ،لاتَقُولا،لا تَقُوْلُوْا،لاتَقُوْلِي، لاتَقُوْلا، لاتَقُلْنَ. لاأَقُلْ، لانَقُل.
	نوٹ: امر باللام معروف، امرمجہول، نہی معروف اور نہی مجہول میں مضارع منفی بلَمْ کے صیغوں کی طرح تغیر ہوا ہے۔
نہی مجہول	لایُقَلْ، لایُقالا، لایُقالُوْا،لاتُقَلْ، لاتُقالا، لا یُقَلْنَ، لاتُقَلْ، لا تُقالا، لاتُقَالُوْا، لاتُقالِیْ،لاتُقالا، لاتُقَلْنَ،لاأُقَلْ، لا نُقَلْ.
	نوٹ: امرمجہول مؤکّد (لِیُقالَنَّ تا آخر ۱۴ رصیغے) اور نہی معروف موکّد (لایَقُوْلَن تا آخر ۱۴ رصیغے) اور نہی مجہول مؤکّد (لایُقالَنَّ تا آخر ۱۴ رصیغے) یہ سب گردانیں مضارع مؤکّد کی طرح ہیں۔
اسم فاعل	قائِلٌ، قائِلانِ، قائِلُوْنَ، قائِلَةٌ، قائِلتانِ، قائِلاتٌ.
	تبدیلی:"قائِلٌ" اصل میں "قاوِلٌ" تھا، واو قاعدہ (۱۱) سے ہمزہ ہوگیا ہے۔
اسم مفعول	مَقُوْلٌ، مَقُوْلانِ، مَقُوْلُوْن، مَقُوْلَةٌ، مَقُوْلَتانِ، مَقُوْلاتٌ.
	تبدیلی:"مَقُوْل" اصل میں "مَقْوُوْلٌ" تھا، واو کی حرکت قاعدہ (۸) کی رو سے ماقبل کو دے دی گئی، ایک واو اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف ہوگیا، "مَقُوْلٌ" ہوگیا۔

فائدہ: اس طرح کے اسمِ مفعول کے صیغوں (مَقُوْلٌ وغیرہ) میں جو واو محذوف ہے وہ پہلا ہے یا دوسرا؟ بعض لوگ دوسرے واو کو محذوف مانتے ہیں، کیونکہ وہ زائد ہے اور زائد حذف کیے جانے کے زیادہ لائق ہے۔اور بعض لوگ پہلے واو کو محذوف مانتے ہیں، کیونکہ دوسرا واو علامت ہے، اور علامت حذف نہیں ہوتی ہے۔

اس اختلاف کا ثمرہ فقہی مسائل میں ظاہر ہوسکتا ہے، مثلاً اگر کسی نے قسم کھائی کہ آج میں واوِ زائدہ نہیں بولوں گا، اور وہ شخص لفظ "مَقُوْلٌ" زبان پر لایا، تو جو لوگ واوِ اول کو محذوف مانتے ہیں ان کے نزدیک اس شخص کی قسم ٹوٹ گئی اور جو لوگ دوسرے واو کو محذوف مانتے ہیں ان کے نزدیک اس کی قسم نہ ٹوٹی۔

مشقی سوالات:

(۱) آنے والے کلمات کی اصل بتاؤ اور ان میں تعلیل جاری کرو: تُبْتُ (میں نے توبہ کی)، طافَتْ (اس (مؤنث) نے چکر لگایا) تَخُوْنُ (وہ خیانت کرتی ہے) التائبون (توبہ کرنے والے) (۲) "التوبة" اور "الجولان" مصدر سے ماضی، مضارع (معروف ومجہول) امر حاضر معروف اور اسم فاعل کی گردان کرو اور مواضعِ تعلیل میں تعلیل کرو۔ (۳) عربی بناؤ: وہ سب چکر لگاتی ہیں۔تم سب خیانت کرتے ہو۔ میں توبہ کرتا ہوں۔تم دونوں گردش کرتے ہو۔اس نے پیشاب کیا (البول)۔ان دو عورتوں نے طواف کیا۔تم دو عورتوں نے کہا۔

درس (۲۰) ﴿اجوف واوی از (س)﴾

(سمع) سے اجوفِ واوی کی صرفِ کبیر۔

فعل رمشتق	گردان اور تبدیلی
فعل ماضی معروف	**گردان:** خافَ، خَافا، خَافُوا، خَافَتْ، خافَتَا، خِفْنَ، خِفْتَ، خِفْتُما، خِفْتُمْ، خِفْتِ، خِفْتُما، خِفْتُنَّ، خِفْتُ، خِفْنا.
	تبدیلی: باب (ن) کے معتل عین واوی کی طرح قاعدہ (۷) سے تعلیل ہوئی ہے، البتہ جمع مؤنث غائب "خِفْنَ" سے متکلم مع الغیر "خِفْنا" تک عین کلمہ کو حذف کرنے کے بعد فا کلمہ کو کسرہ دیا گیا ہے۔تا کہ مکسور العین ہونے پر دلالت ہو۔
ماضی مجہول	**گردان:** خِيْفَ، خِيْفا، خِيْفُوْا، خِيْفَتْ، خِيْفَتا، خِفْنَ، خِفْتَ، خِفْتُما، خِفْتُمْ، خِفْتِ، خِفْتُما، خِفْتُنَّ، خِفْتُ، خِفْنا.
	تبدیلی: "قِيْلَ الخ" کی طرح تعلیل ہوئی ہے، مگر یہاں "خِفْنَ" سے "خِفْنا" تک کسرۂ اول برقرار ہے۔
مضارع معروف	**گردان:** يَخافُ، يَخافان، يَخافُوْنَ، تَخافُ، تَخافان، يَخَفْنَ، تَخافُ، تَخافانِ، تَخافُوْنَ، تَخافِيْنَ، تَخافان، تَخَفْنَ، أَخافُ، نَخافُ.
	تبدیلی: "يُقالُ" کے صیغوں کی طرح قاعدہ (۸) سے تعلیل ہوئی ہے۔
مضارع مجہول	**گردان:** ۔يُخافُ، يُخافان، يُخافُوْنَ، تُخافُ، تُخافان، يُخَفْنَ، تُخافُ، تُخافانِ، تُخافُوْنَ، تُخافِيْنَ، تُخافان، تُخَفْنَ، أُخافُ، نُخافُ.
	تبدیلی: اس میں بھی "يُقالُ" کے صیغوں کی طرح قاعدہ (۸) سے تعلیل ہوئی ہے۔

امر حاضر معروف	خَفْ، خَافا، خافُوْا، خَافِيْ، خَافا، خَفْنَ.
	تبديلی:"خَفْ"، "تَخافُ" سے بنا ہے، علامتِ مضارع حذف کرنے کے بعد فا کلمہ متحرّک تھا، اس لیے ہمزہَ وصل کی حاجت نہیں، آخر میں وقف کرنے پر الف اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔اور "خَفْ"، "خَفْنَ" کے علاوہ دوسرے صیغوں میں اجتماعِ ساکنین نہ ہونے کی وجہ سے الف سلامت ہے۔
اسم فاعل	خائِفٌ، خائِفان، خائِفُوْنَ، خائِفَةٌ، خائِفتان، خائفاتٌ.
	تبديلی:"قائِلٌ" کی طرح قاعدہ (۱۱) سے تعلیل ہوئی ہے۔
اسم مفعول	مَخُوْفٌ، مَخُوْفان، مَخُوْفُوْنَ، مَخُوْفَةٌ، مَخُوْفَتَان، مَخُوْفَاتٌ.
	تبديلی: "مَقُوْلٌ" کی طرح قاعدہ (۸) سے تعلیل ہوئی ہے۔

☆ باقی گردانیں ماسبق کے قیاس پر جاری کریں۔

☆ فعلِ ماضی معروف کا صیغۂ تثنیہ مذکر غائب "خَافا" اور صیغۂ جمع مذکر غائب "خافُوْا" اور امر حاضر معروف کے تثنیہ مذکر ومؤنث اور جمع مذکر کے صیغے یکساں ہوگئے ہیں، مگر ان کی اصل میں فرق ہے۔ ماضی کے صیغوں کی اصل "خَوِفا"، "خَوِفُوْا" ہے۔واو متحرک، اپنے ماقبل فتحہ ہونے کے باعث الف ہوگیا۔اور امر کے صیغوں کی اصل "تَخافانِ"، "تَخافُوْنَ" ہے، علامتِ مضارع اور نونِ اعرابی حذف ہوگیا ہے۔

☆ اجوف کے امر کے صیغوں کو مہموز عین کے امر کے صیغوں سے یوں ممتاز کرنا چاہیے کہ اجوف کے واحد مذکر اور جمع مؤنث کے علاوہ صیغوں میں عین کلمہ سلامت رہتا ہے، جیسے: قُوْلا، قُوْلوا، قُوْلِيْ، بِيْعا، بِيعُوْا، بِيْعِي۔لیکن مہموز عین کے تمام صیغوں سے عین کلمہ محذوف ہوگا، جیسے: سَلا، سَلُوْا، سَلِيْ۔یونہی اجوف کے تمام صیغوں میں نونِ ثقیلہ یا خفیفہ آنے سے عین کلمہ واپس آجاتا ہے، جیسے:"قُوْلَنَّ"، لیکن مہموز عین میں ایسا نہیں ہے، جیسے:"سَلَنَّ"۔

غیر ثلاثی مجرّد سے معتل عین (اجوف) واوی کی گردان۔

باب	مثال و معنی	گردان اور تبدیلی
افتعال	الاشتیاق مشتاق ہونا	اِشْتاقَ، يَشْتاقُ، اِشْتِياقاً، فهو مُشْتاقٌ، وأُشْتِيْقَ، يُشْتاقُ، اِشْتِياقاً، فهو مُشْتاقٌ، الأمر منه: اِشْتَقْ، والنهي عنه: لا تَشْتَقْ. الظرف منه: مُشْتَاقٌ
		تبديلی: ماضی معروف، مضارع معروف ومجہول، اسم فاعل، اسمِ مفعول اور امر ونہی میں قاعدہ (۷) جاری ہے[1]

[1] اس باب کے اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کی شکل یکساں (مُشْتاقٌ) ہوگئی ہے، مگر اسمِ فاعل کی اصل "مُشْتَوِقٌ" ہے اور اسم مفعول کی اصل "مُشْتَوَقٌ" ہے، دونوں میں قاعدہ (۷) سے واو کو الف کر دیا گیا ہے۔یونہی ماضی تثنیہ مذکر غائب اور امر تثنیہ مذکر حاضر کا صیغہ (اِشْتاقَا) یکساں ہے، مگر ماضی کے تثنیہ کی اصل "اِشْتَوَقا" ہے۔اور امر کی اصل "اِشْتَوِقا" ہے، دونوں میں قاعدہ (۷) سے واو الف ہوگیا ہے۔

استفعال	الاستعاذة پناہ مانگنا	اسَعاذَ، يَسْتَعِيْذُ، اِسْتِعاذَةً، فهو مُسْتَعِيْذٌ، واُسْتُعِيْذَ، يُسْتَعاذُ، اِسْتِعاذَةً، فهو مُسْتَعاذٌ، الامر منه: اِسْتَعِذْ، والنهي عنه: لا تَسْتَعِذْ. الظرف منه: مُسْتَعاذٌ. **تبدیلی:** ماضی معروف ومجہول، مضارع معروف ومجہول، اسم فاعل اور اسم مفعول میں قاعدہ (۸) جاری ہے، البتہ ماضی مجہول، مضارع معروف اور اسم فاعل میں واو کی حرکت ماقبل کو منتقل کرنے کے بعد واو چونکہ ساکن اور ماقبل مکسور ہے اس لیے واو کو یا کر دیا گیا ہے، امر ونہی کے صیغوں کے اخیر میں وقف یا جزم کی وجہ سے جب اجتماعِ ساکنین ہوا تو عین کلمہ کو گرا دیا گیا۔
انفعال	الانقياد مطیع ہونا	اِنْقادَ، يَنْقادُ، اِنقِياداً، فهو مُنْقادٌ، الأمر منه: اِنْقَدْ، والنهي عنه: لا تَنْقَدْ. الظرف منه: مُنقادٌ. **تبدیلی:** باب افتعال (اجوف واوی) کے صیغوں کی طرح اس باب میں بھی تعلیل ہوئی ہے۔
افعلال	الاسوداد کالا ہونا	اِسْوَدَّ، يَسْوَدُّ، اِسْوِداداً، فهو مُسْوَدٌّ، الامر منه: اِسْوَدَّ، اِسْوَدِّ اِسْوَدِدْ، والنهي عنه: لا تَسْوَدَّ، لا تَسْوَدِّ، لا تَسْوَدِدْ. الظرف منه: مُسْوَدٌّ. **تبدیلی:** ''لون'' (رنگ) کے معنی میں ہونے کی وجہ سے اس باب میں تعلیل نہیں ہوئی ہے۔
افعال	الإخافة ڈرانا	اَخافَ، يُخِيْفُ، إخافَةً، فهو مُخِيْفٌ، وأُخِيْفَ، يُخافُ، اِخافَةً، فهو مُخافٌ، الأمرُ منه: أَخِفْ، والنهي عنه: لا تُخِفْ. الظرف منه: مُخَافٌ. **تبدیلی:** اس باب کے افعال ومشتقات میں بابِ استفعال کے اجوفِ واوی کی طرح تعلیل ہوئی ہے۔
تفعيل	التسويل خراب کو اچھا دکھانا	سَوَّلَ، يُسَوِّلُ، تَسْوِيلاً فهو مُسَوِّلٌ، وسُوِّلَ، يُسَوَّلُ، تَسْوِيلاً فهو مُسَوَّلٌ، الأمر منه:سَوِّل، والنهي عنه: لا تُسَوِّلْ. الظرف منه: مُسَوَّلٌ.
مفاعلة	المُقاوَمة مقابلہ کرنا	قاوَمَ، يُقاوِمُ، مُقاوَمةً فهو مُقاوِمٌ، وقُوْوِمَ، يُقاوَمُ، مُقاوَمَةً فهو مُقاوَمٌ، الأمر منه: قاوِمْ، والنهي عنه: لا تُقاوِمْ، الظرفُ منه: مُقاوَمٌ.
تفعّل	التسوّر: کنگن پہننا، دیوار پھلانگنا	تَسَوَّرَ، يَتَسَوَّرُ، تَسَوُّراً، فهو مُتَسَوِّرٌ، الأمرُ منه: تَسَوَّرْ، والنهي عنه: لا تَتَسَوَّرْ، الظرفُ منه: مُتَسَوَّرٌ.
تفاعل	التقاول گفت وشنید کرنا	تَقاوَلَ، يَتَقاوَلُ، تَقاوُلاً فهو مُتَقاوِلٌ، وتُقُوْوِلَ، يُتَقاوَلُ، تَقاوُلاً فهو مُتَقاوَلٌ، الأمرُ منه: تَقاوَلْ، والنهي عنه: لا تَتَقاوَلْ، الظرفُ منه: مُتَقاوَلٌ. **نوٹ:** تفعيل ، مفاعلة، تفعل ،تفاعل کی مذکورہ گردانوں میں تمام افعال ومشتقات اپنی اصل پر ہیں۔

مشقی سوالات:

(۱) آنے والے کلمات کی اصل بتاؤ اور ان میں تعلیل جاری کرو: خَالَ (تنہائی کے بعد غلام ہوا) خِفْنَ (ڈریں وہ کئی عورتیں) اِقْتاتَ (رزق کھایا) يَقْتادُوْنَ (کھینچتے ہیں) اِسْتَتَبْنَ (ان سب عورتوں نے توبہ چاہی) يَنْتابُوْنَ (یکے بعد دیگرے آتے ہیں) (۲) ''الاستقامة'' اور ''الاقامة'' مصدر سے ماضی، مضارع (معروف ومجہول)، امر حاضر معروف اور اسمِ فاعل کی گردان کرو اور مواضعِ تعلیل میں تعلیل جاری کرو۔ (۳) عربی بناؤ: تم سب ڈرے۔ ہم دونوں نے توبہ کی۔ وہ سب عورتیں مشتاق ہوئیں۔ تو پناہ مانگ۔ میں اطاعت کرتا ہوں۔ تو ڈراتی ہے۔ تم سب مت ڈراؤ۔ وہ سب یکے بعد دیگرے آتے ہیں۔ تو ضرور ڈر۔ مجھے نہیں ڈرنا چاہیے۔ میں پناہ مانگتی ہوں۔ ۞ ۞ ۞

درس (۲۱) ﴿اجوف یائی﴾

اجوفِ یائی . اجوفِ یائی ثلاثی مجرّد میں اکثر (ض) سے آتا ہے، اور بعض افعال (س) سے بھی آئے ہیں، اور غیر ثلاثی مجرد میں **افتعال، استفعال، انفعال، افعلال، افعال، تفعیل، مفاعلة، تفعّل** اور **تفاعل** سے آتا ہے۔

ثلاثی مجرّد سے اجوف یائی کی صرف صغیر

باب	مثال ومعنی	گردان
ض	البیع بیچنا	باعَ، یَبِیْعُ، بَیْعاً فهو بائِعٌ، وبِیْعَ، یُباعُ، بَیْعاً فهو مَبِیْعٌ، الأمر منه: بِعْ، والنهي عنه: لا تَبِعْ.الظرفُ منه: مَبِیْعٌ، والآلة منه: مِبْیَعٌ، مِبْیَعَةٌ، مِبْیا عٌ، أفعلُ التفضیل منه: أَبْیَعُ، والمؤنّث منه: بُوْعی.
س	النَیْلُ پانا	نالَ، یَنالُ، نَیْلاً، فهو نائِلٌ، ونِیْلَ، یُنالُ، نَیْلاً فهو مَنِیْلٌ، الأمر منه:نَلْ والنهي عنه: لا تَنَلْ.الظرفُ منه: مَنَالٌ، والآلة منه: مِنْیَلٌ،مِنْیَلَةٌ،مِنْیالٌ، أفعلُ التفضیل منه: أَنْیَلُ،والمؤنّث منه: نُوْلی.

نوٹ: دونوں باب کے اسمِ ظرف میں قاعدہ (۸) جاری ہوا ہے۔ اور اسمِ آلہ کی تعلیل مِقْوَلٌ، مِقْوَلَۃٌ ، مِقْوَالٌ کے تحت بیان شدہ تعلیل سے سمجھیں۔ باب (ض) سے اسمِ ظرف اور اسمِ مفعول دونوں کی صورت (مَبِیْعٌ) یکساں ہوگئی ہے، مگر دونوں کی اصل میں فرق ہے، اسمِ ظرف کی اصل "مَضْرِبٌ" کے وزن پر "مَبْیِعٌ" ہے، قاعدہ (۸) کے تحت ی کی حرکت ماقبل کو دے دی گئی، "مَبِیْعٌ" ہوگیا۔ اسمِ مفعول کی اصل "مَضْرُوْبٌ" کے وزن پر "مَبْیُوْعٌ" ہے، قاعدہ (۸) کے تحت ی کی حرکت ماقبل کو دے کر ی کو اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف کردیا گیا۔ "مَبُوْعٌ" ہوا، پھر با کو کسرہ دے کر واو کو یا کردیا گیا، اس لیے "مَبِیْعٌ" ہوگیا۔

ثلاثی مجرّد سے معتلّ عین(اجوف) یائی کی صرف کبیر

فعل مشتق	گردان اور تبدیلی
فعل ماضی معروف	**گردان:** باعَ، باعَا، باعُوْا، باعَتْ، باعَتا، بِعْنَ، بِعْتَ، بِعْتُما، بِعْتُمْ، بِعْتِ، بِعْتُما، بِعْتُنَّ، بِعْتُ، بِعْنا.
	تبدیلی: تمام صیغوں میں قاعدہ (۷) جاری ہے، اور جمع مؤنث غائب سے اخیر تک قاعدہ (۷) جاری ہونے کے بعد عین کلمہ اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف ہوگیا ہے۔ اور فا کلمہ کو کسرہ دے دیا گیا ہے تاکہ یا کے حذف پر دلالت کرے۔
ماضی مجهول	**گردان:** بِیْعَ، بِیْعَا، بِیْعُوْا، بِیْعَتْ، بِیْعَتا، بِعْنَ، بِعْتَ، بِعْتُما، بِعْتُمْ، بِعْتِ، بِعْتُما، بِعْتُنَّ، بِعْتُ، بِعْنا.
	تبدیلی: تمام صیغوں میں قاعدہ (۹) جاری ہے، اور جمع مؤنث غائب سے اخیر تک قاعدہ (۹) جاری ہونے کے بعد عین کلمہ کو اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف کردیا گیا ہے۔ جمع مؤنث غائب سے متکلم مع الغیر تک ماضی معروف اور مجهول کے صیغے یکساں ہوگیے ہیں، لیکن "بِعْنَ" (معروف) کی اصل "بَیْعَنَ" ہے، اور (مجهول) کی اصل "بُیِعْنَ" ہے۔
مضارع معروف	**گردان:** یَبِیْعُ، یَبِیْعانِ، یَبِیْعُوْنَ، تَبِیْعُ، تَبِیْعانِ، یَبِعْنَ، تَبِیْعُ، تَبِیْعانِ، تَبِیْعُوْنَ، تَبِیْعِیْنَ، تَبِیْعانِ، تَبِعْنَ، أَبِیْعُ، نَبِیْعُ.
	تبدیلی: قاعدہ (۸) کی رو سے یا کی حرکت ماقبل کو منتقل کردی گئی ہے، اور جمع مؤنث غائب (یَبِعْنَ) اور جمع مؤنث حاضر (تَبِعْنَ) میں قاعدہ (۸) جاری کرنے کے بعد یا اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گرگئی ہے۔

مضارع مجہول	**گردان**:يُباعُ، يُباعانِ، يُباعُوْنَ، تُباعُ، تُباعانِ، يُبَعْنَ، تُباعُ، تُباعانِ، تُباعُوْنَ، تُباعِيْنَ، تُباعَانِ، تُبَعْنَ، أُباعُ، نُباعُ.
	تبدیلی: قاعدہ (۸) کی رو سے یا کی حرکت ماقبل کو دے کر یا کو الف کر دیا گیا ہے، اور جمع مؤنث غائب وحاضر میں اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے الف ساقط ہوگیا ہے۔
مضارع بلن معروف	لَنْ يَبِيْعَ، لَنْ يَّبِيْعا، لَنْ يَّبِيْعُوا، لَنْ تَبِيْعَ، لَنْ تَبِيْعا، لَنْ يَّبِعْنَ، لَنْ تَبِيْعَ، لَنْ تَبِيْعا، لَنْ تَبِيْعُوْا، لَنْ تَبِيْعِيْ، لَنْ تَبِيْعا، لَنْ تَبِعْنَ، لَنْ أَبِيْعَ، لَنْ نَبِيْعَ.
مضارع بلن مجہول	لَنْ يُّباعَ، لَنْ يُّباعا، لَنْ يُّباعُوْا، لَنْ تُباعَ، لَنْ تُباعا، لَنْ يُبَعْنَ، لَنْ تُباعَ، لَنْ تُباعا، لَنْ تُباعُوْا، لَنْ تُباعِيْ، لَنْ تُباعا، لَنْ تُبْعَنَ، لَنْ أباعَ، لَنْ نُباعَ.
	نوٹ: مضارع میں جاری شدہ تغیرات کے علاوہ "لَنْ" داخل ہونے سے کوئی نئی تعلیل نہیں ہوئی ہے۔
مضارع منفی بلم معروف	لَمْ يَبِعْ، لَمْ يَبِيْعا، لَمْ يَبِيْعُوْا، لَمْ تَبِعْ، لَمْ تَبِيْعا، لَمْ يَبِعْنَ، لَمْ تَبِعْ، لَمْ تَبِيْعا، لَمْ تَبِيْعُوا، لَمْ تَبِيْعِىْ، لَمْ تَبِيْعا، لَمْ تَبِعْنَ،لَمْ أَبِعْ، لَمْ نَبِعْ.
مضارع منفی بلم مجہول	**گردان**:لَمْ يُبَعْ، لَمْ يُباعا، لَمْ يُباعُوْا، لَمْ تُبَعْ، لَمْ تُباعَا، لَمْ يُبَعْنَ، لَمْ تُبَعْ، لَمْ تُباعا، لَمْ تُباعُوْا، لَمْ تُباعِيْ، لَمْ تُباعا، لَمْ تُبَعْنَ، لَمْ أُبَعْ، لَمْ نُبَعْ.
	تبدیلی: لم کی گردانوں میں واحد مونث حاضر کے سوا واحد کے تمام صیغوں اور متکلم مع الغیر میں ی اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف ہوگئی ہے، اس کے علاوہ مضارع مجہول میں جاری شدہ تغیرات کے سوا کوئی نئی تعلیل نہیں ہوئی ہے۔
مضارع مؤکّد بنون ثقیلہ معروف	لَيَبِيْعَنَّ، لَيَبِيْعانِّ، لَيَبِيْعُنَّ، لَتَبِيْعَنَّ، لَتَبِيْعانِّ، لَيَبِعْنانِّ، لَتَبِيْعَنَّ، لَتَبِيْعانِّ، لَتَبِيْعُنَّ، لَتَبِيْعِنَّ، لَتَبِيْعانِّ، لَتَبِعْنانِّ، لَاَبِيْعَنَّ، لَنَبِيْعَنَّ.
مضارع مؤکّد بنون ثقیلہ مجہول	لَيُباعَنَّ، لَيُباعانِّ، لَيُباعُنَّ، لَتُباعَنَّ، لَتُباعَانِّ، لَيُبَعْنانِّ، لَتُباعَنَّ، لَتُباعَانِّ، لَتُباعُنَّ، لَتُباعِنَّ، لَتُباعَانِّ ، لَتُبَعْنانِّ، لَاُبَاعَنَّ، لَنُباعَنَّ.
مؤکّد بنون خفیفہ معروف	لَيَبِيْعَنْ، لَيَبِيْعُنْ، لَتَبِيْعَنْ، لَتَبِيْعَنْ، لَتَبِيْعُنْ، لَتَبِيْعِنْ، لَأَبِيْعَنْ، لَنَبِيْعَنْ.
مؤکّد بنون خفیفہ مجہول	**گردان**:لَيُباعَنْ، لَيُباعُنْ، لَتُباعَنْ، لَتُباعَنْ، لَتُباعُنْ، لَتُباعِنْ، لَاُبَاعَنْ، لَنُباعَنْ.
	تبدیلی: مضارع مؤکّد کی تمام گردانوں میں وہی تغیرات ہوئے ہیں جو مضارع غیر مؤکّد کی گردانوں میں جاری ہیں، یعنی لام تاکید اور نون تاکید آنے سے صحیح میں جو تبدیلی ہوتی ہے وہ اجوف میں بھی ہوئی ہے۔
امر حاضر معروف	**گردان**:بِعْ، بِيْعا، بِيْعُوْا، بِيْعِيْ، بِيْعا، بِعْنَ.
	تبدیلی: "بِعْ" میں "قُلْ" کی طرح عمل ہوا ہے، بس فرق یہ ہے کہ وہاں واو تھا اور یہاں یا ہے۔

امر باللام معروف	لِيَبِعْ، لِيَبِيْعا، لِيَبِيْعُوْا، لِتَبِعْ، لِتَبِيْعا، لِيَبِعْنَ، لِاَبِعْ، لِنَبِعْ. **نوٹ**: مضارع مجزوم بلم کی طرح عمل ہوا ہے۔
امر مجہول	لِيُبَعْ، لِيُباعا، لِيُباعُوْا، لِتُبَعْ، لِتُباعا، لِيُبَعْنَ، لِتُبَعْ، لِتُباعا، لِتُباعُوْا، لِتُباعِيْ، لِتُباعا، لِتُبَعْنَ، لِأُبَعْ، لِنُبَعْ.
امر حاضر مؤکّد	بِيْعَنَّ، بِيْعانِّ، بِيْعُنَّ، بِيْعِنَّ، بِيْعانِّ، بِعْنانِّ.
	نوٹ: آخر میں نونِ ثقیلہ آنے سے جب امر کا وقف باقی نہ رہا تو یا واپس آ گئی۔
امر باللام مؤکّد	لِيَبِيْعَنَّ، لِيَبِيْعانِّ، لِيَبِيْعُنَّ، لِتَبِيْعَنَّ، لِتَبِيْعانِّ، لِيَبِعْنانِّ، لِاَبِيْعَنَّ، لِنَبِيْعَنَّ.
نہی معروف	لايَبِعْ، لايَبِيْعا، لايَبِيْعُوْا، لا تَبِعْ، لا تَبِيعا، لا يَبِعْنَ، لا تَبِع، لا تَبِيْعا، لا تَبِيْعُوْا، لا تَبِيْعِيْ، لا تَبِيْعا، لاتَبِعْنَ. لاأَبِعْ، لا نَبِعْ.
نہی مجہول	لايُبَعْ، لايُباعا، لايُباعُوْا، لاتُبَعْ، لاتُباعا، لايُبَعْنَ، لاتُبَعْ، لاتُباعا، لاتُباعُوْا، لاتُباعِي، لاتُباعا، لاتُبَعْنَ، لاأُبَعْ، لانُبَعْ.
	نوٹ: امر باللام مجہول، اور نہی معروف و مجہول مؤکّد کی گردانیں مضارع مؤکّد کی گردانوں کی طرح ہوں گی۔
اسم فاعل	**گردان**: بائِعٌ، بائِعانِ بائِعُوْنَ، بائِعَةٌ، بائِعتانِ، بائِعاتٌ.
	تبدیلی: قاعدہ (۱۱) جاری ہونے سے یا ہمزہ ہوگئی ہے۔
اسم مفعول	مَبِيْعٌ، مَبِيْعانِ، مَبِيْعُوْنَ، مَبِيْعَةٌ، مَبِيْعتانِ، مَبِيْعاتٌ۔
	تبدیلی: "مَبِيْعٌ" اصل میں "مَبْيُوْعٌ" تھا، قاعدہ (۸) سے یا کی حرکت ماقبل کو دے کر یا کو اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف کر دیا، پھر فا کلمہ کو کسرہ دے دیا تا کہ حذفِ یا پر دلالت کرے اور واو کو ساکن ماقبل مکسور ہونے کے سبب یا سے بدل دیا۔

غیر ثلاثی مجرّد سے معتل عین (اجوف) یائی کی گردان۔

باب	مثال ومعنی	گردان
افتعال	الاختيار منتخب کرنا	اِخْتارَ، يَخْتارُ، اِخْتِياراً فهو مُخْتارٌ، واُخْتِيْرَ، يُخْتارُ، اِخْتِياراً فهو مُخْتارٌ، الأمرُ منه: اِخْتَرْ، والنهيُ عنه: لاتَخْتَرْ، الظرف منه: مختار.
استفعال	الاستضافة ضیافت چاہنا	اِسْتَضافَ، يَسْتَضِيْفُ، اِسْتِضافَةً فهو مُسْتَضِيْفٌ، واُسْتُضِيْفَ، يُسْتَضافُ، اِسْتِضافَةً فهو مُسْتَضافٌ، الأمر منه: اِسْتَضِفْ، والنهي عنه: لا تَسْتَضِف، الظرف منه: مُسْتَضَافٌ.
انفعال	الانحياز ایک جانب ہونا	اِنْحازَ، يَنْحازُ، اِنْحِيازاً فهو مُنْحازٌ، الأمرُ منه: اِنْحَزْ، والنهي عنه: لاتَنْحَزْ، الظرف منه: مُنْحازٌ.
افعلال	الابيضاض سفید ہونا	اِبْيَضَّ، يَبْيَضُّ، اِبْيِضاضاً، فهو مُبْيَضٌّ، الأمرُ منه: اِبْيَضَّ، اِبْيَضِّ، اِبْيَضِضْ، والنهي عنه: لا تَبْيَضَّ، لا تَبْيَضِّ، لا تَبْيَضِضْ، الظرف منه : مُبْيَضٌّ.

افعال	الإبادة ہلاک کرنا	أَبادَ، يُبِيْدُ، إبادَةً فهو مُبِيْدٌ، وأُبِيْدَ، يُبادُ، إبادةً فهو مُبادٌ، الأمرُ منه: أَبِدْ، والنهي عنه: لاتُبِدْ، الظَّرْفُ منه: مُبَادٌ.
تفعیل	التبيين واضح کرنا	بَيَّنَ، يُبَيِّنُ، تَبْيِيْناً، فهو مُبَيِّنٌ، وبُيِّنَ، يُبَيَّنُ، تَبْيِيْناً فهو مُبَيَّنٌ، الامر منه: بَيِّنْ، والنهي عنه: لاتُبَيِّنْ ، الظرف منه: مُبَيَّنٌ.
مفاعلۃ	المبايعة بیعت کرنا	بايَعَ، يُبايِعُ، مُبايَعَةً، فهو مُبايِعٌ، وبُوْيِعَ، يُبايَعُ، مُبايعةً فهو مُبايَعٌ، الأمر منه: بَايِعْ، والنهي عنه: لاتُبايِعْ، الظرف منه: مُبَايَعٌ.
تفعّل	التميّز ممتاز ہونا	تَمَيَّزَ، يَتَمَيَّزُ، تَمَيُّزاً فهو مُتَمَيِّزٌ، الأمر منه: تَمَيَّزْ، والنهي عنه: لا تَتَمَيَّزْ، الظرف منه: مُتَمَيَّزٌ.
تفاعل	التزايد زائد ہونا	تَزَايَدَ، يَتَزايَدُ، تَزَايُداً فهو مُتَزايِدٌ، الأمر منه: تَزَايَدْ، والنهي عنه: لا تَتَزايَدْ، الظرف منه: مُتَزَايَدٌ.

تعلیلیں: معتل عین یائی سے باب **افتعال**، **استفعال**، **انفعال** اور بابِ **افعال** میں معتل عین واوی کی طرح تعلیل ہوئی ہے، بقیہ ابواب کے افعال ومشتقات میں تعلیل نہیں ہوئی ہے۔

مشقی سوالات:

(۱) آنے والے کلمات کی اصل بتاؤ اوران میں تعلیل جاری کرو: بِتْنا (ہم نے رات گزاری) لانُوْا (وہ نرم ہوئے) يَسِيْلُ (وہ بہتا ہے) تَنالُ (تو پاتا ہے) مَنِيْلٌ (پایا ہوا) اِحْتارو ا (حیرت زدہ ہوئے) نَحْتاجُ (ہم محتاج ہیں) يَسْتَنِيْرُ (روشن ہوتا ہے) أُعابُ (مجھے عیب لگایا جاتا ہے) (۲) ''الكَيْلُ''، ''الامتياز'' اور ''الاماتة'' مصدر سے ماضی، مضارع (معروف ومجہول)، امر اور اسم فاعل کی گردان کرو اور مواضعِ تعلیل میں تعلیل جاری کرو۔ (۳) عربی بناؤ: تم سب رات گزارتے ہو۔ وہ پاتی ہے۔ تو نرم ہوتی ہے۔ وہ دونوں روشن ہوتے ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں۔ تم دونوں ہلاک کرتے ہو۔ اس کو ضرور بیچنا چاہیے۔ وہ ضرور ممتاز ہوگا۔ وہ ہرگز ہلاک نہ کیا جائے گا۔

درس (۲۲) ﴿قواعدِ معتل لام / ناقص﴾

قاعدہ(۱٤)(الف) جو واو اور یا فعل کا لام کلمہ ہو اور ضمّہ یا کسرہ کے بعد ہو تو مضارع کے پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب، واحد مؤنّث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور متکلّم مع الغیر) میں اس (واو، یا) کو ساکن کر دیتے ہیں، جیسے: یَدْعُوْ، تَدْعُوْ، یَرْمِيْ، یَسْتَغْنِيْ، یُعْلِيْ وغیرہ۔

(ب) اور اگر وہ واو اور یا فتحہ کے بعد ہو تو قواعدِ اجوف میں مذکور قاعدہ(۷) کی رو سے اس کو الف کر دیتے ہیں، جیسے: یَرْضی، یَخْشی وغیرہ۔

(ج) اور جو واو ضمّہ کے بعد ہو اور اس کے بعد دوسرا واو ہو، یونہی جو یا کسرہ کے بعد ہو اور اس کے بعد دوسری یا ہو، تو اس واو اور یا کو بھی ساکن کر دیتے ہیں، پھر اجتماعِ ساکنین سے گرا دیتے ہیں۔ جیسے: "یَدْ عُوُوْنَ" سے "یَدْعُوْنَ" اور "تَرْمِیِیْنَ" سے "تَرْمِیْنَ"۔

(د) اور جو واو ضمّہ کے بعد ہو اور اس کے بعد یا ہو، یونہی جو یا کسرہ کے بعد ہو اور اس کے بعد واو ہو تو ماقبل کی حرکت دور کر کے واو اور یا کی حرکت ماقبل کو دے دیتے ہیں، پھر واو یا ہو جاتا ہے، اور یا واو ہو جاتی ہے، اس کے بعد اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے واو اور یا حذف ہو جاتی ہے۔ جیسے: تَدْعِیْنَ، تَرْمُوْنَ، لَقُوْا، رُمُوْا. (ان کی اصل "تَدْعُوِیْنَ"، "تَرْمِیُوْنَ"، "لَقِیُوْا" اور "رُمِیُوْا" ہے)

قاعدہ(۱۵) جو واو متحرک کسرہ کے بعد طرف میں واقع ہو وہ یا ہو جائے گا، جیسے: دُعِيَ، دُعِیا، دَاعِیانِ، دَاعِیَةٌ. یونہی جو یائے متحرک ضمّہ کے بعد طرف میں واقع ہو وہ واو ہو جائے گی، جیسے: "نَهُيَ" سے "نَهُوَ"۔

قاعدہ (۱٦) واوِ غیر مبدَل اور یائے غیر مبدَل ایک جگہ جمع ہوں اور اُن میں پہلا ساکن ہو اور ملحق کا صیغہ نہ ہو تو واو کو یا کر کے یا میں ادغام کر دیتے ہیں، اور اگر ماقبل پر ضمّہ ہو تو کسرہ سے بدل دیتے ہیں، جیسے: "سَیْوِدٌ" سے "سَیِّدٌ"۔ "مَرْمُوْيٌ" سے "مَرْمِيٌّ" اور "مُضُوْيٌ" (مصدر بروزن فعول) سے "مُضِيٌّ" (عین کی تبعیت میں فا کو کسرہ دے کر "مِضِيٌّ" کرنا بھی جائز ہے)۔

نوٹ: ❶ "اَوَی، یاوِيْ" کے امر "اِیْوِ" میں یہ قاعدہ جاری نہ ہوا، اس لیے کہ اس میں ی ہمزہ سے بدلی ہوئی ہے۔ اور "ضَیْوَن"، مُلْحَق ہے، اس لیے اس میں بھی یہ قاعدہ جاری نہ ہوا۔ ❷ یہ سولہواں قاعدہ غیر ناقص میں بھی جاری ہوتا ہے۔ جیسے یوم کی جمع ایّام (اصل: اَیْوَام) اور جَوْدَة سے جَیِّد (اصل جَیْوِد)۔

قاعدہ (۱۷) دو واو "فُعُول" کے آخر میں جمع ہوں تو دونوں کو یا سے بدل کر باہم ادغام کر دیتے ہیں، اور ماقبل کا ضمّہ کسرہ سے بدل جاتا ہے، جیسے: "دُلُوٌّ" سے "دُلِيٌّ"۔ اور فا کلمہ کو کسرہ دے کر "دِلِيٌّ" کرنا بھی جائز ہے۔

قاعدہ(۱۸)(الف) اگر اسم کے کنارے یائے مضموم و مکسور کسرہ کے بعد واقع ہو تو ساکن کر دیتے ہیں، پھر اگر اجتماعِ ساکنین ہو تو یا گر جاتی ہے، جیسے: "رَامِيٌ" سے "رَامٍ"، "داعِيٌ" سے "داعٍ"۔ (بصورتِ عدمِ اجتماعِ ساکنین یائے ساکن کے اثبات کے ساتھ "رامِيْ" اور "داعِيْ" ہوگا)

(ب) اگر اسم کے کنارے ضمّہ کے بعد واو ہو تو ضمّہ کو کسرہ سے اور واو کو یا سے بدل دیتے ہیں۔ اب یہ یا اگر مضموم یا مکسور ہو تو

کلمات کے معانی: یَسْتَغْنِي: وہ بے نیاز ہوتا ہے۔ یُعْلِيْ: وہ بلند کرتا ہے۔ یَرْضیٰ: وہ راضی ہوتا ہے۔ یَخْشیٰ: وہ ڈرتا ہے۔ یَدْعُوْنَ: وہ بلاتے ہیں۔ تَرْمِیْنَ: تو تیر مارتی ہے۔ لَقُوْا: وہ سب ملے۔ رُمُوْا: ان سب کو تیر مارا گیا۔ نَهُوَ: کامل العقل ہوا۔ مُضِيٌّ: گزرنا۔ مَضیٰ یَمْضِيْ کا مصدر ہے۔ اَوی: پناہ لی۔ ضَیْوَنٌ: بلا۔ دُلُوٌّ: دَلْوٌ کی جمع: ڈول۔

اسے ساکن کر دیتے ہیں اور اجتماع ساکنین کی صورت میں گرا دیتے ہیں۔ جیسے: "دَلْوٌ" کی جمع "أَدْلُوٌ" سے "أَدْلٍ". اور تفعّل تفاعل کے مصدر "تَعَلُّوٌ"، و"تعالُوٌ" سے "تَعَلٍّ"، و "تَعالٍ". (بصورتِ عدمِ اجتماعِ ساکنین یاے ساکن کے اثبات کے ساتھ "اَدْلِیْ"، "تَعَلِّیْ"، اور "تَعالِیْ" ہوگا).

(ج) اگر اسم کے کنارے ضمہ کے بعد یا ہو تو بھی ضمّہ کو کسرہ سے بدل دیتے ہیں اور اجتماعِ ساکنین ہو تو "ی" کو گرا دیتے ہیں۔ جیسے: "ظَبْيٌ" کی جمع "اَظْبُیٌ" (بروزنِ اَفْعُلٌ) سے "اَظْبٍ".

قاعدہ (۱۹) واو اور یا طرف میں الف زائد کے بعد ہوں تو ہمزہ سے بدل جاتے ہیں، جیسے: "دُعاوٌ" (مصدر) سے "دُعاءٌ". "رُوايٌ" (مصدر) سے "رُوَاءٌ". "رِعايٌ" (راعٍ کی جمع) سے "رِعاءٌ". "اِسْم" کی جمع "أسماوٌ" سے "أسماءٌ"[1]. "حَيٌّ" کی جمع "أحيايٌ" سے "أحياءٌ". "كِساوٌ" "رِدايٌ" (اسم جامد) سے "كِساءٌ" "رِداءٌ".

قاعدہ (۲۰) جو واو تیسرے حرف کے بعد ہو اور اس کے پہلے نہ ضمّہ ہو نہ واوِ ساکن، تو اس کو یا سے بدل دیتے ہیں، جیسے: "يُدْعَوَانِ" سے "يُدْعَيانِ". "أَغْلَوْتُ" سے "أَغْلَيْتُ". اور "اِسْتَغْلَوْتُ" سے "اِسْتَغْلَيْتُ".

فائدہ: "مِدْعاءٌ" اسمِ آلہ کی جمع "مَداعِيُّ" کی اصل "مَداعِيْوُ" ہے۔ اس کا واو محقّقینِ فنِ صرف کے نزدیک اسی قاعدہ (۲۰) کے تحت یا ہو کر یا میں مدغم ہوا ہے۔ اس میں "سَيِّدٌ" کا قاعدہ جاری نہیں ہوسکتا، اس لیے کہ "سَيِّدٌ" کے قاعدہ میں یہ شرط ہے کہ واو اور ی غیر مُبْدَل ہوں اور "مَداعِيْوُ" میں یا، الف سے بدلی ہوئی ہے.

قاعدہ (۲۱) جو واو "فُعْلى" کا لام کلمہ ہو وہ یا ہو جاتا ہے، بشرطیکہ اسمِ ذات ہو (اسمِ تفضیل یہاں اسمِ ذات کے حکم میں ہے) جیسے: "دُنْوَى" (مؤنّث اَدْنى) سے "دُنْيا". "عُلْوَى" (مؤنّث اَعْلى) سے "عُلْيا". اور اگر اسم صفت ہو تو اپنی حالت پر رہتا ہے، جیسے: "غَزْوى". اور جو یا "فَعْلى" کا لام کلمہ ہو وہ واو ہو جاتی ہے، بشرطیکہ اسمِ ذات ہو، جیسے: "تَقْيَى" سے "تَقْوَى". اور اگر اسم صفت ہو تو اپنی حالت پر رہتی ہے، جیسے: "صَدْيا" (پیاسی).

قاعدہ (۲۲) آخر میں آنے والے ایسے دو واو جو واو کے بعد ہوں یا ہو جائیں گے، جیسے: "مَقْوُوْوٌ" سے "مَقْوِيٌّ"۔ اور کبھی یا سے بدلتے ہیں اگرچہ واو کے بعد نہ ہوں، جیسے: "مَرْضُوٌّ" سے "مَرْضِيٌّ"۔

قاعدہ (۲۳) وزن "افاعِل"، "مَفاعِل" اور اُن کے نظائر اگر معرّف باللام یا مضاف ہوں اور آخر میں یا آئے تو وہ حالتِ رفع اور جر میں ساکن ہوجاتی ہے، جیسے: هذه الجوارِيْ، وجَوارِيْكُم. اور جیسے: مَرَرْتُ بالجَوارِيْ، وجَوارِيْكُم. اور اگر معرّف باللام یا مضاف نہ ہوں تو حالتِ رفع اور جر میں ساکن ہو کر اجتماعِ ساکنین سے گر جاتی ہے، جیسے: هذه جَوارٍ، ومَرَرْتُ بجَوارٍ. اور حالتِ نصب میں بہر صورت یا باقی رہتی ہے، اور اس پر فتحہ ہوتا ہے، جیسے: رَأَيْتُ الجَوارِيَ، اور جیسے: رَأَيْتُ جَوارِيَ.

کلمات کے معانی: ظَبْيٌ: ہرن۔ رُواءٌ: رونق۔ حَيٌّ: زندہ۔ كِساءٌ: چادر۔ رِداءٌ: چادر۔ اِسْتَغْلَيْتُ: میں بڑا بنا۔ [1] "اسم" اصل میں "سِمْوٌ" تھا، اس لیے جمع "اَسْماوٌ" واو کے ساتھ تھی، اگر اسم کی اصل "وِسْمٌ" ہوتی تو اس کی جمع "اَوْسام" آتی۔

معتل کے کچھ اور قواعد.

قاعدہ (۲۴) الفِ جمع کے بعد اگر زائد "واو" یا "یا" یا "الف" ہوتو وہ ہمزہ سے تبدیل ہوجائے گا، جیسے: "عَجُوْز" کی جمع "عَجاوِزُ" سے "عَجائِزُ".اور "صَحِيْفَه" کی جمع "صَحايِف" سے "صَحائِف"۔اور "رِسالَة" کی جمع "رَسايِل" سے "رسائل".

نوٹ: "مصيبة" کی جمع "مصائب" اور "مَنارہ" کی جمع "مَنائر" میں یہ قاعدہ خلافِ قیاس جاری ہے، کیونکہ اِن میں ی اور واو زائد نہیں۔

قاعدہ (۲۵) ضمّہ کے بعد الف ہوتو واو ہوجاتا ہے، جیسے: "ضُوْرِبَ"، "قُوْتِلَ" . اور "ضارب" کی تصغیر "ضُوَيْرِب". "خادم" کی تصغیر "خُوَيْدِم" اور کسرہ کے بعد ہوتو یا ہوجاتا ہے، جیسے: "مِحْراب" کی جمع مَحارِيْبُ.

قاعدہ (۲۶) جوالفِ زائد تثنیہ اور جمع مؤنّث سالم کے الف سے پہلے واقع ہو، وہ یا ہوجائے گا، جیسے: حُبْلَيانِ. حُبْلَياتٌ.

مشقی سوالات:

(۱) آنے والے کلمات کی اصل بتاؤ اور ان میں تعلیل جاری کرو: دَاعِيَتان (دو بلانے والیاں) يَسْتَعْلِي (وہ بلندی چاہتا ہے) أَعْلَيْنَ (ان سب مؤنثوں نے بلند کیا) يَسْمُوْ (وہ بلند ہوتا ہے) يَجْرِي (وہ بہتا ہے) جِثِيٌّ (گھٹنے کے بل کھڑے ہونے والے جمع جاثٍ، اسم فاعل از جَثا يَجْثُوْ) قاضٍ، (فیصلہ کرنے والا) إعلاء، (بلند کرنا) مواقيت. (مقررہ اوقات یا مقامات) (۲) "افاعل" کے آخر میں یا ہوتو حالت رفع وجر میں کیا تبدیلی ہوتی ہے؟

درس (۲۳) ﴿ناقص واوی﴾

ثلاثی مجرّد سے ناقص واوی کی صرف صغیر.

باب	مثال ومعنی	گردان
ن	الدعوة بلانا	دَعا(۱)، يَدْعُوْ ،دُعاءً ودَعْوَةً فهو داعٍ، ودُعِيَ، يُدْعَى ،دَعْوَةً فهو مَدْعُوٌّ، الأمرُ منه:اُدْعُ، والنهي عنه: لا تَدْعُ، الظرفُ منه: مَدْعًى، والآلة منه: مِدْعًى، مِدْعاةٌ، مِدْعاءٌ، أفعلُ التفضيل منه: أَدْعَى، والمؤنّث منه: دُعْيَى.
س	الرضى خوش ہونا	رَضِيَ، يَرْضَى، رِضىً فهو راضٍ، ورُضِيَ، يُرْضَى، رِضىً فهو مَرْضِيٌّ، الأمرُمنه: اِرْضَ ،والنهيِ عنه: لاتَرْضَ، الظرفُ منه: مَرْضىً،والآلة منه:مِرْضىً،مِرْضاةٌ،مِرْضاءٌ،اَفْعَلُ التضيل منه:اَرْضَى، والمؤنّث منه:رُضْيَى.

(۱) "مَدْعىً" اسمِ ظرف اور "مِدْعىً" اسم آلہ کی اصل "مَدْعَوٌ" اور "مِدْعَوٌ" تھی۔ واو متحرّک، ماقبل مفتوح بقاعدۂ ہفتم الف ہوگیا، پھر الف اور تنوین میں اجتماعِ ساکنین ہوا، الف گرگیا۔ اگر ان دونوں صیغوں میں تنوین نہ ہوتو الف نہ گرے گا، جیسے: "المَدْعىٰ"، "المِدْعىٰ" اور "مَدْعاكُم" و "مِدْعاكُمْ"۔

(۲) "مِدْعاءٌ" کی اصل "مِدْعاوٌ" تھی، واوطرف میں الفِ زائد کے بعد واقع ہوا، اس لیے ہمزہ ہوگیا، جیسے "دُعاء" میں ہوا۔

(۳) اسمِ ظرف کی جمع "مَداعٍ" اور اسمِ تفضیل کی جمعِ مذکر "اَداعٍ" کی اصل "مَداعِوُ" اور "اَداعِوُ" تھی، واو بقاعدہ (۲۰) یا ہوگیا، پھر قاعدہ (۲۳) جاری ہوا۔

➊ **فائدہ:** آخر کا جوالف واو سے بدلا ہوا ہے اسے بصورتِ الف لکھا جاتا ہے، جیسے: دَعا، عَلا، تَلا۔ اور جوالف یا سے بدلا ہوا ہو وہ بصورتِ یا لکھا جاتا ہے، خواہ یا اصلی ہو یا واو سے بدلی ہوئی ہو۔ جیسے: رَمىٰ، هدىٰ، نَوىٰ، يُدْعىٰ، يَرْضىٰ، يَخْشىٰ، هُدىً، رِضىً، مگر جب اس صیغہ کے بعد ضمیر آئے تو سبھی کو بصورتِ الف لکھا جاتا ہے، جیسے: دَعاه، رَماكَ، هَدَاكم، يَرْضَاكَ، يَخْشاهُمْ۔ البتہ رسم قرآنی میں یا سے بدلے ہوئے الف کو ضمیر کے ساتھ بھی بصورتِ یا لکھا جاتا ہے، جیسے: هَدَيكم. تَخْشيه. مَوْليه۔

(۴) اسمِ ظرف واسمِ آلہ کے تثنیہ "مَدْعَيانِ" و "مِدْعَيان" میں اوراسمِ تفضیل کے تثنیہ "اَدْعَيانِ" میں اوراسمِ آلہ کی جمع "مَداعِيٌّ" میں واو قاعدہ (۲۰) سے یا ہوگیا۔

(۵) "دُعْيى" اسمِ تفضیل مؤنث کی اصل "دُعْوى" ہے، واو قاعدہ (۲۱) کے تحت یا ہوگیا۔ "دُعْيى" کے تثنیہ وجمع "دُعْيَيانِ" و "دُعْيَياتٌ" میں لام کلمہ کے بعد والا الف زائد قاعدہ (۲۶) سے یا ہوگیا۔ اسمِ تفضیل مؤنث کے صیغۂ تثنیہ وجمع میں ہر جگہ یہ قاعدہ جاری ہے۔

☆ رَضِيَ يَرْضى کی اصل رَضِوَ يَرْضَوُ ہے، اس باب کے معروف کے بھی تمام صیغوں میں "دُعِيَ" اور "يُدْعى" کی طرح تعلیل ہوئی ہے۔ اس باب کے تمام صیغوں کی تعلیلات، بابِ دعا يَدْعُو کے صیغوں کی طرح ہیں۔ مگر "مَرضِيٌّ" اسمِ مفعول جو اصل میں "مَرْضُوْوٌ" تھا، اس میں خلافِ قیاس "دِلِيٌّ" کا قاعدہ جاری ہوا ہے۔ یعنی آخر کے دونوں واو "یا" کردیے گئے، پھر دونوں یا میں ادغام ہوا، اور ماقبل کا ضمہ، کسرہ سے بدل دیا گیا۔ "مَرْضِيٌّ" ہوگیا۔

ثلاثی مجرّد سے ناقص واوی کی صرفِ کبیر

فعل مشتق	گردان اور تبدیلی
فعل ماضی معروف	**گردان**: دَعَا ، دَعَوَا، دَعَوْا، دَعَتْ، دَعَتا، دَعَوْنَ، دَعَوْتَ، دَعَوْتُما، دَعَوْتُمْ، دَعَوْتِ، دَعَوْتُما، دَعَوْتُنَّ، دَعَوْتُ، دَعَوْنا.
	تبدیلی: "دَعَا" اصل میں "دَعَوَ" تھا، واو بیانِ اجوف میں مذکور قاعدہ (۷) سے الف ہوگیا، تثنیہ "دَعَوا" میں تعلیل کی ایک شرط مفقود ہونے کی وجہ سے تعلیل نہیں ہوئی۔ "دَعَوْا"، "دَعَتْ" اور "دَعَتا" میں اسی مذکورہ قاعدہ کی رو سے واو کو الف کرنے کے بعد اجتماعِ ساکنین یا تائے تانیث آنے کی وجہ سے اس الف کو حذف کر دیا گیا۔ جمع مؤنث غائب سے اخیر تک تمام صیغے اپنی اصل پر ہیں۔
ماضی مجہول	**گردان**: دُعِيَ، دُعِيا، دُعُوْا، دُعِيَتْ، دُعِيَتا، دُعِيْنَ، دُعِيْتَ، دُعِيْتُما، دُعِيْتُمْ، دُعِيْتِ، دُعِيْتُما، دُعِيْتُنَّ، دُعِيْتُ، دُعِيْنا.
	تبدیلی: اس گردان کے تمام صیغوں میں قاعدہ (۱۵) جاری ہونے کی وجہ سے واو کو یا سے تبدیل کر دیا گیا ہے، نیز جمع مذکر غائب "دُعُوْا" میں قاعدہ (۱۴) کی رو سے یا کی حرکت ماقبل کو دینے کے بعد یا کو واو کر کے اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف کر دیا گیا ہے۔
مضارع معروف	**گردان**: يَدْعُوْ، يَدْعُوانِ، يَدْعُوْنَ، تَدْعُوْ، تَدْعُوانِ، يَدْعُوْنَ، تَدْعُوْ، تَدْعُوانِ، تَدْعُوْنَ، تَدْعِيْنَ، تَدْعُوانِ، تَدْعُوْنَ، أَدْعُوْ، نَدْعُوْ.
	تبدیلی: واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور متکلم مع الغیر میں قاعدہ (۱۴) سے واو کو ساکن کر دیا گیا ہے، جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر میں اسی قاعدہ سے واو کو حذف کر دیا گیا ہے، بقیہ صیغے اپنی اصل پر ہیں۔ اس گردان میں جمع مذکر غائب اور جمع مؤنث غائب کی شکل یکساں (يَدْعُوْنَ) ہوگئی ہے، لیکن جمع مذکر غائب کی اصل "يَدْعُوُوْنَ" ہے اور اس میں قاعدہ (۱۴) سے تعلیل ہوئی ہے، جب کہ جمع مؤنث غائب کا صیغہ اپنی اصل پر ہے۔

مضارع مجہول	**گردان**:يُدْعى، يُدْعَيانِ، يُدْعَوْنَ، تُدْعى، تُدْعَيانِ، يُدْعَيْنَ، تُدْعى، تُدْعَيانِ، تُدْعَوْنَ، تُدْعَيْنَ، تُدْعَوانِ، تُدْعَيْنَ، أُدْعى، نُدْعى.
	تبدیلی:اس گردان کے صیغوں میں قاعدہ (۲۰) سے واو کو یا کر دیا گیا ہے اور پھر تثنیہ کے صیغوں اور جمع مؤنث غائب وحاضر کے صیغوں کے علاوہ میں اس یا کو بیانِ اجوف میں مذکور قاعدہ (۷) سے الف کر دیا گیا ہے، اور وہ الف جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر میں اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گر گیا ہے۔ اس گردان میں واحد مؤنث حاضر اور جمع مؤنث حاضر کی شکل یکساں (تُدْعَيْنَ) ہوگئی ہے، لیکن واحد مؤنث حاضر کی اصل "تُدْعَوِيْنَ" ہے، واو متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف سے تبدیل ہوا، پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گر گیا، اور جمع مؤنث حاضر کی اصل "تُدْعَوْنَ" ہے قاعدہ (۲۰) سے واو کو یا کر دیا گیا ہے
مضارع بلن معروف	**گردان**:لَنْ يَّدْعُوَ، لَنْ يَّدْعُوا، لَنْ يَّدْعُوْا، لَنْ تَدْعُوَ، لَنْ تَدْعُوا، لَنْ يَّدْعُوْنَ، لَنْ تَدْعُوَ، لَنْ تَدْعُوا، لَنْ تَدْعُوْا، لَنْ تَدْعِيْ، لَنْ تَدْعُوا، لَنْ تَدْعُوْنَ، لَنْ أَدْعُوَ، لَنْ نَدْعُوَ.
	تبدیلی: مضارع معروف میں جاری شدہ تغیر کے علاوہ "لن" کی وجہ سے کوئی نئی تعلیل نہیں ہوئی ہے۔
مضارع بلن مجہول	**گردان**:لَنْ يُّدْعَى، لَنْ يُّدْعَيا، لَنْ يُّدْعَوْا، لَنْ تُدْعى، لَنْ تُدْعَيا، لَنْ يُّدْعَيْنَ، لَنْ تُدْعى، لَنْ تُدْعَيا، لَنْ تُدْعَوْا، لَنْ تُدْعَيْ، لَنْ تُدْعَيا، لَنْ تُدْعَيْنَ، لَنْ أُدْعى، لَنْ نُدْعى.
	تبدیلی: واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور متکلم مع الغیر کے صیغوں کے آخر میں الف ہونے کی وجہ سے "لَنْ" کا نصب ظاہر نہیں ہوسکا، بقیہ صیغوں میں "لَنْ" جیسے فعلِ صحیح میں عمل کرتا ہے یہاں بھی کر رہا ہے۔
مضارع منفی بلم معروف	**گردان**:لَمْ يَدْعُ، لَمْ يَدْعُوا، لَمْ يَدْعُوْا، لَمْ تَدْعُ، لَمْ تَدْعُوا، لَمْ يَدْعُوْنَ، لَمْ تَدْعُ، لَمْ تَدْعُوا، لَمْ تَدْعُوْا، لَمْ تَدْعِيْ، لَمْ تَدْعُوا، لَمْ تَدْعُوْنَ، لَمْ أَدْعُ، لَمْ نَدْعُ.
مضارع منفی بلم مجہول	**گردان**:لَمْ يُدْعَ، لَمْ يُدْعَيا، لَمْ يُدْعَوْا، لَمْ تُدْعَ، لَمْ تُدْعَيا، لَمْ يُدْعَيْنَ، لَم تُدْعَ، لَمْ تُدْعَيا، لَمْ تُدْعَوْا، لَمْ تُدْعَيْ، لَمْ تُدْعَيَا، لَمْ تُدْعَيْنَ، لَمْ أُدْعَ، لَمْ نُدْعَ.
	تبدیلی: پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور متکلم مع الغیر) کے آخر سے "لَمْ" کی وجہ سے حرف علت گر گیا ہے، بقیہ صیغوں میں جس طرح صحیح میں عمل ہوتا ہے، یہاں بھی ہے۔
مضارع مؤکد بنون ثقیلہ معروف	**گردان**:لَيَدْعُوَنَّ، لَيَدْعُوَانِّ، لَيَدْعُنَّ، لَتَدْعُوَنَّ، لَتَدْعُوانِّ، لَيَدْعُوْنانِّ، لَتَدْعُوَنَّ، لَتَدْعُوانِّ، لَتَدْعُنَّ، لَتَدْعِنَّ، لَتَدْعُوانِّ، لَتَدْعُوْنانِّ، لأَدْعُوَنَّ، لَنَدْعُوَنَّ.
	نوٹ: صحیح کی گردان کی طرح یہاں بھی تغیر ہے۔

صیغہ	گردان / تبدیلی
مضارع مؤکّد بنونِ ثقیلہ مجہول	**گردان**: لَیُدْعَیَنَّ، لَیُدْعَیانِّ، لَیُدْعَوُنَّ، لَتُدْعَیَنَّ، لَتُدْعَیانِّ، لَیُدْعَیْنانِّ، لَتُدْعَیَنَّ، لَتُدْعَیانِّ، لَتُدْعَوُنَّ، لَتُدْعَیِنَّ، لَتُدْعَیانِّ، لَتُدْعَیْنانِّ، لَأُدْعَیَنَّ، لَنُدْعَیَنَّ.
	تبدیلی: "یُدْعی" فعل مضارع مجہول میں جب نونِ ثقیلہ آیا تو اپنے ماقبل فتحہ چاہا، چونکہ الف قابلِ حرکت نہ تھا، لہٰذا اس کی اصل یا کو واپس لا کر اُس کو فتحہ دے دیا، "لَیُدْعَیَنَّ" ہوگیا۔(۱) واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور متکلم مع الغیر میں بھی یہی عمل ہوا ہے۔ جمع مذکر غائب "یُدْعَوْنَ" اور جمع مذکر حاضر "تُدْعَوْنَ" پر جب نونِ ثقیلہ آنے کی وجہ سے نونِ اعرابی حذف ہوگیا تو واو اور نونِ ثقیلہ کے مابین اجتماعِ ساکنین ہوا، واو کو غیر مدّہ ہونے کی وجہ سے ضمّہ دے دیا، "لَیُدْعَوُنَّ" اور "لَتُدْعَوُنَّ" ہوگیا۔ "تُدْعَیِنَّ" واحد مونث حاضر میں جب نونِ اعرابی گرا کر نونِ ثقیلہ لایا گیا اور یا و نون میں اجتماعِ ساکنین ہوا تو یاے غیر مدّہ کو کسرہ دے دیا گیا، اس لیے "لَتُدْعَیِنَّ" ہوا۔(۲)
مؤکّد بنونِ خفیفہ معروف	لَیَدْعُوَنْ، لَیَدْعُنْ، لَتَدْعُوَنْ، لَتَدْعُوَن، لَتَدْعُنْ، لَتَدْعِنْ، لَادْعُوَنْ، لَنَدْعُوَنْ.
مؤکّد بنونِ خفیفہ مجہول	لَیُدْعَیَنْ، لَیُدْعَوُنْ، لَتُدْعَیَنْ، لَتُدْعَیَنْ، لَتُدْعَوُنْ، لَتُدْعَیِنْ، لَاُدْعَیَنْ، لَنُدْعَیَنْ.
امر حاضر معروف	**گردان**: اُدْعُ، اُدْعُوا، اُدْعُوْا، اُدْعِيْ، اُدْعُوا، اُدْعُوْنَ.
	تبدیلی: "اُدْعُ"، "تَدْعُوْ" سے بنا ہے، امر کے آخر میں سکونِ وقفی کی وجہ سے واو گرگیا، "اُدْعُ" ہوگیا۔ دوسرے صیغے بھی مضارع سے بنے ہیں جیسے صحیح میں بنتے ہیں۔
امر باللام معروف	لِیَدْعُ، لِیَدْعُوَا، لِیَدْعُوْا، لِتَدْعُ، لِتَدْعُوا، لِیَدْعُوْنَ، لِاَدْعُ، لِنَدْعُ.
امر حاضر مؤکّد	اُدْعُوَنَّ، اُدْعُوَانِّ، اُدْعُنَّ، اُدْعِنَّ، اُدْعُوانِّ، اُدْعُوْنانِّ.
	نوٹ: نونِ ثقیلہ آنے سے جب امر کا وقف باقی نہ رہا تو واو کو واپس لا کر فتحہ دے دیا، "اُدْعُوَنَّ" ہوگیا۔
امر باللام مؤکّد	لِیَدْعُوَنَّ، لِیَدْعُوانِّ، لِیَدْعُنَّ، لِتَدْعُوَنَّ، لِتَدْعُوَانّ، لِیَدْعُوْنانِّ، لِاَدْعُوَنَّ، لِنَدْعُوَنَّ
امر مجہول	لِیُدْعَ، لِیُدْعَیا، لِیُدْعَوْا، لِتُدْعَ، لِتُدْعَیا، لِیُدْعَیْنَ، لِتُدْعَ، لِتُدْعَیا، لِتُدْعَوْا، لِتُدْعَیْ، لِتُدْعَیا، لِتُدْعَیْنَ، لِاُدْعَ، لِنُدْعَ.
نہی معروف	لا یَدْعُ، لا یَدْعُوَا، لا یَدْعُوْا، لا تَدْعُ، لا تَدْعُوا، لا یَدْعُوْنَ، لا تَدْعُ، لا تَدْعُوا، لا تُدْعُوْا، لا تَدْعِيْ، لا تَدْعُوا، لا تَدْعُوْنَ، لا اَدْعُ، لا نَدْعُ.

(۱) **اعتراض**: "لَنْ یُدْعَی" میں "یا" کو کیوں واپس نہیں لایا گیا؟ **جواب**: اگر "یا" واپس لاتے تو پھر متحرک اور ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف سے تبدیل ہو جاتی، لیکن چونکہ نونِ ثقیلہ سے اتصال والی صورت میں نونِ مشدّد اس سے مانع ہے، لہٰذا یہاں "یا" کو واپس لایا گیا۔

(۲) نونِ ثقیلہ آنے پر اگر اجتماعِ ساکنین ہو تو اگر اوّل مدّہ ہو تو اس کو حذف کر دیں گے۔

نہی مجہول	لا يُدْعَ، لا يُدْعَيا، لا يُدْعَوْا. لاتُدْعَ، لا تُدْعَيا، لا يُدْعَيْنَ، لا تُدْعَ، لاتُدْعَيا، لا تُدْعَوْا، لا تُدْعَىْ، لاتُدْعَيا، لا تُدْعَيْنَ، لااُدْعَ، لا نُدْعَ. **نوٹ**: امرمجہول (''لِيُدْعَيَنَّ'' تا آخر) اور نہی معروف موکّد (''لايَدْعُوَنَّ'' تا آخر) اور مجہول موکد (''لا يُدْعَيَنَّ'' تا آخر) کی گردان مضارع موکّد کی گردانوں کی طرح کریں۔
اسم فاعل	داعٍ، داعِيانِ، داعُوْنَ، داعِيَةٌ، داعِيتانِ، داعِياتٌ. **تبدیلی**: ''داعٍ'' اصل میں ''داعِوٌ'' تھا، واو کو قاعدہ (١٥) سے یا کیا گیا، پھر قاعدہ (١٨) سے ساکن کر کے اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گرادیا گیا، ''داعٍ'' ہوگیا۔[1]
اسم مفعول	مَدْعُوٌّ، مَدْعُوَّانِ، مَدْعُوُّوْنَ، مَدْعُوَّةٌ، مَدْعُوَّتانِ، مَدْعُوَّاتٌ. **نوٹ**: تمام صیغوں میں واوِ مفعول کو لام کلمہ میں مدغم کردیا گیا ہے۔

غیر ثلاثی مجرّد سے ناقص واوی کی گردان۔

باب	مثال ومعنی	گردان
افتعال	الاحتباء کپڑے میں لپٹنا	اِحْتَبى، يَحْتَبِيْ، اِحْتِباءً، فهو مُحْتَبٍ، الأمر منه: اِحْتَبِ، والنهي عنه: لا تَحْتَبِ، الظرفُ منه: مُحْتَبىً
استفعال	الاستعفاء معافی چاہنا	اِسْتَعْفى، يَسْتَعْفِيْ، اِسْتِعْفاءً، فهو مُسْتَعْفٍ، و اسْتُعْفِيَ، يُسْتَعْفىٰ، اِسْتِعْفَاءً، فهو مُسْتَعْفىً، الأمرُ منه: اِسْتَعْفِ، والنهي عنه: لا تَسْتَعْفِ، الظرفُ منه: مُسْتَعْفىً
انفعال	الانمحاء مٹنا	اِمَّحى، يَمَّحِيْ، اِمِّحاءً، فهو مُمَّحٍ، الأمرُ منه: اِمَّحِ، والنهي عنه: لا تَمَّح. الظرفُ منه: مُمَّحىً. (ان صیغوں میں قربِ مخرج کی وجہ سے نون کو میم کر کے ادغام کردیا گیا ہے)
افعال	الإغلاء گراں کرنا	أَغْلَى، يُغْلِيْ، اِغلاءً، فهو مُغْلٍ، وأُغْلِيَ، يُغْلى، اِغْلاءً، فهو مُغْلى. الأمرُ منه: أَغْلِ، والنهي عنه: لا تُغْلِ، الظرفُ منه: مُغْلىً
تفعیل	التسمية نام رکھنا	سَمَّى، يُسَمِّيْ، تَسْمِيَةً، فهو مُسَمٍّ، وسُمِّيَ، يُسَمَّى، تَسْمِيَةً فهو مُسَمَّىً، الأمرُ منهُ: سَمِّ، والنهي عنه: لا تُسَمِّ، الظرفُ منه: مُسَمَّىً.
تفعّل	التعلّي اونچا بننا	تَعَلّى، يَتَعَلّى، تَعَلِّياً، فهو مُتَعَلٍّ، الأمرُ منه: تَعَلَّ، والنهي عنه: لا تَتَعَلَّ، الظرفُ منه: مُتَعَلّىً.
تفاعل	التراضي باہم رضامند ہونا	تَرَاضى، يَتَراضى، تَراضِياً فهو مُتَراضٍ، الأمرُ منه: تَراضَ، والنهي عنه: لا تَتَراضَ، الظرفُ منه: مُتراضىً.

[1] اگر اس صیغے پر مانع تنوین نہ ہونے کی وجہ سے تنوین آئے تو حالت رفع وجر میں یا کو گرائیں گے ورنہ صرف ساکن کریں گے۔

تعلیلیں: ان تمام ابواب کے ماضی، مضارع میں قاعدہ (۲۰) جاری ہے، اور سب کے ماضی نیز تفعّل اور تفاعل کے مضارع میں قاعدہ (۲۰) جاری ہونے کے بعد اجوف کا قاعدہ (۷) جاری ہے، ابوابِ ہمزۂ وصل کے مصادر میں قاعدہ (۱۹) جاری ہے۔

مشقی سوالات:

(۱) آنے والے کلمات کی اصل بتاؤ اوران میں تعلیل جاری کرو: سَمَتْ (وہ بلند ہوئی) یَرْضَوْنَ (وہ سب راضی ہوتے ہیں) تَنْمُونَ (تم سب بڑھتے ہو) نامٍ (بڑھنے والا) یَسْتَعْلُوْنَ (وہ بلندی چاہتے ہیں) مُعْلَیً (بلند کیا ہوا) (۲) "النَّماء" (ن، ض۔ بڑھنا۔ بلند کرنا) "الارتضاء" اور "الاستعلاء" مصدر سے ماضی، مضارع (معروف ومجہول)، امر اور اسم فاعل کی گردان کرو اور مواضعِ تعلیل میں تعلیل جاری کرو۔ (۳) عربی بناؤ: اس عورت نے نام رکھا۔ میں راضی ہوتا ہوں۔ تم دونوں ضرور راضی ہو۔ وہ دونوں بلندی چاہتی ہیں۔ ہم دونوں نام رکھتے ہیں۔ وہ عورت بلند کرتی ہے۔ ان سب عورتوں نے بلند کیا۔ تو ہرگز راضی نہ ہو۔

درس (٢٤) ﴿ناقص یائی﴾

ثلاثی مجرّد سے ناقص یائی کی صرف صغیر.

باب	مثال ومعنی	گردان
ض	الرمي تیر پھینکنا	رَمَی، یَرْمِيْ، رَمْیاً، فهو رامٍ، ورُمِيَ، یُرْمی، رَمْیاً فهو مَرْمِيٌّ، الأمر منه: اِرْمِ، والنهي عنه: لا تَرْمِ، الظرفُ منه: مَرْمیً، والآلة منه: مِرْمیً ، مِرْماةٌ، مِرْماءٌ، أفعلُ التفضيل منه : أرْمی، والمؤنث منه: رُمْيی.
س	الرَّقْیُ والرُّقِيُّ چڑھنا	رَقِيَ، یَرْقَی، رَقْیاً، فهو راقٍ، الأمرُ منه: اِرْقَ، والنهي عنه: لا تَرْقَ، الظرفُ منه: مَرْقیً، والآلة منه: مِرْقیً، مِرْقاةٌ، مِرْقاءٌ، أفعلُ التفضيل منه: أرْقی، والمؤنّث منه: رُقْيی.
ف	الرَّعْي چرانا	رَعَی، یَرْعَی، رَعْیاً فهو راعٍ، ورُعِيَ، یُرْعَی، رَعْیاً فهو مَرْعِيٌّ، الأمرُ منه: اِرْعَ، والنهي عنه: لا تَرْعَ، الظرفُ منه: مَرْعیً، والآلة منه: مِرْعَیً، مِرْعاةٌ، مِرْعاءٌ، أفعلُ التفضيل منه: أَرْعی، والمؤنّث منه: رُعْيی.

(۱) عینِ مضارع مکسور ہونے کے باوجود "رَمیٰ یَرْمِی" سے اسمِ ظرف حسبِ قاعدہ مفتوح العین "مَرْمیً" آیا ہے۔ "مَرْمیً" اسم ظرف اور "مِرْمیً" آلہ دونوں میں یا الف ہوکر تنوین کے ساتھ اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گرگئی ہے۔ اگر تنوین نہ ہو تو الف باقی رہے گا۔ جیسے: "المَرْمی" اور "مَرْماکم"۔

(۲) اسمِ ظرف کی جمع "مَرامٍ" اور اسمِ تفضیل کی جمع "اَرامٍ" کی اصل "مَرامِیُ" اور "اَرامِیُ" تھی۔ قاعدہ (۲۳) جاری ہونے کے بعد "مَرامٍ" اور "اَرامٍ" ہوا۔

(۳) "اَرْمی" اصل میں "اَرْمَیُ" تھا، یا قاعدہ (۷) سے الف ہوگئی۔

(۴) اسمِ تفضیل "رُمْيی" واحد مؤنّث اور "اَرْمَیانِ" و "رُمْيیانِ" تثنیہ مذکر ومؤنّث اور "رُمْيیاتٌ" جمع مؤنّث اپنی اصل پر ہیں۔

(۵)"رُمْیی" کی جمع تکسیر "رُمَیٌ"، کی اصل "رُمَیٌ" ہے۔ یا متحرک، ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف ہوگئی اور تنوین کے ساتھ اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گرگئی۔

ثلاثی مجرّد سے ناقص یائی کی صرف کبیر

فعل / مشتق	گردان اور تبدیلیاں
ماضی معروف	رَمٰی، رَمَیا، رَمَوْا، رَمَتْ، رَمَتَا، رَمَیْنَ، رَمَیْتَ، رَمَیْتُما، رَمَیْتُمْ، رَمَیْتِ، رَمَیْتُما، رَمَیْتُنَّ، رَمَیْتُ، رَمَیْنا.
	تبدیلیاں: ناقص واوی میں جاری شدہ قواعد یہاں بھی جاری ہیں البتہ وہاں حرفِ علّت واو تھا اور یہاں یا ہے۔
ماضی مجہول	رُمِیَ، رُمِیا، رُمُوْا، رُمِیَتْ، رُمِیَتا، رُمِیْنَ، رُمِیْتَ، رُمِیْتُما، رُمِیْتُمْ، رُمِیْتِ، رُمِیْتُما، رُمِیْتُنَّ، رُمِیْتُ، رُمِیْنا.
	تبدیلیاں: اس گردان میں صرف "رُمُوْا" میں قاعدہ (۱۴) سے یا کی حرکت ماقبل کو دے دی گئی ہے، بقیہ صیغے اپنی اصل پر ہیں۔
مضارع معروف	یَرْمِیْ، یَرْمِیانِ، یَرْمُوْنَ، تَرْمِیْ، تَرْمِیانِ، یَرْمِیْنَ، تَرْمِیْ، تَرْمِیانِ، تَرْمُوْنَ، تَرْمِیْنَ، تَرْمِیانِ، تَرْمِیْنَ، أَرْمِیْ، نَرْمِیْ.
	تبدیلیاں: ناقص واوی کی گرادن میں جاری شدہ قواعد یہاں بھی جاری ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ وہاں حرفِ علّت واو تھا اور یہاں یا ہے۔
مضارع مجہول	یُرْمٰی، یُرْمَیانِ، یُرْمَوْنَ، تُرْمٰی، تُرْمَیانِ، یُرْمَیْنَ، تُرْمٰی، تُرْمَیانِ، تُرْمَوْنَ، تُرْمَیْنَ، تُرْمَیانِ، تُرْمَیْنَ، أُرْمٰی، نُرْمٰی.
	تبدیلیاں: تثنیہ کے صیغے اور جمع مؤنث غائب وحاضر کے صیغے اپنی اصل پر ہیں، بقیہ صیغوں کی یا بیانِ اجوف میں مذکور قاعدہ (۷) سے الف سے تبدیل ہوگئی ہے، اور پھر اجتماعِ ساکنین کے مواقع پر (یُرْمَوْنَ، تُرْمَوْنَ، تُرْمَینَ میں) حذف ہوگئی ہے۔
مضارع مؤکّد بلن معروف	لَنْ یَّرْمِیَ، لَنْ یَّرْمِیا، لَنْ یَّرْمُوْا، لَنْ تَرْمِیَ، لَنْ تَرْمِیا، لَنْ یَرْمِیْنَ، لَنْ تَرْمِیَ، لَنْ تَرْمِیا، لَنْ تَرْمُوْا، لَنْ تَرْمِیْ، لَنْ تَرْمِیا، لَنْ تَرْمِیْنَ، لَنْ أَرْمِیَ، لَنْ نَرْمِیَ. **نوٹ:** "لَنْ" کے عمل کے علاوہ صیغوں میں کوئی نیا تغیر نہیں ہوا ہے۔
مضارع مؤکّد بلن مجہول	لَنْ یُّرْمٰی، لَنْ یُّرْمَیا، لَنْ یُّرْمَوْا، لَنْ تُرْمٰی، لَنْ تُرْمَیَا، لَنْ یُرْمَیْنَ، لَنْ تُرْمٰی، لَنْ تُرْمَیا، لَنْ تُرْمَوْا، لَنْ تُرْمَیْ، لَنْ تُرْمَیا، لَنْ تُرْمَیْنَ، لَنْ أُرْمٰی، لَنْ نُرْمٰی.
	تبدیلیاں: پانچ صیغوں کے آخر میں الف ہونے کی وجہ سے "لَنْ" کا نصب ظاہر نہیں ہوا ہے، بقیہ صیغوں میں "لَنْ" کے عمل کے علاوہ کوئی نیا تغیر نہیں ہوا ہے۔
مضارع منفی بلم معروف	لَمْ یَرْمِ، لَمْ یَرْمِیا، لَمْ یَرْمُوْا، لَمْ تَرْمِ، لَمْ تَرْمِیَا، لَمْ یَرْمِیْنَ، لَمْ تَرْمِ، لَمْ تَرْمِیا، لَمْ تَرْمُوْا، لَمْ تَرْمِیْ، لَمْ تَرْمِیا، لَمْ تَرْمِیْنَ، لَمْ أَرْمِ، لَمْ نَرْمِ.

مضارع منفی بلم مجہول	لَمْ يُرْمَ، لَمْ يُرْمَيا، لَمْ يُرْمَوْا، لَمْ تُرْمَ، لَمْ تُرْمَيَا، لَمْ تُرْمَ، لَمْ يُرْمَيْنَ، لَمْ تُرْمَ، لَمْ تُرْمَيا، لَمْ تُرْمَوْا، لَمْ تُرْمَيْ، لَمْ تُرْمَيا، لَمْ تُرْمَيْنَ، لَمْ أُرْمَ، لَمْ نُرْمَ. **تبدیلیاں**: پانچ صیغوں کے آخر سے "لَمْ" کی وجہ سے حرف علت گر گیا ہے، بقیہ صیغوں میں جس طرح صحیح میں عمل ہوتا ہے، یہاں بھی ہے۔
مضارع مؤکّد بنون ثقیلہ معروف	لَيَرْمِيَنَّ، لَيَرْمِيانِّ، لَيَرْمُنَّ، لَتَرْمِيَنَّ، لَتَرْمِيانِّ، لَيَرْمِينانِّ، لَتَرْمِيَنَّ، لَتَرْمِيانِّ، لَتَرْمُنَّ، لَتَرْمِنَّ، لَتَرْمِيانِّ، لَتَرْمِيْنانِّ، لَاَرْمِيَنَّ، لَنَرْمِيَنَّ. **نوٹ**: صحیح کی گردان کی طرح یہاں بھی تغیر ہے۔
مضارع مؤکّد بنون ثقیلہ مجہول	لَيُرْمَيَنَّ، لَيُرْمَيانِّ، لَيُرْمَوُنَّ، لَتُرْمَيَنَّ، لَتُرْمَيانِّ، لَيُرْمَيْنانِّ، لَتُرْمَيَنَّ، لَتُرْمَيانِّ، لَتُرْمَوُنَّ، لَتُرْمَيِنَّ، لَتُرْمَيانِّ، لَتُرْمَيْنانِّ. لَاُرْمَيَنَّ، لَنُرْمَيَنَّ . **نوٹ**: ناقص واوی بانونِ ثقیلہ کی گردان کی طرح یہاں بھی تغیر ہوا ہے۔
امر حاضر معروف	اِرْمِ، اِرْمِيا، اِرْمُوْا، اِرْمِيْ، اِرْمِيا، اِرْمِيْنَ. **تبدیلیاں**: مکسور العین ہونے کی وجہ سے شروع میں ہمزۂ وصل مکسور آیا ہے باقی عملِ تعلیل ناقص واوی کی طرح ہے۔
امر باللام معروف	لِيَرْمِ،لِيَرْمِيا،لِيَرْمُوْا،لِتَرْمِ،لِتَرْمِيا،لِيَرْمِيْنَ،لِاَرْمِ،لِنَرْمِ.
امر حاضر مؤکّد	اِرْمِيَنَّ، اِرْمِيانِّ، اِرْمُنَّ، اِرْمِنَّ، اِرْمِيانِّ، اِرْمِيْنانِّ.
امر باللام مؤکّد بنونِ ثقیلہ	لِيَرْمِيَنَّ، لِيَرْمِيانّ،لِيَرْمُنَّ،لِتَرْمِيَنَّ، لِتَرْمِيانِّ،لِيَرْمِيْنانِّ،لِاَرْمِيَنَّ،لِنَرْمِيَنَّ. **تبدیلی**: نونِ ثقیلہ آنے کی وجہ سے جب امر کا وقف باقی نہ رہا تو یا واپس آ گئی۔
امر مجہول	لِيُرْمَ، لِيُرْمَيا، لِيُرْمَوْا، لِتُرْمَ، لِتُرْمَيا، لِيُرْمَيْنَ، لِتُرْمَ، لِتُرْمَيا، لِتُرْمَوْا،لِتُرْمَى، لِتُرْمَيا، لِتُرْمَيْنَ، لِأُرْمَ، لِنُرْمَ.
نہی معروف	لايَرْمِ،لايَرْمِيا،لايَرْمُوْا، لاتَرْمِ، لا تَرمِيا، لايَرْمِيْنَ،لا تَرْمِ، لا تَرْمِيا،لا تَرْمُوْا، لا تَرْمِيْ، لا تَرْمِيا، لا تَرْمِيْنَ،لاأَرْمِ، لانَرْمِ.
نہی مجہول	لايُرْمَ، لايُرْمَيا، لايُرْمَوْا، لاتُرْمَ، لاتُرْمَيا، لايُرْمَيْنَ، لاتُرْمَ، لاتُرْمَيا، لاتُرْمَوْا، لاتُرْمَيْ، لا تُرْمَيَا، لاتُرْمَيْنَ، لاأُرْمَ، لانُرْمَ. **نوٹ**: نہی معروف ومجہول میں مضارع مجزوم بلم کی طرح تغیر ہوا ہے۔ **نوٹ**: امر مجہول مؤکد اور نہی معروف ومجہول مؤکد کی گردان مضارع مؤکّد کی گردانوں کی طرح ہوگی۔
اسم فاعل	رامٍ، رامِيانِ، رامُوْنَ، رامِيةٌ، رامِيتان، رامِياتٌ. **تبدیلی**: "رامٍ" میں "داعٍ" کی طرح تعلیل ہوئی ہے، "رامُونَ" میں قاعدہ (۱۴) جاری ہوا ہے۔
اسم مفعول	مَرْمِيٌّ، مَرْمِيّانِ، مَرْمِيُّوْنَ، مَرْمِيَّةٌ، مَرْمِيّتانِ، مَرْمِيّاتٌ. **تبدیلی**: اس کے تمام صیغوں میں واوِ مفعول کو قاعدہ (۱۶) سے یا کر کے یا میں مدغم کر دیا گیا ہے۔

غیر ثلاثی مجرّد سے ناقص یائی کی گردان۔

باب	مثال ومعنی	گردان
افتعال	الاهتداء ہدایت پانا	اِهْتَدى، يَهْتَدِيْ، اِهْتِداءً، فهو مُهْتَدٍ، الأمرُ منه: اِهْتَدِ، والنهي عنه: لا تَهْتَدِ، الظرفُ منه: مُهْتَدىً.
استفعال	الاستغشاء ڈھانپ لینا	اِسْتَغْشَى، يَسْتَغْشى، اِسْتِغشاءً، فهو مُسْتَغْشٍ، واُسْتُغْشِيَ، يُسْتَغْشَى، اِسْتِغْشاءً، فهو مُسْتَغْشىً، الأمرُ منه: اِسْتَغْشِ، والنهي عنه: لا تَسْتَغْشِ، الظرفُ منهُ: مُسْتَغْشى.
انفعال	الانبراء تراشیدہ ہوجانا	اِنْبَرَى، يَنْبَرِي، اِنْبِراءً، فهو مُنْبَرٍ، الأمرُ منه: اِنْبَرِ، النهي عنه: لا تَنْبَرِ، الظرفُ منه: مُنْبَرىً.
افعال	الإعطاء عطا کرنا	أَعْطَى، يُعْطِيْ، إعْطاءً، فهو مُعْطٍ، وأُعْطِيَ، يُعْطى، إعْطاءً، فهو مُعْطىً، الأمرُ منه: أَعْطِ، والنهي عنه: لا تُعْطِ، الظرفُ منه: مُعْطىً.
تفعيل	الترقية ترقی دینا	رَقَّى، يُرَقِّيْ، تَرْقِيَةً، فهو مُرَقٍّ، ورُقِّيَ، يُرَقَّى، تَرْقِيَةً فهو مُرَقًّى، الأمرُ منه: رَقِّ، والنهي عنه: لا تُرَقِّ، الظرفُ منه: مُرَقًّى.
مفاعلة	المداراة نرمی ورواداری برتنا	دَارَى، يُدارِيْ، مُداراةً، فهو مُدارٍ، ودُوْرِيَ، يُدارَى، مُداراةً فهو مُدارىً، الأمرُ منه: دارِ، والنهي عنه: لا تُدارِ، الظرفُ منه: مُدارىً.
تفعّل	التمنّی آرزو کرنا	تَمَنّیٰ، يَتَمَنّیٰ، تَمَنِّياً، فهو مُتَمَنٍّ، الأمرُ منه: تَمَنَّ، والنهي عنه: لا تَتَمَنَّ. الظرفُ منه: مُتَمَنّىً.
تفاعل	الترامي باہم تیراندازی کرنا	تَرامٰی، يَتَرامٰی، تَرامِياً، فهو مُتَرامٍ، الأمرُ منه: تَرامَ، والنهي عنه: لا تَترامَ، الظرفُ منه: مُترامىً.

تعلیلیں: ان تمام ابواب کے ماضی معروف، مضارع مجہول، اسم مفعول اور اسم ظرف میں قاعدہ (۷)، مضارع معروف میں قاعدہ (۱۴)، ابوابِ ہمزۂ وصل کے مصادر میں قاعدہ (۱۹) اور اسمِ فاعل میں قاعدہ (۱۸) جاری ہے۔

مشقی سوالات:

(۱) آنے والے صیغوں کی اصل بتاؤ اوران میں تعلیل جاری کرو: بَنَوا (ان سب نے تعمیر کیا) لا يَجْنُوْنَ (وہ گناہ نہیں کرتے ہیں) لا تَزْنِي (وہ زنا نہیں کرتی ہے) جانٍ (گناہ گار) تُزَكِّيْنَ (تو زکاۃ دیتی ہے) يَبْتَغُوْنَ (وہ چاہتے ہیں) تُهْدُوْنَ (تم سب ہدیہ کرتے ہو) (۲) "البَغي"، "الإهداء" اور "الاستبراء" مصدر سے ماضی، مضارع (معروف ومجہول) امر حاضر معروف اور اسمِ فاعل کی گردان کرو اور مواضعِ تعلیل میں تعلیل جاری کرو۔ (۳) عربی بناؤ: وہ سب ترقی دیتے ہیں۔ میں گناہ نہیں کرتا ہوں۔ مجھے ہدیہ دیا جاتا ہے۔ تم دونوں تعمیر کرتے ہو۔ وہ سب زکاۃ نہیں دیتے ہیں۔ ہم سب کو ضرور دینا چاہیے۔ تم سب تیراندازی کرتے ہو۔ ۞۞۞

درس (۲۵) ﴿لفیفِ مفروق اور لفیفِ مقرون کا بیان﴾

تنبیہ: لفیفِ مفروق چونکہ مثال اور ناقص کا مجموعہ ہے، اس لیے اس کے فا کلمہ میں مثال کے قواعد اور لام کلمہ میں ناقص کے قواعد جاری ہوں گے۔

ثلاثی مجرّد سے لفیف مفروق کی صرف صغیر.

باب	مثال ومعنی	گردان
ض	الوقاية بچانا	وَقَى، يَقِيْ، وِقايةً، فهو واق، ووُقِيَ، يُوْقى، وِقايةً فهو مَوْقِيٌّ، الأمرُ منه: قِ، والنهي عنه: لا تَقِ، الظرفُ منه: مَوْقىً، والآلة منه: مِيْقىً، مِيْقاةٌ، مِيْقاءٌ، أفعلُ التفضيل منه: أَوْقى، والمؤنّث منه: وُقْيَى.

ثلاثی مجرّد سے لفیف مفروق کی صرف کبیر

فعل / مشتق	گردان
ماضی معروف	وَقى،وَقَيا، وَقَوْا، وَقَتْ، وَقَتا، وَقَيْنَ، وَقَيْتَ، وَقَيْتُما، وَقَيْتُم، وَقَيْتِ، وَقَيْتُما، وَقَيْتُنَّ، وَقَيْتُ، وَقَيْنا.
ماضی مجهول	وُقِيَ، وُقِيا، وُقُوْا، وُقِيَتْ، وُقِيَتا، وُقِيْنَ، وُقِيْتَ، وُقِيْتُما، وُقِيْتُمْ، وُقِيْتِ، وُقِيْتُما، وُقِيْتُنَّ، وُقِيْتُ، وُقِيْنا.
مضارع معروف	يَقِيْ، يَقِيانِ، يَقُوْنَ، تَقِيْ، تَقِيانِ، يَقِيْنَ، تَقِيْ، تَقِيانِ، تَقُوْنَ، تَقِيْنَ، تَقِيانِ، تَقِيْنَ، أَقِيْ، نَقِيْ.
مضارع مجهول	يُوْقىٰ، يُوْقَيانِ، يُوْقَوْنَ،تُوْقىٰ تُوْقَيانِ، يُوْقَيْنَ، تُوْقىٰ، تُوْقَيانِ، تُوْقَوْنَ، تُوْقَيْنَ، تُوْقَيانِ، تُوْقَيْنَ، أُوْقىٰ، نُوْقىٰ.
مضارع مؤكّد بلن معروف	لَنْ يَّقِيَ، لَنْ يَّقِيا، لَنْ يَّقُوْا، لَنْ تَقِيا، لَنْ تَقِيَ، لَنْ يَّقِيْنَ، لَنْ تَقِيَ، لَنْ تَقِيا، لَنْ تَقُوْا، لَنْ تَقِيْ، لَنْ تَقِيا.لَنْ تَقِيْنَ، لَنْ أَقِيَ، لَنْ نَقِيَ.
مضارع مؤكّد بلن مجهول	لَنْ يُّوْقىٰ، لَنْ يُّوْقَيا، لَنْ يُّوْقَوْا، لَنْ تُوْقىٰ، لَنْ تُوْقَيا، لَنْ يُّوْقَيْنَ، لَنْ تُوْقىٰ، لَنْ تُوْقَيا، لَنْ تُوْقَوْا، لَنْ تُوْقَيْ، لَنْ تُوْقَيا، لَنْ تُوْقَيْنَ، لَنْ أُوْقىٰ، لَنْ نُوْقىٰ.
مضارع منفی بلم معروف	لَمْ يَقِ، لَمْ يَقِيا، لَمْ يَقُوْا، لَمْ تَقِ، لَمْ تَقِيا، لَمْ يَقِيْنَ، لَمْ تَقِ، لَمْ تَقِيا، لَمْ تَقُوْا، لَمْ تَقِيْ، لَمْ تَقِيا، لَمْ تَقِيْنَ، لَمْ أقِ ، لَمْ نَقِ.
مضارع منفی بلم مجهول	لَمْ يُوْقَ، لَمْ يُوْقَيا، لَمْ يُوْقَوا، لَمْ تُوْقَيا، لَمْ تُوْقَ، لَمْ يُوْقَيْنَ، لَمْ تُوْقَ، لَمْ تُوْقَيا، لَمْ تُوْقَوْا، لَمْ تُوْقَيْ، لَمْ تُوْقَيا، لَمْ تُوْقَيْنَ، لَمْ أُوْقَ، لَمْ نُوْقَ.
مضارع مؤكد بلام ونون ثقیلہ معروف	لَيَقِيَنَّ، لَيَقِيانِّ، لَيَقُنَّ، لَتَقِيَنَّ، لَتَقِيانِّ، لَيَقِيْنانِّ، لَتَقِيَنَّ، لَتَقِيانِّ، لَتَقُنَّ، لَتَقِنَّ، لَتَقِيانِّ، لَتَقِيْنانِّ، لَأَقِيَنَّ، لَنَقِيَنَّ.

مضارع مجہول مؤکد بلام ونون ثقیلہ	لَيُوْقَيَنَّ، لَيُوْقَيَانِّ، لَيُوْقَوُنَّ، لَتُوْقَيَنَّ، لَتُوْقَيَانِّ، لَيُوْقَيْنَانِّ، لَتُوْقَيَنَّ، لَتُوْقَيَانِّ، لَتُوْقَوُنَّ، لَتُوْقِيِنَّ، لَتُوْقَيَانِّ، لَتُوْقَيْنَانِّ، لَاُوْقَيَنَّ، لَنُوْقَيَنَّ.
امر معروف	لِيَقِ، لِيَقِيا، لِيَقُوْا، لِتَقِ، لِتَقِيا، لِيَقِيْنَ ﴿قِ، قِيَا، قُوْا، قِيْ، قِيا، قِيْنَ﴾ لِأَقِ، لِنَقِ.
امر مجہول	لِيُوْقَ، لِيُوْقَيَا، لِيُوْقَوْا، لِتُوْقَ، لِتُوْقَيَا، لِيُوْقَيْنَ، لِتُوْقَ، لِتُوْقَيَا، لِتُوْقَوْا، لِتُوْقَيْ، لِتُوْقَيَا، لِتُوْقَيْنَ، لِاُوْقَ، لِنُوْقَ.
امر معروف مؤکد بنون ثقیلہ	لِيَقِيَنَّ، لِيَقِيانِّ، لِيَقُنَّ، لِتَقِيَنَّ، لِتَقِيانِّ، لِيَقِيْنانِّ ﴿قِيَنَّ، قِيانِّ، قُنَّ، قِنَّ، قِيانِّ، قِينانِّ﴾ لِأَقِيَنَّ، لِنَقِيَنَّ.
امر مؤکد مجہول	لِيُوْقَيَنَّ، لِيُوْقَيانِّ، لِيُوْقَوُنَّ، لِتُوْقَيَنَّ، لِتُوْقَيانِّ، لِيُوْقَيْنانِّ، لِتُوْقَيَنَّ، لِتُوْقَيانِّ، لِتُوْقَوُنِّ، لِتُوْقِيِنَّ، لِتُوْقَيانِّ، لِتُوْقَيْنانِّ، لِاُوْقَيَنّ لِنُوْقَيَنَّ.
نہی معروف	لايَقِ، لايَقِيا، لايَقُوْا، لاتَقِ، لاتَقِيا، لايَقِيْنَ، لا تَقِ، لا تَقِيا، لا تَقُوْا، لا تَقِيْ، لا تَقِيا، لا تَقِيْنَ، لاأَقِ، لانَقِ.
نہی مجہول	لايُوْقَ، لايُوْقَيا، لايُوْقَوْا، لاتُوْقَ، لاتُوْقَيا، لايُوْقَيْنَ، لاتُوْقَ، لاتُوْقَيا، لاتُوْقَوْا، لاتُوْقَيْ، لاتُوْقَيا، لاتُوْقَيْنَ، لااُوْقَ، لانُوْقَ **نوٹ**: نہی مؤکد معروف ومجہول کی گردان مضارع مؤکد کی گردانوں کی طرح ہوگی۔
اسم فاعل	واقٍ، واقِيانِ، واقُوْنَ، واقِيَةٌ، واقِيتانِ، واقِياتٌ.
اسم مفعول	مَوْقِيٌّ، مَوْقِيّانِ، مَوْقِيُّوْنَ، مَوْقِيَّةٌ، مَوْقِيّتانِ، مَوْقِيّاتٌ

غیر ثلاثی مجرّد سے لفیف مفروق کی گردان

باب	مثال ومعنی	گردان
افتعال	الاتّقاء پرہیز کرنا	اِتَّقى، يَتَّقِيْ، اِتِّقاءً، فهو مُتَّقٍ، الأمرُ منه: اِتَّقِ، والنهي عنه: لا تَتَّقِ، الظرفُ منه: مُتَّقىً.
استفعال	الاستيفاء پوراحق لینا	اِسْتَوْفى، يَسْتَوْفِيْ، اِسْتِيْفاءً فهو مُسْتَوْفٍ، الأمرُ منه: اِسْتَوْفِ، والنهي عنه: لا تَسْتَوْفِ، الظرفُ منه: مُسْتَوْفىً.
افعال	الإيلاء قریب کرنا	أَوْلى، يُوْلِيْ، إِيْلاءً، فهو مُوْلٍ، وأُوْلِيَ، يُوْلىٰ، اِيْلاءً، فهو مُوْلىً، الأمرُ منه: أَوْلِ، والنهي عنه: لا تُوْلِ، الظرفُ منه: مُوْلىً.
تفعيل	التورية چھپانا	وَرّىٰ، يُوَرِّيْ، تَوْرِيةً، فهو مُوَرٍّ، ووُرِّيَ، يُوَرّىٰ، تَوْرِيةً، فهو مُوَرًّى، الأمرُ منه: وَرِّ، والنهي عنه:لا تُوَرِّ، الظرفُ منه: مُوَرّىً.

مفاعلة	الموارا ة چھپانا	وَارىٰ، يُوارِيْ، مُواراةً، فهو مُوارٍ، ووُوْرِيَ، يُوارىٰ، مُواراةً، فهو مُوارىً، الأمرُ منه: وارِ، والنهي عنه: لا تُوارِ، الظرفُ منه: مُوارىً.
تفعل	التَّوَفِّي وفات دینا	تَوَفّٰى، يَتَوَفّٰى، تَوَفِّياً، فهو مُتَوَفٍّ، وتُوُفِّيَ، يُتَوَفّٰى، تَوَفِّياً، فهو مُتَوَفّىً، الأمرُ منه: تَوَفَّ، والنهي عنه: لا تَتَوَفَّ، الظرفُ منه: مُتَوَفّىً.
تفاعل	التواري چھپنا	تَوَارىٰ، يَتَوَارىٰ، تواريِاً، فهو مُتوارٍ، الأمرُ منه: تَوارَ، والنهي عنه: لا تَتَوارَ، الظرفُ منه: مُتوارىً.

ثلاثی مجرّد سے لفیف مقرون کی صرف صغیر

باب	مثال ومعنی	گردان
ض	الطَّيّ لپیٹنا	طَوَى، يَطْوِيْ، طَيّاً فهو طاوٍ، وطُوِيَ، يُطْوَى، طَيّاً، فهو مَطْوِيٌّ، الأمرُ منه: اِطْوِ، والنهي عنه: لا تَطْوِ، الظرفُ منه: مَطْوَىً، والآلة منه: مِطْوىً،مِطْواةٌ، مِطْواءٌ، اَفْعَلُ التفضيل منه: اَطْوى، والمؤنّث منه: طُوْيا.

فائدہ: لفیفِ مقرون کی صرفِ کبیر لفیفِ مفروق کی صرفِ کبیر کی طرح ہے، کیونکہ عینِ لفیف ہونے کی وجہ سے عین کلمہ میں قاعدہ (۷) یہاں جاری نہیں ہے

غیر ثلاثی مجرد سے لفیف مقرون کی مثالیں:

(۱) **افتعال**: الاستواء (برابر ہونا) (۲) **استفعال**: الاستقواء (قوی ہونا) (۳) **انفعال**: الانزواء: (گوشہ نشین ہونا)
(۴) **تفعیل**: التحيّة (سلام کرنا) (۵) **افعال**: الإحياء (زندہ کرنا) (۶) **تفعّل**: التَرَوِّي: (غور وفکر کرنا)
(۷) **تفاعل**: التداوي (علاج کرنا) (۸) **مفاعلة**: المُسَاوَاةُ: (برابر ہونا)

مشقی سوالات:

(۱) آنے والے صیغوں کی اصل بتاؤ اوران میں تعلیل جاری کرو: وَقَى (اس نے بچایا)، وَشَتْ (اس عورت نے چغلی کھائی) يَفُوْنَ (پورا کرتے ہیں) فِ (تو پورا کر) يَطْوُوْنَ (وہ سب لپیٹے ہیں)۔ تُواسُوْنَ (تم سب غم خواری کرتے ہو) لا يَحْيَى (وہ نہیں زندہ رہے گا) تَوَاصَوْا (آپس میں ایک دوسرے کو تاکید کی) يَتَوَخّاه (وہ اس کو چاہ رہا ہے) (۲) "الوَفاء"، "الإحياء" اور "الاستحياء" مصدر سے ماضی، مضارع (معروف ومجہول) امر حاضر معروف اوراسمِ فاعل کی گردان کرواور مواضعِ تعلیل میں تعلیل جاری کرو۔ (۳) عربی بناؤ: وہ سب ترقی دیتے ہیں۔ میں گناہ نہیں کرتا ہوں۔ مجھے ہدیہ دیا جاتا ہے۔ تم دونوں تعمیر کرتے ہو۔ وہ سب زکاۃ نہیں دیتے ہیں۔ ہم سب کو ضرور دینا چاہیے۔ تم سب تیراندازی کرتے ہو۔

۞ ۞ ۞

درس (۲۶) ﴿[مرکبات مهموز ومعتل﴾

فائده: کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک کلمہ مہموز اور معتل دونوں ہوتا ہے، ایسی صورت میں مہموز میں تخفیف کے قواعد اور معتل میں اعلال کے قواعد جاری کرنا چاہئے۔ البتہ جہاں مہموز اور معتل کے قواعد باہم متعارض ہو جائیں تو قواعدِ معتل کو ترجیح ہوگی۔

مهموز فا واجوف واوی (ن). الأَوْلُ: لوٹنا . آلَ، يَؤُوْلُ، أَوْلاً فهو آئِلٌ، وائِلَ، يُؤَالُ، أَوْلاً فهو مَأُوْلٌ، الامرُ منه:أُلْ، والنهي عنه: لا تؤُل.

تعليلين: "آلَ" اصل میں "أَوَلَ" تھا، معتل عین میں مذکور قاعدہ (۷) سے واو کو الف کر دیا "آلَ" ہو گیا۔ "يَؤُوْلُ" اصل میں "يَأْوُلُ" تھا، اب یہاں مہموز کا قاعدہ ہمزہ کو الف سے تبدیل کرنا چاہتا ہے، اور معتل کا قاعدہ نقلِ حرکت چاہتا ہے، لہذا معتل کے قاعدہ کو ترجیح دیتے ہوئے نقلِ حرکت کیا گیا ہے۔ یونہی "أأُوْل" واحد متکلم میں ہمزہ کا قاعدہ دوسرے ہمزہ کو الف سے بدلنے کا متقاضی ہے اور معتل کا قاعدہ نقلِ حرکت کا متقاضی ہے، لہذا قاعدۂ معتل کو ترجیح دی گئی۔

مهموز فا واجوف يائی(ض). الأَيْدُ: (سخت ومضبوط ہونا). آدَ، يَئِيْدُ، أَيْداً فهو آئِدٌ، الأمرُ منه: اِدْ، والنهي عنه: لا تَئِدْ.

تعليلين: "آدَ" اصل میں "أَيَدَ" تھا، یا متحرک ماقبل مفتوح، لہذا یا کو الف سے بدل دیا، "آدَ" ہو گیا۔ "يَئِيد" میں معتل کے قاعدہ کو ترجیح دیتے ہوئے نقلِ حرکت کا عمل ہوا ہے، یونہی واحد متکلم "أَئِيْدُ" میں بھی معتل کے قاعدہ کو ترجیح دیتے ہوئے نقل حرکت کا عمل ہوا ہے، البتہ أَئِيْدُ کا دوسرا ہمزہ اَيِمَّة کے قاعدے سے یا ہو سکتا ہے۔

مهموز فا وناقص واوی(ن). الألْوُ: (کمی کرنا). ألا، يَأْلُوْ، أَلْواً، فهو آلٍ، و أُلِيَ، يُولی، أَلْواً، فهو مَالُوٌّ، الأمرُ منه: أُوْلُ، والنهي عنه: لا تَأْلُ.

تعليلين: ہمزہ میں مہموز کے قواعد اور ناقص میں معتل کے قواعد جاری کرنا چاہئے.

مهموز فا وناقصِ يائی(ض). الإتيان: (آنا). أَتَی، يَأْتِي، اِتْياناً فهو آتٍ، واُتِيَ، يُؤْتَی، اِتْياناً فهو مَأْتِيٌّ، الأمرُ منه: اِيْتِ، والنهي عنه: لا تَأْتِ.(فتح سے) الاِباء: انکار کرنا: اَبَی، يابىٰ، اِباءً، فهو آبٍ، واُبِيَ، يُوْبىٰ، اِباءً فهو مَابِيٌّ، الامرُ منه: اِيْبَ، والنهی عنه: لا تابَ.

مهموزفا ولفيفِ مقرون، از ضربَ. الاَىُّ: جائے پناہ لینا: اَوَىٰ، ياوِیْ، اَيّاً، فهو آوٍ، الامرُ منه: اِيْوِ، والنهی عنه: لا تَاوِ، الظرف منه: ماوىً.

مهموز عين ومثال(ض). الوَأْدُ: (زندہ درگور کرنا). وَأَدَ، يَئِدُ، وَأْداً فهو وائِدٌ، و وُئِدَ، يُوْأَدُ، وَأْداً فهو مَوْؤُوْدٌ، الأمرُ منه: إِدْ، والنهي عنه: لا تَئِدْ.

تعليلين: مثال کے قواعد جاری ہیں.

مهموز عين وناقص يائی(ف). الرؤية: (دیکھنا). رَأَى، يَرَى، رُؤْيَةً، فهو راءٍ، ورُئِيَ، يُرَى، رُؤيَةً فهو مَرْئِيٌّ،

الأمرُ منه: رَ، **والنهي عنه: لا** تَرَ، **الظرفُ منه:** مَرْأًى، **والآلة منه:** مِرَىً، مِرْأَةٌ، مِرَاءٌ، (و مِرْأًى، مِرْآةٌ، مِرْآء)

نوٹ: چوں کہ اس باب کے صیغے قدرے مشکل ہیں، اس لیے اس کی صرفِ کبیر بھی لکھی جاتی ہے.

فعل / مشتق	گردان اور تبدیلیاں
ماضی معروف	رَأَى، رَأَيا، رَأَوْا، رَأَتْ، رَأَتا، رَأَيْنَ، رَأَيْتَ، رَأَيْتُما، رَأَيْتُمْ، رَأَيْتِ، رَأَيْتُما، رَأَيْتُنَّ، رَأَيْتُ، رَأَيْنا.
	تبدیلی: ہمزہ میں بین بین قریب کر سکتے ہیں، اور ناقص میں "رمی" کی طرح عمل ہوا ہے۔
ماضی مجہول	رُئِيَ، رُئِيا، رُؤُوْا، رُئِيَتْ، رُئِيَتا، رُئِيْنَ، رُئِيْتَ، رُئِيْتُما، رُئِيْتُمْ، رُئِيْتِ، رُئِيْتُما، رُئِيْتُنَّ، رُئِيْتُ، رُئِيْنا.
	تبدیلی: ہمزہ میں بین بین قریب وبعید کر سکتے ہیں، اور ناقص میں "رُمِیَ" کی طرح عمل ہوا ہے۔
مضارع معروف	يَرَى، يَرَيانِ، يَرَوْنَ، تَرَى، تَرَيانِ، يَرَيْنَ، تَرَى، تَرَيانِ، تَرَوْنَ، تَرَيْنَ، تَرَيانِ، تَرَيْنَ، أَرَى، نَرَى.
	تبدیلی: مہموز کے قاعدہ (۴) سے تخفیف کا عمل ہوا ہے۔ پھر پانچ صیغوں میں یا ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف ہوگئی ہے۔ اور وہ الف جمع مذکر غائب وحاضر کے صیغوں میں واو کے ساتھ اور واحد مؤنث حاضر میں یا کے ساتھ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا ہے۔
مضارع مجہول	يُرَى، يُرَيانِ، يُرَوْنَ، تُرَى، تُرَيانِ، يُرَيْنَ، تُرَى، تُرَيانِ تُرَوْنَ، تُرَيْنَ، تُرَيانِ، تُرَيْنَ، أُرَى، نُرَى. **نوٹ:** مضارع معروف کی طرح تخفیف اور تعلیل جاری ہے۔
مضارع مؤکد بلن معروف	لَنْ يَّرَى، لَنْ يَرَيا، لَنْ يَرَوْا، لَنْ تَرَى، لَنْ تَرَيا، لَنْ يَرَيْنَ، لَنْ تَرَى، لَنْ تَرَيا، لَنْ تَرَوْا، لَنْ تَرَيْ، لَنْ تَرَيا، لَنْ تَرَيْنَ، لَنْ أَرَى، لَنْ نَرَى.
مضارع مؤکد بلن مجہول	لَنْ يُّرَى، لَنْ يُّرَيا، لَنْ يُّرَوْا، لَنْ تُرى، لَنْ تُرَيا، لَنْ يُرَيْنَ، لَنْ تُرَى، لَنْ تُرَيا، لَنْ تُرَوْا، لَنْ تُرَي، لَنْ تُرَيا، لَنْ تُرَيْنَ، لَنْ أُرَى، لَنْ نُرَى.
	تبدیلی: پانچ صیغوں میں "لنْ" کا نصب ظاہر نہیں ہوا ہے، بقیہ صیغوں میں صحیح کی طرح عمل ہوا ہے۔
مضارع منفی بلم معروف	لَمْ يَرَ، لَمْ يَرَيا، لَمْ يَرَوْا، لَمْ تَرَ، لَمْ تَرَيا، لَمْ يَرَيْنَ، لَمْ تَرَ، لَمْ تَرَيا، لَمْ تَرَوْ، لَمْ تَرَيْ، لَمْ تَرَيا، لَمْ تَرَيْنَ، لَمْ أَرَ، لَمْ نَرَ.
مضارع منفی بلم مجہول	لَمْ يُرَ، لَمْ يُرَيا، لَمْ يُرَوْا، لَمْ تُرَ، لَمْ تُرَيا، لَمْ يُرَيْنَ، لَمْ تُرَ، لَمْ تُرَيا، لَمْ تُرَوْا، لَمْ تُرَيْ، لَمْ تُرَيا، لَمْ تُرَيْنَ، لَمْ أُرَ، لَمْ نُرَ.
	تبدیلی: پانچ صیغوں میں "لَمْ" کی وجہ سے آخر سے الف گر گیا ہے، بقیہ صیغوں میں صحیح کی طرح عمل ہوا ہے۔
مضارع مؤکد معروف	لَيَرَيَنَّ، لَيَرَيانِّ، لَيَرَوُنَّ، لَتَرَيَنَّ، لَتَرَيانِّ، لَيَرَيْنانِّ، لَتَرَيَنَّ، لَتَرَيانِّ، لَتَرَوُنَّ، لَتَرَيِنَّ، لَتَرَيانِّ، لَتَرَيْنانِّ، لَأَرَيَنَّ، لَنَرَيَنَّ.

مضارع مؤكد مجهول	لَيُرَيَنَّ، لَيُرَيانِّ، لَيُرَوُنَّ، لَتُرَيَنَّ، لَتُرَيانِّ، لَيُرَيْنانِّ، لتُرَيَنَّ، لَتُرَيانِّ، لَتُرَوُنَّ، لَتُرَيِنَّ، لَتُرَيانِّ، لَتُرَيْنانّ، لاُرَيَنَّ، لَنُرَيَنّ.
امر حاضر معروف	رَ ، رَيا، رَوْا، رَيْ، رَيا، رَيْنَ. **تبدیلی**: ''رَ'' ، ''تَرَی'' سے بنا ہے، علامتِ مضارع گرانے کے بعد فا کلمہ متحرک تھا ہمزۂ وصل کی حاجت نہ ہوئی، آخر میں وقف کی وجہ سے الف گر گیا، ''رَ'' ہو گیا۔
امر حاضر مؤکد	رَيَنَّ، رَيَانِّ، رَوُنَّ، رَيِنَّ، رَيانِّ، رَيْنانِّ . **فائدہ**: ''رَ'' میں نونِ ثقیلہ لانے کی وجہ سے جب امر کا وقف باقی نہ رہا، تو حرفِ علّت نے واپس آنا چاہا، چوں کہ الف، حرکت کے قابل نہ تھا، اور نونِ ثقیلہ اپنے پہلے فتحہ چاہتا ہے، لہذا الف کی اصل یا کو واپس لے آئے، ''رَيَنَّ'' ہو گیا۔ **نوٹ**: امر باللام معروف ومجہول، مؤکد بنون تاکید کی گردان مضارع مؤکد کی طرح ہو گی۔
نہی معروف	لایَرَ، لا يَرَيا، لا يَرَوْا، لاتَرَ، لا تَرَيا، لا يَرَيْنَ،لا تَرَ، لا تَرَيا، لَا تَرَوْا، لا تَرَيْ، لا تَرَيا، لَا تَرَيْنَ، لاارَ، لا نَرَ.
نہی مجہول	لايُرَ، لايُرَيا، لايُرَوْا، لاتُرَ، لاتُرَيا، لايُرَيْنَ، لاتُرَ، لاتُرَيا، لاتُرَوْا، لاتُرَیُ، لاتُرَيا، لا تُرَيْنَ، لااُرَ، لانُرَ.
اسم فاعل	راءٍ، رائِيانِ، راءُوْنَ، رائِيةٌ، رائِيَتانِ، رائِياتٌ. **تبدیلی**: ''رامٍ'' کی طرح تعلیل ہوئی ہے.
اسم مفعول	مَرْئِيٌّ، مَرْئِيَّانِ، مَرْئِيُّوْنَ، مَرْئِيَّةٌ، مَرْئِيَّتانِ، مَرْئِيّاتٌ. **تبدیلی**: ''مَرْمِیٌّ'' کی طرح تعلیل ہوئی ہے۔

مہموز لام واجوف یائی: (ض) المجيءُ: آنا۔ جاءَ، يَجِيْءُ، مَجِيئاً، فهو جاءٍ، وجِيْءَ، يُجاءُ، مَجِيْئاً، فهو مَجِيْءٌ، الأمرُ منه: جِئْ، والنهي عنه: لا تَجِئْ، الظرفُ منه: مَجِيْءٌ.

تعلیلیں: اس میں ''باع، یَبِیْعُ'' (معتل عین یائی) کی طرح تعلیل جاری ہے۔ البتہ:

(۱) اسم فاعل ''جاءٍ'' اصل میں ''جايِءٌ'' تھا، ''بائع'' کی طرح تعلیل کرنے کے بعد دو ہمزہ یکجا ہوئے، لہذا مہموز کے قاعدہ (۶) سے دوسرے ہمزہ کو یا کر دیا گیا، پھر اس میں ''رامٍ'' کی طرح تعلیل ہوئی ہے۔

(۲) ''جِئْنَ'' سے ''جِئْنا'' تک ہمزہ کو ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے جوازاً یا کر سکتے ہیں۔ یوں ہی حرفِ متحرک کے بعد جہاں ہمزۂ متحرکہ ہو تو وہاں بین بین کا عمل جاری کر سکتے ہیں۔

فائدہ: شَاء، یَشاءُ، مَشِیْئَةً اجوفِ یائی اورمہموزِ لام ہے،اس کی اصل ''شَیْءٌ'' بروزنِ ''**فَعْلُ**'' ہے۔عین کی جگہ یا اور لام کی جگہ ہمزہ ہے۔ یہ کلمہ سمع سے بھی ہوسکتا ہے اور فتح سے بھی۔ فتح کی خاصیت یہ ہے کہ اس کے عین یا لام کی جگہ حرفِ حلقی ہو، ''شاء'' میں لام کی جگہ حرف حلقی موجود ہے۔عینِ ماضی کا کسرہ ظاہر نہیں ہوتا کہ سمع یا فتح کی تعیین ہو سکے۔''شاءَ'' سے ''شاءَتا'' تک، یاے متحرّک ،فتحۂ ماقبل کی وجہ سے الف ہوگئی، اصلاً یا مکسور، یا مفتوح دونوں ہوسکتی ہے۔ ''شِئنَ'' سے ''شِئْنا'' تک الف اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گرگیا اور شین پر کسرہ دے دیا گیا۔ یہ کسرہ ہوسکتا ہے کہ مفتوح العین ہونے کی وجہ سے ہو، جیسے: ''خِفْنَ'' ، ''نِلْنَ'' میں ہے۔اور ہوسکتا ہے کہ یائی ہونے کی وجہ سے ہو، جیسے ''بِعْنَ'' میں ہے۔دونوں احتمال ہونے کے باعث کسرۂ فا سے بھی سمع یا فتح کسی ایک کی تعیین نہیں ہوتی،اسی لیے صاحبِ صراح نے اسے بابِ فتح سے شمار کیا ہے،اور بعض اہلِ لغت نے سمع سے شمار کیا ہے۔

فائدہ: ''جِیْٔ'' امر حاضر اور ''لَمْ یَجِیْٔ'' ، ''لایَجِیْٔ'' وغیرہ،جن صیغوں میں ہمزہ مجزوم اور ماقبل مکسور ہے،ان میں ہمزہ یا ہوسکتا ہے۔اور امر حاضر ''شَأْ'' اور ''لَمْ یَشَأْ'' ، ''لایَشَأْ'' وغیرہ،جن صیغوں میں ہمزہ ساکن ماقبل مفتوح ہے، ان میں ہمزہ الف ہوسکتا ہے۔لیکن یہ حرفِ علت باقی رہے گا، حذف نہ ہوگا،اس لیے کہ دوسرے حرف سے بدلا ہوا ہے،اصلی نہیں ہے۔(مگر کلامِ عرب میں ایسی نظیریں بھی ملتی ہیں کہ اصلی حرف علت کی طرح اسے بھی حذف کردیا جاتا ہے)۔

فائدہ: ''مَجِیءٌ'' اور ''مَشِیئَةٌ'' میں ہمزہ کو یا کرکے یا میں ادغام نہیں کرسکتے۔اس لیے کہ ان میں یا اصلی ہے اور ابدال ہمزہ کا قاعدہ مدّہ زائدہ کی معیت سے مشروط ہے۔''مَجایِئُ''،جمعِ ظرف اور اس کے امثال جن میں الفِ جمع کے بعد یا اصلی ہے وہ یا قاعدہ (۲۴) کے تحت ہمزہ نہ ہوگی،اس لیے کہ قاعدۂ مذکورہ حرفِ علّت زائد کے لیے ہے،اصلی کے لیے نہیں۔

مشقی سوالات:

(۱) آنے والے کلمات کی اصل بتاؤ اور ان میں ہونے والی تبدیلی کی نشان دہی کرو: اُلْنَ (وہ سب لوٹیں) اَوُوْلُ (میں لوٹتا ہوں) یَاتُوْنَ (وہ سب آتے ہیں) یَابی (وہ انکار کرتا ہے) یَئِدانِ (وہ دونوں زندہ درگور کرتے ہیں) جِئْنَ (وہ سب آئیں) آوِی (میں پناہ لیتا ہوں) اُبْتُ (میں لوٹا) (۲) ''الأَوْبُ'' اور ''القَیْء'' مصدر سے فعلِ ماضی،مضارع (معروف) اور امر حاضر معروف کی گردان کرو، اور جن جگہوں میں تبدیلی ہوئی ہے ان کی نشان دہی کرو۔

درس (۲۷) ﴿مضاعف کا بیان﴾

کسی جگہ اگر ایک جنس یا ایک مخرج کے دوحرف یا قریب قریب مخرج کے دوحرف جمع ہوں تو اُن میں حسب ذیل قواعد کے مطابق ادغام کرتے ہیں۔

قاعدہ(۱) جب ایک جنس، یا ایک مخرج، یا قریب قریب مخرج کے دوحرف ایک کلمہ یا دوکلمہ میں جمع ہوں اور پہلا حرف، ساکن غیر مدہ ہوتو پہلے کا دوسرے میں ادغام ہوتا ہے۔

☆ ایک جنس کے دو حرف جمع ہونے کی مثال: "مَدٌّ" (اس کی اصل "مَدْدٌ ہے) اسی طرح "اِذْهَبْ بِّنا" اور "عَصَوْا وَّ كَانُوْا" ان دومثالوں میں ایک جنس کے دوحرف دوکلموں میں ہیں۔ ☆ ایک مخرج کے دوحرف جمع ہونے کی مثال: "عَبَدْتُّم" (اس کی اصل "عَبَدْتُم" ہے)۔☆ متقارب المخرج دوحرف جمع ہونے کی مثال: "أَلَمْ نَخْلُقْكُّم" (اس کی اصل "اَلَمْ نَخْلُقْكُم" ہے)۔☆ "فِيْ يَوْمٍ" میں اول مدّہ ہے اس لیے ادغام نہ ہوا۔

قاعدہ (۲) اگر دونوں حرف متحرّک ہوں اور ایک کلمہ میں جمع ہوں اور پہلے حرف کا ماقبل متحرّک ہوتو پہلے حرف کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کرنا واجب ہے، جیسے: "مَدَدَ" سے "مَدَّ". اور "فَرَرَ" سے "فَرَّ". البتہ اسم میں یہ قاعدہ جاری ہونے کے لیے شرط ہے کہ وہ متحرک العین نہ ہو، لہذا "شَرَرٌ" اور "سُرُرٌ" میں ادغام نہیں کریں گے۔

قاعدہ(۳) اگر وہ دونوں متحرّک ہوں اور ایک کلمہ میں جمع ہوں مگر پہلے حرف کا ماقبل ساکن غیر مدّہ ہوتو پہلے حرف کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے کر ادغام کرنا واجب ہے، جیسے: "يَمْدُدُ" سے "يَمُدُّ". "يَفْرِرُ" سے "يَفِرُّ". اور "يَعْضَضُ" سے "يَعَضُّ". لیکن یہ قاعدہ جاری ہونے کے لیے شرط ہے کہ وہ کلمہ ملحق نہ ہو، لہذا "جَلْبَبَ" میں یہ قاعدہ جاری نہ ہوگا۔

قاعدہ(٤) اگر دونوں متحرّک ہوں اور ایک کلمہ میں جمع ہوں، مگر پہلے حرف کا ماقبل ساکن مدّہ ہوتو پہلے حرف کی حرکت ماقبل کو دیے بغیر ادغام کر دیں گے۔ جیسے: "حاجِجٌ" سے "حاجٌّ". "مُوْدِدَ" سے "مُوْدَّ"، "حُوْجِجَ" سے "حُوْجَّ".

قاعدہ(۵) اگر ادغام کے بعد دوسرے حرف پر امر کی وجہ سے سکون ہو یا کسی عامل جازم کی وجہ سے جزم ہوتو وہاں تین صورتیں جائز ہوتی ہیں: (ا) فتحہ، جیسے: "فِرَّ". (۲) کسرہ، جیسے: "فِرِّ". (۳) فکّ ادغام (یعنی ادغام نہ کرنا)، جیسے: "اِفْرِرْ". اور اگر حرفِ اول کا ماقبل مضموم ہوتو ضمہ بھی جائز ہے، جیسے: "مُدُّ"، "لَمْ يَمُدُّ". (1)

---

(1) فصول اکبری اور نوادر الوصول میں قواعد ادغام قدرے تفصیل سے مذکور ہیں، یہاں ان کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے:

① جب ایک جنس کے دوحرف ایک کلمہ میں جمع ہوں اور پہلا ساکن ہو، دوسرا متحرک تو ادغام واجب ہے۔ دونوں حرف صحیح ہوں، یا حرف علت، یا ہمزہ۔ اور ایک کلمہ حقیقۃً ہو یا حکمًا۔ جیسے مَدٌّ، شَدٌّ اور مُسْلِمِيَّ ، بِيَدَيَّ۔

② اور اگر دونوں متحرک ہوں تو بھی ادغام ضروری ہے جیسے فَرَّ، دَوَابُّ (اصل: فَرَرَ، دَوَابِبُ بروزن فَوَاعِلُ) مگر اقتتل، حيِيَ، احيِيَ، استحيي، اِحْوَوِیَ کے مثل میں ادغام واجب نہیں، صرف جائز ہے۔

③ اگر پہلا حرف متحرک ہو اور دوسرے پر حرکت عارضی ہو جیسے اُمْدُدِ القومَ تو اس میں ادغام جائز ہے۔ بصورت ادغام مُدِّ القومَ ہوگا۔ اور اگر پہلا متحرک ہو اور دوسرے پر سکون لازم ہو تو ادغام ناجائز ہے جیسے مَدَدْنَ اور اگر دوسرے پر سکون عارضی ہو تو ادغام جائز ہے۔ ایسی صورت =

= میں پہلے کو ساکن کر کے جب دوسرے حرف ساکن سے ملائیں گے تو دو ساکن جمع ہوں گے اس لیے دوسرے کو کسرہ یا فتحہ دیا جائے گا اور اگر پہلے حرف پر ضمہ ہو تو دوسرے پر ضمہ بھی دے سکتے ہیں۔ اور حالت وقف ہو تو دوسرے کو ساکن بھی رکھ سکتے ہیں، جیسے ① مُدِّ - بالکسر۔ اس لیے کہ ساکن کو جب حرکت دی جاتی ہے تو اصل یہ ہے کہ کسرہ کی حرکت دی جائے۔ ② مُدَّ - بالفتح۔ اس لیے کہ فتحہ اخفِ حرکات ہونے کے باعث سکون سے قریب تر ہے۔ ③ مُدُّ - بالضم۔ اس میں ضمۂ آخر کی ضمۂ ماقبل سے مناسبت ہو جاتی ہے۔ ④ مُدّ - وقف کے ساتھ، بلا حرکت۔ فِرَّ، امر میں صرف تین حالتیں ہوسکتی ہیں، آخر پر ضمہ نہ آسکے گا، اس لیے کہ اس کے ماقبل ضمہ نہیں ہے۔

④ اگر ایک جنس کے دونوں حرف متحرک ہیں اور پہلے کا ماقبل بھی متحرک ہے یا ساکن مدہ ہے تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیں گے۔ جیسے مَدَدَ سے مَدَّ ، فَرَرَ سے فَرَّ، حَابَبَ سے حَابَّ، حُوْبِبَ سے حُوْبَّ۔

اور اگر متحرک اول کا ماقبل ساکن غیر مدہ ہو تو پہلے متحرک کی حرکت نقل کر کے اس کے ماقبل کو دیں گے پھر دونوں ہم جنس حرفوں میں ادغام کریں گے جیسے یَمْدُدُ سے یَمُدُّ ، یَوْدَدُ سے یَوَدُّ۔

⑤ اگر ایک جنس کے دو حرف دو کلمہ میں ہوں اور پہلا ساکن غیر مدہ ہو تو دوسرے میں ادغام واجب ہے۔ جیسے **اُذْكُرْ رَّبَّكَ، اَوْ وَّزَنُوْهم**۔ قَالُوْا وَمَا لَنا میں اور فِيْ يَوْم میں پہلا مدہ ہے اس لیے ادغام نہ ہوگا۔

اور اگر پہلا متحرک ہو تو دوسرے میں اُس کا ادغام جائز ہے بشرطے کہ پہلے کا ماقبل بھی متحرک یا ساکن مدہ ہو اور دوسرا حرف بھی متحرک ہو۔ جیسے مَكَّنَنَا میں مَكَّنَّا، لا تَامَنُنَا میں لاتَامَنَّا، رِدَا اَّبِيْه، حَمِيْدْ دَّهْر ، مَحْمُوْدْ دِّيَار، حرف لین ماقبل مفتوح کو بھی مدہ کے حکم میں رکھا گیا ہے جیسے ثَوْبْ بَّشِيْر۔

اگر شرط مذکور نہ پائی جائے تو ادغام جائز نہیں۔ جیسے قَوْمُ مَالِكٍ، ضَرَبَ بْنُ عَمرٍو۔

شرائط ادغام

① اعلال مزاحمِ ادغام نہ ہو جیسے اِرعوی. اصله: اِرْعَوَوَ۔

② ادغام سے ایک اسم کا دوسرے اسم سے التباس نہ ہو جب کہ پہلا حرف متحرک ہو، جیسے سَبَب، شَرَر۔

③ حرف اول ہائے سکتہ نہ ہو جیسے عَدُوِّيَهْ هَلَك۔

④ حرف اول مدہ نہ ہو، جیسے قالوا و ما لنا– في يوم۔

⑤ حرف اول ہمزہ سے بدلا ہوا نہ ہو، **وجوباً** جیسے اُوْوِی، ایواء سے ماضی مجہول یا مضارع واحد متکلم معروف یا مجہول۔ **جوازاً**، جیسے یُووِی، رِئْيا مگر بعض کے نزدیک یُوِّيُ اور رئيا میں ادغام جائز ہے اور ایک قراءت میں رِيّا (أثاثا و ريّا) وارد ہے۔

⑥ پہلا حرف، الف سے بدلا ہوا نہ ہو جیسے قُوْوِل ، قاوَل کا ماضی مجہول۔

⑦ حرف اول مدغم فیہ نہ ہو جیسے حَبَّب۔

⑧ حرف دوم برائے الحاق نہ ہو، جیسے قَرْدَد بروزن جعفر جب کہ حرف اول متحرک ہو ورنہ ادغام جائز ہوگا جیسے جِلَبٌّ جس کی اصل جِلْبَبٌ بروزن قِمَطْرٌ ہے۔

موانع ادغام

① اول کلمہ میں ادغام ناجائز ہے تا کہ ابتدا بہ سکون لازم نہ آئے۔ پہلا حرف اصلی ہو جیسے دَدِن، یا زائد ہو جیسے بِبَذْرٍ بائے جارہ کے ساتھ۔ مگر تفعل و تفاعل کا مضارع جب کسی حرف متحرک یا مدہ کے بعد واقع ہو تو شروع کی دونوں تا میں ادغام جائز ہے جیسے فَتَّنزَّل ، فَتَّباعَد، قالوا تَّنَزَّل ، لا تَّنَاجَوا۔

② دو ہمزہ میں ادغام ناجائز ہے دونوں ایک کلمہ میں ہوں یا دو کلمہ میں۔ مگر ایسی جگہ جس کی اصل وضع تشدید کے ساتھ ہے۔ جیسے سَأَّل، سُئِّل ، تفعیل سے ماضی معروف و مجہول۔ (فصول اکبری و نوادر الاصول، بیان اصول مضاعف)

کچھ الفاظ ایسے ہیں جن میں شرائط ادغام پائے جانے کے باوجود ادغام نہ ہوا تاکہ ان کی اصل پر دلالت ہو۔ جیسے **قَطِطَ شَعْرُہ**: اس کے بال بہت پیچ دار ہوئے۔ **ذَبَبَتِ الْمَرْأَۃُ**: عورت کی پیشانی پر بال اُگے۔ **لَحِحَتِ الْعَیْنُ** (بہ دوحاے مہملہ) آنکھ چرک آلود ہوئی۔ وغیرہ۔

صرف صغیر.

باب	مثال ومعنی	گردان
ن	المَدُّ کھینچنا	مَدَّ، یَمُدُّ، مَدّاً فهو مادٌّ، ومُدَّ یَمَدُّ مَدّاً فهو مَمْدُوْدٌ، الأمرُ منه: مُدَّ، مُدِّ، مُدُّ، اُمْدُد، والنهي عنه: لا تَمُدَّ، لا تَمُدِّ، لا تَمُدُّ، لا تَمْدُدْ. الظرفُ منه: مَمَدٌّ، والآلة منه: مِمَدٌّ، مِمَدَّةٌ، مِمْدادٌ، أفعلُ التفضیل منه: أَمَدُّ، والمؤنّث منه: مُدّی.

صرف کبیر۔

فعل / مشتق	گردان اور تبدیلیاں
ماضی معروف	مَدَّ، مَدَّا، مَدُّوْا، مَدَّتْ، مَدَّتا، مَدَدْنَ، مَدَدْتَ، مَدَدْتُما، مَدَدْتُمْ، مَدَدْتِ، مَدَدْتُما، مَدَدْتُنَّ، مَدَدْتُ، مَدَدْنا.
	تبدیلی: واحد مذکر غائب سے تثنیہ مؤنث غائب تک قاعدہ (۲) جاری ہے، جمع مؤنث غائب سے اخیر تک دوسری دال کے ساکن ہونے کی وجہ سے پہلی دال کو ادغام نہیں کیا گیا، البتہ واحد مذکر حاضر سے واحد متکلم تک دوسری دال کو تا میں ادغام کیا گیا ہے۔
ماضی مجہول	مُدَّ، مُدَّا، مُدُّوْا، مُدَّتْ، مُدَّتا، مُدِدْنَ، مُدِدْتَ، مُدِدْتُما، مُدِدْتُمْ، مُدِدْتِ، مُدِدْتُما، مُدِدْتُنَّ، مُدِدْتُ، مُدِدْنا.
	تبدیلی: ماضی معروف کی طرح ادغام ہوا ہے۔
مضارع معروف	یَمُدُّ، یَمُدّان، یَمُدُّوْنَ، تَمُدُّ، تَمُدَّان، یَمْدُدْنَ، تَمُدُّ، تَمُدّان، تَمُدُّوْنَ، تَمُدِّیْنَ، تَمُدَّان،تَمْدُدْنَ، أَمُدُّ، نَمُدُّ.
	تبدیلی: جمع مؤنث غائب وحاضر کے سوا تمام صیغوں میں قاعدہ (۳) سے ادغام ہوا ہے، البتہ ان دونوں صیغوں میں دوسری دال کے ساکن ہونے کی وجہ سے ادغام نہیں ہوا ہے۔
مضارع مجہول	یُمَدُّ، یُمَدَّانِ، یُمَدُّوْنَ، تُمَدُّ، تُمَدَّانِ، یُمْدَدْنَ، تُمَدُّ، تُمَدَّانِ تُمَدُّوْنَ، تُمَدِّیْنَ، تُمَدَّانِ، تُمَدَدْنَ، أُمَدُّ، نُمَدُّ. **نوٹ**: مضارع معروف کی طرح ادغام ہوا ہے۔
مضارع مؤکّد بلن معروف	لَنْ یَمُدَّ، لَنْ یَمُدّا، لَنْ یَمُدُّوا، لَنْ تَمُدَّ، لَنْ تَمُدّا، لَنْ یَمْدُدْنَ، لَنْ تَمُدَّ، لَنْ تَمُدّا،لَنْ تَمُدُّوا، لَنْ تَمُدِّي، لَنْ تَمُدّا، لَنْ تَمْدُدْنَ، لَنْ أَمُدَّ، لَنْ نَمُدَّ.
مضارع مؤکّد بلن مجہول	لَنْ یُمَدَّ، لَنْ یُمَدّا، لَنْ یُمَدُّواْ، لَنْ تُمَدَّ، لَنْ تُمَدّا، لَنْ یُمْدَدْنَ، لَنْ تُمَدَّ، لَنْ تُمَدَّا، لَنْ تُمَدُّوا، لَنْ تُمَدِّي، لَنْ تُمَدَّا، لَنْ تُمْدَدْنَ، لَنْ أُمَدَّ، لَنْ نُمَدَّ. **نوٹ**: "لَنْ" کا عمل یہاں (مضارع مؤکّد بلن معروف ومجہول میں) بھی صحیح کی طرح ہے۔

مضارع منفی بلم معروف	لَمْ يَمُدَّ، لَمْ يَمُدَّا، لَمْ يَمُدُّوْا، لَمْ تَمُدَّ، لَمْ تَمُدَّا، لَمْ يَمْدُدْنَ، لَمْ تَمُدَّ، لَمْ تَمُدَّا، لَمْ تَمُدُّوْا، لَمْ تَمُدِّيْ، لَمْ تَمُدَّا، لَمْ تَمْدُدْنَ، لَمْ أَمُدَّ، لَمْ نَمُدَّ.
مضارع منفی بلم مجہول	لَمْ يُمَدَّ، لَمْ يُمَدَّا، لَمْ يُمَدُّوْا، لَمْ تُمَدَّ، لَمْ تُمَدَّا، لَمْ يُمْدَدْنَ، لَمْ تُمَدَّ، لَمْ تُمَدَّا، لَمْ تُمَدُّوْا، لَمْ تُمَدِّيْ، لَمْ تُمَدَّا، لَمْ تُمْدَدْنَ، لَمْ أُمَدَّ، لَمْ نُمَدَّ .
	تبدیلی: مضارع منفی بلم معروف ومجہول کے تمام صیغوں میں قاعدہ (۳) جاری ہے، اور واحد مذکر غائب وحاضر ومتکلم اور واحد مؤنث غائب میں قاعدہ (۵) جاری ہے۔
مضارع مؤکد بلام ونون ثقیلہ معروف	لَيَمُدَّنَّ، لَيَمُدَّانِّ، لَيَمُدُّنَّ، لَتَمُدَّنَّ، لَتَمُدَّانِّ، لَيَمْدُدْنانِّ، لَتَمُدَّنَّ، لَتَمُدَّانِّ، لَتَمُدُّنَّ، لَتَمُدِّنَّ، لَتَمُدَّانِّ، لَتَمْدُدْنانِّ، لأَمُدَّنَّ، لَنَمُدَّنَّ.
مضارع بنون ثقیلہ مجہول	لَيُمَدَّنَّ، لَيُمَدَّانِّ، لَيُمَدُّنَّ، لَتُمَدَّنَّ، لَتُمَدَّانِّ، لَيُمْدَدْنانِّ، لَتُمَدَّنَّ، لَتُمَدَّانِّ، لَتُمَدُّنَّ، لَتُمَدِّنَّ، لَتُمَدَّانِّ، لَتُمْدَدْنانِّ، لأُمَدَّنَّ، لَنُمَدَّنَّ . **نوٹ**: نونِ ثقیلہ آنے سے کوئی نیا تغیر نہیں ہوا ہے۔
امر حاضر معروف	مُدَّ (مُدِّ، مُدُّ، اُمْدُدْ) مُدَّا، مُدُّوْا، مُدِّيْ، مُدَّا، اُمْدُدْنَ .
	تبدیلی: واحد کے صیغہ میں قاعدہ (۵) جاری ہے، البتہ تثنیہ اور جمع مذکر کے صیغوں میں "فکِّ ادغام" جائز نہیں ہے، کیونکہ دوسری دال محلّ وقف نہیں۔
امر حاضر معروف مؤکّد بنون ثقیلہ	مُدَّنَّ، مُدَّانِّ، مُدُّنَّ، مُدِّنَّ، مُدَّانِّ، اُمْدُدْنانِّ. **فائدہ**: ان صیغوں میں وقف باقی نہ رہنے کی وجہ سے فکِّ ادغام اور ضمّہ وکسرہ جائز نہیں ہے۔
امر باللام معروف	لِيَمُدَّ، لِيَمُدَّا ، لِيَمُدُّوْا، لِتَمُدَّ ، لِتَمُدَّا، لِيَمْدُدْنَ، لِاَمُدَّ، لِنَمُدَّ. **نوٹ**: مضارع بلم کی طرح عمل ہوا ہے۔
امر مجہول	لِيُمَدَّ.لِيُمَدَّا،لِيُمَدُّوْا،لِتُمَدَّ،لِتُمَدَّا،لِيُمْدَدْنَ،لِتُمَدَّ،لِتُمَدَّا،لِتُمَدُّوْا،لِتُمَدِّيْ،لِتُمَدَّا،لِتُمْدَدْنَ،لِاُمَدَّ،لِنُمَدَّ
نہی معروف	لايَمُدَّ،لايَمُدَّا،لايَمُدُّوْا،لاتَمُدَّ،لاتَمُدَّا،لايَمْدُدْنَ،لاتَمُدَّ،لا تَمُدَّا،لاتَمُدُّوْا، لا تَمُدِّيْ، لا تَمُدَّا، لا تَمْدُدْنَ،لااَمُدَّ،لانَمُدَّ.
نہی مجہول	لايُمَدَّ، لايُمَدَّا، لايُمَدُّوْا، لاتُمَدَّ، لاتُمَدَّا، لايُمْدَدْنَ، لاتُمَدَّ، لاتُمَدَّا، لاتُمَدُّوْا، لاتُمَدِّيْ، لاتُمَدَّا، لاتُمْدَدْنَ، لااُمَدَّ، لانُمَدَّ. **نوٹ**: امر مجہول مؤکّد اور نہی معروف ومجہول موکد کی گردان مضارع موکد کی گردانوں کی طرح ہوگی۔
اسم فاعل	مادٌّ، مادّانِ، مادُّوْنَ، مادَّةٌ، مادَّتان، مادّاتٌ . **تبدیلی**: قاعدہ (۴) سے ادغام ہوا ہے۔
اسم مفعول	مَمْدُوْدٌ، مَمْدُودَانِ، مَمْدُوْدُوْنَ، مَمْدَوْدَةٌ، مَمْدُوْدَتانِ، مَمْدُوْداتٌ .
	تبدیلی: ان صیغوں میں ادغام کا عمل نہیں ہوا ہے۔

مضاعف از (ض)الفرار: بھاگنا: فَرَّ، يَفِرُّ، فِراراً فهو فارٌّ، الأمرُ منه: فِرَّ، فِرِّ، اِفْرِر، والنهي عنه: لا تَفِرَّ، لا تَفِرِّ، لاتَفْرِرْ، الظرفُ منه: مَفِرٌّ.

مضاعف از (س)المَسُّ: چھونا: مَسَّ، يَمَسُّ، مَسّاً، فهو ماسٌّ، ومُسَّ، يُمَسُّ، مَسّاً فهو مَمْسُوْسٌ، الأمرُ منه: مَسَّ، مَسِّ، اِمْسَسْ، والنهي عنه: لا تَمَسَّ، لا تَمَسِّ، لا تَمْسَسْ، الظرفُ منه: مَمَسٌّ.

غیر ثلاثی مجرد سے مضاعف کی گردان۔

باب	مثال ومعنی	گردان
افتعال	الاضطرار مجبورکرنا	اِضْطَرَّ، يَضْطَرُّ، اِضْطِراراً فهو مُضْطَرٌّ، واُضْطُرَّ، يُضْطَرُّ، اِضْطِراراً فهو مُضْطَرٌّ، الأمرُ منه: اِضْطَرَّ، اِضْطَرِّ، اِضْطَرِرْ، والنهي عنه: لا تَضْطَرَّ، لا تَضْطَرِّ، لا تَضْطَرِرْ، الظرفُ منه: مُضْطَرٌّ.
استفعال	الاستقرار ٹھہرنا	اِسْتَقَرَّ، يَسْتَقِرُّ، اِسْتِقْراراً فهو مُسْتَقِرٌّ، الأمرُ منه: اِسْتَقِرَّ، اِسْتَقِرِّ، اِسْتَقْرِرْ، والنهي عنه: لا تَسْتَقِرَّ، لا تَسْتَقِرِّ، لا تَسْتَقْرِرْ، الظرفُ منه: مُسْتَقَرٌّ.
انفعال	الانسداد بندہونا	اِنْسَدَّ، يَنْسَدُّ، اِنْسِداداً، فهو مُنْسَدٌّ، الأمرُ منه: اِنْسَدَّ، اِنْسَدِّ، اِنْسَدِدْ، والنهي عنه: لا تَنْسَدَّ، لا تَنْسَدِّ، لا تَنْسَدِدْ، الظرفُ منه: مُنْسَدٌّ.
افعال	الامداد زیادہ کرنا، مددکرنا	أَمَدَّ، يُمِدُّ، اِمْداداً فهو مُمِدٌّ، واُمِدَّ، يُمَدُّ، اِمْداداً فهو مُمَدٌّ، الأمرُ منه: أَمِدَّ، أَمِدِّ، أَمْدِدْ، والنهي عنه: لا تُمِدَّ، لا تُمِدِّ، لا تُمْدِدْ، الظرفُ منه: مُمَدٌّ.
تفعیل	التجديد نیا کرنا	جَدَّدَ، يُجَدِّدُ، تَجْدِيداً، فهو مُجَدِّدٌ، وجُدِّدَ، يُجَدَّدُ، تَجْديْداً فهو مُجَدَّدٌ، الأمرُ منه: جَدِّدْ، والنهي عنه: لا تُجَدِّدْ، الظرفُ منه: مُجَدَّدٌ.
مفاعلة	المحاجّة حجت میں مقابلہ کرنا	حاجَّ، يُحاجُّ، مُحاجَّةً، فهو مُحاجٌّ، وحُوْجَّ، يُحاجُّ، مُحاجَّةً، فهو مُحاجٌّ، الأمرُ منه: حَاجَّ، حَاجِّ، حاجِجْ، والنهي عنه: لا تُحاجَّ، لَا تُحَاجِّ، لا تُحاجِجْ، الظرفُ منه: مُحاجٌّ.
تفاعل	التضاد باہم ضدہونا	تَضادَّ، يَتَضادُّ، تَضادّاً، فهو مُتَضادٌّ، الأمرُ منه: تَضادَدْ، والنهي عنه: لا تَتَضادَدْ، الظرفُ منه: مُتَضادٌّ.

مضاعف بامهموز (**گردان مهموزفا ومضاعف** از **نصر**) الاِمامَة: امامت کرنا: اَمَّ، يَؤُمُّ، اِمامَةً فهو آمٌّ، واُمَّ يُأَمُّ اِمامَةً فهو مأمُوْمٌ، الأمر منه: اُمَّ،اُمِّ،اُمُّ، اُوْمُمْ، والنهي عنه: لاتَؤُمَّ،لاتَؤُمِّ،لاتَؤُمُّ،لاتَامُمْ، الظرفُ منه: مَامٌّ.

تعلیلیں: ہمزہ میں مہموز کے قواعد اور متجانسین میں مضاعف کے قواعد جاری ہوں گے، لیکن اگر ہمزہ اور مضاعف کے قواعد میں تعارض ہو تو مضاعف کے قاعدہ کو ترجیح دی جائے گی، لہذا "یَؤُمُّ" میں "رَأْسٌ" کے قاعدہ (مہموز کے قاعدہ [۱]) پر عمل نہیں کریں گے، بلکہ "یَمُدُّ" کے قاعدہ (مضاعف کے قاعدہ ۳) کے مطابق عمل کریں گے، یونہی "اَؤُمُّ" (مضارع معروف واحد متکلم) میں "آمِنَ" کے قاعدہ (مہموز کے قاعدہ ۳) پر مضاعف کے قاعدہ (۳) کو ترجیح ہوگی، لیکن ادغام کے بعد ہمزتین متحرکتین کے قاعدہ (مہموز کے قاعدہ ٦) سے ہمزۂ دوم کو واو کیا جائے گا۔

گردان مہموز ومضاعف *از* **افتعال**: الاِیْتِمام: *اقتدا کرنا*۔ اِیْتَمَّ، یَأْتَمُّ، اِیْتِماماً فهو مُؤتَمٌّ، واُوْتُمَّ، یُوْتَمُّ، اِیْتِماماً فهو مُوْتَمٌّ، الأمر منه: اِیْتَمَّ، اِیْتَمِّ، اِیْتَمِمْ، والنهي عنه: لا تَأتَمَّ، لا تأتَمِّ، لا تأتَمِمْ، الظرفُ منه: مُؤتَمٌّ.

مضاعف با معتل (مثال ومضاعف *از* **سمع)** الوُدُّ: *دوست رکھنا*. وَدَّ، یَوَدُّ، وُدّاً فهو وادٌّ، ووُدَّ، یُوَدُّ، وُدّاً فهو مَوْدُوْدٌ، الأمر منه: وَدَّ، وَدِّ، اِیْدَدْ، والنهی عنه: لا تَوَدَّ، لاتَوَدِّ، لاتَوْدَدْ، الظرفُ منه: مَوَدٌّ، والآلةُ منه: مِوَدٌّ، مِوَدَّةٌ، مِیْدادٌ، افعلُ التفضیل منه: اَوَدُّ، والمؤنّث منه: وُدّی.

تعلیلیں: واو میں معتل فا کے قواعد اور متجانسین میں مضاعف کے قواعد جاری ہوں گے، لیکن تعارض کے وقت مضاعف کے قواعد کو ترجیح ہوگی، مثلا: "مِوَدٌّ" (اسم آلہ) میں معتل کا قاعدہ واو کو یا سے بدلنے کا متقاضی تھا اور مضاعف کا قاعدہ نقلِ حرکت کا مقتضی ہے لہذا مضاعف کے قاعدہ کو ترجیح دی گئی۔

فائدہ: نونِ ساکن جب "یَرْمَلُوْنَ" کے حروف میں سے کسی حرف سے قبل دوسرے کلمہ میں واقع ہو تو اس حرف میں مدغم ہو جائے گا۔ اگر "ر" اور "ل" ہو تو بغیر غنّہ کے ورنہ غنّہ کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ جیسے: مِنْ رَّبِّکَ، مَنْ یَّرْغَبْ، رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ. اور اگر ایک کلمہ میں ہو تو ادغام نہیں ہوگا، جیسے: دُنْیا، صِنْوانٌ.

فائدہ: لامِ تعریف حروفِ شمسیہ (د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل اور ن) میں مدغم ہو جاتا ہے جیسے: "وَالشَّمْسِ"۔ اور حروفِ قمریہ (مذکورہ حروف کے علاوہ حروف) میں مدغم نہیں ہوتا ہے، جیسے: "وَالقَمَرِ"۔ ("والشَّمْس" اور "والقَمَر" چونکہ قرآن مجید میں واقع ہیں، اور پہلے میں ادغام ہوا ہے اور دوسرے میں نہیں ہوا ہے، اسی مناسبت سے تمام ادغام والے حروف کو "حروف شمسیہ" اور ادغام نہ ہونے والے حروف کو "حروف قمریہ" کہا جاتا ہے)

مشقی سوالات:

(۱) آنے والے کلمات کی اصل اور معنی بتاؤ اور ان میں جاری شدہ تغیرات کی نشان دہی کرو: یُحِبُّ، وَدَّتْ، فارٌّ، یُوادُّوْنَ، تَمَسُّ. تَسْتَقِرُّ. مُضْطَرٌّ. مُضادٌّ. تَمُدُّ. ذَبَّتا۔ (۲) "المَحَبَّة"، "المُحاجّة" اور "الاحساس" مصدر سے ماضی، مضارع، امر، اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کی گردان کرو اور مواضعِ ادغام میں قواعد جاری کرو۔

۞ ۞ ۞

درس (۲۸) ﴿کچھ مشکل صیغے اور اُن کا حل﴾

چوں کہ علمِ صرف کا مقصود قرآنِ حکیم کے معانی کا علم ہے۔اس لیے ذیل میں کتاب ''علم الصیغہ'' سے قرآنِ حکیم کے بعض مشکل صیغے اور ان کا حل سوال وجواب کے طور پر ذکر کیا جارہا ہے۔ چند صیغوں کے بعد عبارت سوال میں ''کیا ہے؟'' یا ''کون صیغہ ہے؟'' اختصاراً ترک کر دیا گیا ہے۔

نوٹ: واضح رہے کہ صرفی حضرات ایسے مقامات پر قابلِ استفسار صیغوں کو رسم الخط کے مطابق نہیں لکھتے تا کہ زیادہ مشکل معلوم ہوں۔

سوال(۱): ﴿فَتَّقُوْنِ﴾[بقرہ: ۴۱]اور ﴿فَرْهَبُوْنِ﴾[بقرہ: ۴۰] کیا صیغے ہیں؟ اور اُن کے آخر میں نون مکسور کیوں ہے؟ **جواب:** یہ دونوں امر حاضر معروف جمع مذکر کے صیغے ہیں، ان کی اصل ''فاتَّقُوْنی''اور''فَارْهَبُوْنِی'' ہے، اول بابِ افتعال سے،اور دوم باب فتح سے ہے،شروع میں فا آنے کی وجہ سے ہمزۂ وصل گر گیا۔اور ان صیغوں کے آخر میں نونِ اعرابی نہیں ہے، بلکہ نونِ وقایہ ہے، جو فعل کے آخر کو کسرہ سے بچانے کے لیے فعل اور یاے متکلم کے درمیان آتا ہے، یاے متکلم کو حذف کر کے کسرہ پر اکتفا کر لیا گیا جس کی متعدد مثالیں موجود ہیں، ایسے نون وقایہ کو بحالت وقف ساکن ادا کرتے ہیں تو نون اعرابی سے التباس کی وجہ سے زیادہ اشکال پیدا ہو جاتا ہے۔

سوال (۲) : ﴿فَدّٰارَأْتُم﴾[بقرہ: ۷۲] کون صیغہ ہے؟ **جواب:** فعلِ ماضی معروف، جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے، ''دَرْء''(مہموزِ لام) سے بابِ ''اِفّاعُل''(تفاعل) سے آیا ہے،اصل ''ادّٰارَأْتُم'' ہے،شروع میں فا آنے کی وجہ سے ہمزۂ وصل ساقط ہو گیا ہے۔

سوال(۳): ﴿لَنْفَضُّوْا﴾[آل عمران: ۱۵۹] کون صیغہ ہے؟ **جواب:** فعلِ ماضی معروف مثبت، جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے،اصل ''لَانْفَضُّوا'' ہے،''فض''(مضاعف) سے بابِ انفعال سے آیا ہے، لامِ تاکید آنے کی وجہ سے ہمزۂ وصل گر گیا۔

سوال(٤): ﴿اَسْتَغْفَرْتَ﴾[منافقون : ٦]؟ **جواب:** اصل ''أَاِسْتَغْفَرْتَ'' ہے، ہمزۂ استفہام آنے سے ہمزۂ وصل گر گیا۔

سوال(۵): ﴿تَظاهَرُوْنَ﴾؟ **جواب:** بابِ تفاعل سے فعلِ مضارع مثبت معروف، جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے، اصل ''تَتَظاهرون'' ہے، دو تا یکجا ہونے کی وجہ سے ایک کو حذف کر دیا گیا۔

سوال(٦): ﴿وَلْتَاتِ﴾[نساء: ۱۰۲]؟ **جواب:** ''أتی''(مہموز فا وناقص یائی) سے امر غائب معروف، واحد مؤنّث کا صیغہ ہے، واو آنے کی وجہ سے لامِ امر کو ساکن کر دیا گیا، کیوں کہ لامِ امر واو کے بعد وجوباً، اور فا کے بعد جوازاً ساکن ہو جاتا ہے، جس کا سبب یہ ہے کہ لامِ امر مکسور ہوتا ہے اور اس کا مابعد متحرک ہوتا ہے، لہٰذا واو یا فا آنے سے ''فَعِلَ'' کا وزن حاصل ہو جاتا ہے۔اور اس وزن میں (اصل میں ہو یا بالعرض) عرب وسط کو ساکن کر دیتے ہیں، واو والی صورت میں وجوباً ساکن کرنے کی وجہ کثرتِ استعمال ہے۔

سوال(۷): ﴿وَيَتَّقْهِ﴾[نور: ۵۲]؟ **جواب**: باب افتعال (ناقص) سے فعلِ مضارع مثبت معروف مجزوم، واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے، اصل "يتّقي" ہے، اس کے قبل یوں ہے﴿ وَمَنْ يُطِعِ اللهَ ورَسُوْلَه وَيَخْشَ اللهَ وَيَتَّقْه﴾۔فعلِ مجزوم پر عطف ہونے کی وجہ سے یا حذف ہوگئی، پھر ضمیرِ مفعول "ہ" آنے سے "فَعِل" کا وزن حاصل ہوالہذا قاف کو ساکن کر دیا گیا، "يَتَّقْهِ" ہوا۔

سوال(۸): ﴿اَرْجِهْ﴾[اعراف: ۱۱۱]؟ **جواب**:"أَرْجِ" بابِ افعال (ناقص) سے امر حاضر معروف، واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے، ضمیرِ مفعول "ہ" لاحق ہونے کی وجہ سے "أرْجِه" ہوگیا، پھر چونکہ قرآنِ پاک میں اس کے بعد"وَأخاه" آیا ہے، لہذا"أَرْجِهِ"، "وَ" سے مل کر "فِعِل" کی صورت پر ہوگیا، اورعرب اس وزن میں بھی وسط کو ساکن کرتے ہیں، اس لیے "أَرْجِهْ" ہوگیا۔

سوال(۹): ﴿عَصَوّ﴾[بقرہ: ۶۱]؟ **جواب**: کلمۂ "عَصَوْا"، "رَمَوْا" کی طرح ماضی معروف، جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے، اس کے بعد واوِعطف آیا، لہذا ادغام کر دیا گیا، کیوں کہ قاعدہ ہے کہ واوِ غیر مدّہ، واوِ عطف میں مدغم ہوجاتا ہے۔

سوال(۱۰): ﴿أَنَّمُنَّ﴾[قصص: ۵]؟ **جواب**:"نَمُنُّ"، بابِ نصر (مضاعف) سے فعلِ مضارع معروف، جمع متکلم کا صیغہ ہے، پھر "أَنْ" ناصبہ کی وجہ سے آخر میں فتحہ سے نصب دیا گیا، "أَنْ نَمُنَّ"، ہوگیا۔

سوال(۱۱): ﴿لُمْتُنَّنِيْ﴾[یوسف: ۳۲]؟ **جواب**:"لُمْتُنَّ" بر وزنِ "قُلْتُنَّ" بابِ نصر (اجوفِ واوی) سے ماضی معروف، جمع مؤنّث حاضر کا صیغہ ہے، اس کے آخر میں نونِ وقایہ اور یاے متکلّم بڑھانے سے "لُمْتُنَّنِيْ" ہوگیا۔

سوال(۱۲): ﴿اِمّا تَرَيِنَّ﴾[مریم: ۲۶]؟ **جواب**: "تَرَيِنَّ" باب فتح (ناقص یائی) سے مضارع معروف بانونِ ثقیلہ، واحد مؤنّث حاضر کا صیغہ ہے، اس پر نونِ ثقیلہ آنے سے نونِ اعرابی حذف ہوگیا، اور یاے غیر مدّہ اورنونِ ثقیلہ کے ساتھ اجتماعِ ساکنین ہوا تو یا کو کسرہ دے دیا گیا، "تَرَيِنَّ"، ہوگیا۔

فائدہ: "تَرَيْنَ" کی اصل "تَرْأَيِيْنَ" ہے، ہمزہ وجوباً حذف ہوگیا (کیوں کہ افعالِ رویت میں ہمزۂ متحرّکہ کا ماقبل ساکن ہونے پر ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو وجوباً حذف کر دیا جاتا ہے)"تَرَيِيْنَ"، ہوا، پھر یا متحرک ماقبل مفتوح ہونے سے یا کو الف سے تبدیل کر کے اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف کر دیا گیا، "تَرَيْنَ"، ہوگیا۔

واضح رہے کہ یہ "اِمّا"، شرطیہ ہے، جو "اِنْ"، شرطیہ اور "ما"، زائدہ کا مجموعہ ہے، چونکہ نون اور میم متقارب المخرج ہیں، لہذا نون کو میم کر کے میم میں ادغام کر دیا گیا ہے۔

سوال(۱۳): ﴿قَالِيْنَ﴾[شعراء: ۱۶۸]؟ **جواب**:"رامِين" کے وزن پر بابِ ضرب (ناقص) سے اسمِ فاعل، جمع مذکر کا صیغہ ہے، اس کا معنی: بغض رکھنے والے' ہے، اصل میں "قالِيِيْن"، تھا۔ یونہی یہ کلمہ دو صیغہ اور بن سکتا ہے، (۱) بابِ مفاعلۃ (قالی يُقالي) سے امر حاضر معروف، جمع مؤنّث حاضر کا صیغہ ہو۔ (۲) اسی باب (مفاعلۃ) سے امر حاضر معروف، واحد مؤنّث

حاضر کا صیغہ "قَالِیْ" ہو، جس کے آخر میں نونِ وقایہ اور یائے متکلم لاحق ہو، اور یا حذف کر کے نونِ وقایہ پر وقف کر دیا گیا ہو۔ البتہ قرآن مجید میں یہ دونوں احتمالات جاری نہیں ہو سکتے، کیوں کہ قرآنِ حکیم میں معرّف باللام ہونے کہ وجہ سے اس کلمہ کا اسم ہونا متعیّن ہے۔

اسی مادہ سے: ﴿قُوْلِیْنَ﴾ بابِ مفاعلۃ سے فعلِ ماضی معروف، جمع مؤنّث غائب کا صیغہ آیا ہے۔

سوال(۱٤): ﴿اَشُدَّ﴾ جو ﴿بَلَغَ اَشُدَّہٗ﴾[یوسف: ۲۲] میں ہے؟ **جواب**: "شِدَّۃ" کی جمع ہے، جیسے: "أَنْعُم"، "نِعْمۃ" کی جمع ہے۔ اور قاموس میں "شدٌّ" بمعنی قوت کا احتمال بھی ذکر کیا ہے۔

سوال(۱۵): ﴿لَمْ یَکُ﴾[انفال:۵۳]، ﴿اِنْ یَّکُ﴾[غافر:۲۸]، ﴿لَمْ تکُ﴾[نساء:۴۰]، ﴿لَمْ یَکُ﴾[غافر:۸۵]؟ **جواب**: وہ فعلِ ناقص جس کے آخر میں نون ہو اگر اس پر عواملِ جوازم داخل ہوں تو نون کو حذف کرنا جائز ہے، جس کی وجہ اس نون کی نونِ اعرابی سے مشابہت ہے۔

سوال(۱٦): ﴿یَهِدِّیْ﴾[یونس:۳۵] ﴿یَخِصِّمُوْنَ﴾[یس: ۴۹]؟ **جواب**: یہ دونوں بابِ افتعال سے فعلِ مضارع معروف ہیں، اول، واحد مذکر غائب اور دوم، جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے، ان کی اصل "یَهْتَدِی" اور "یَخْتَصِمُوْنَ" ہے، تائے افتعال کو عینِ افتعال کا ہم جنس کر کے ادغام کر دیا گیا ہے۔

سوال(۱۷): ﴿تَدَّعُوْنَ﴾[فصلت:۳۱] ﴿وَادَّکَرَ﴾[یوسف:۴۵] ﴿مُدَّکِر﴾[قمر:۱۵] ﴿مُزْدَجَر﴾[قمر:۴] ﴿فَمَنِضْطُرَّ﴾[بقرہ:۱۷۳] ﴿مَضْطُرِرْتُمْ﴾[انعام۱۱۹]؟ **جواب**: یہ سب بابِ افتعال سے ہیں، اور ان کی اصل علی الترتیب 'وَاذْتَکَرَ'، "مُذْتَکِر"، "تَدْتَعُوْنَ"، "مُزْتَجَر"، "فَمَنِ اضْتُرَّ" اور "ما اضْتُرِرْتُمْ" ہے، تائے افتعال کو فائے افتعال کا ہم جنس کر کے ادغام کر دیا گیا ہے (تفصیل کے لیے درس[۲] دیکھیں)۔

سوال(۱۸): ﴿فَمَسْطَاعُوْا﴾[کهف:۹۷] ﴿لَمْ تَسْطِعْ﴾[کهف:۸۲]؟ **جواب**: یہ دونوں بابِ استفعال سے اجوفِ واوی ہیں، اول کی اصل "فَمَااسْتَطَاعُوا" اور دوم کی اصل "لَمْ تَسْتَطِعْ" ہے، اس کلمہ میں تائے استفعال کا حذف جائز ہے۔

سوال(۱۹): ﴿مُضِیًّا﴾[یس:٦۷]؟ **جواب**: "فُعُوْل" کے وزن پر "مَضی، یَمْضِی" کا مصدر ہے، اصل "مُضُوْیٌ" ہے، واو اور یا یکجا ہوئے، اور اول ساکن تھا، لہذا واو کو یا کر کے یا میں ادغام کر دیا گیا۔

سوال(۲۰): ﴿عِصِیُّهُمْ﴾[طه:٦٦]؟ **جواب**: "فُعُوْل" کے وزن پر "عصا" کی جمع ہے، اصل "عُصُوو" ہے، "دِلِیٌّ" کے قاعدہ سے دونوں واو کو یا کر دیا اور ماقبل کا ضمّہ کسرہ سے تبدیل کر دیا۔

سوال(۲۱): ﴿لَنَسْفَعاً﴾[علق:۱۵]؟ **جواب**: "لَنَفْعَلَنْ" کے وزن پر لام تاکید با نونِ خفیفہ سے متکلم مع الغیر کا صیغہ ہے۔

نوٹ: چونکہ نونِ خفیفہ کو کبھی تنوین کی شکل میں لکھا جاتا ہے، اس وجہ سے اشکال پیدا ہو جاتا ہے۔

سوال(۲۲): ﴿نَبْغِ﴾[کهف:٦۴]؟ **جواب**: "نَبْغِی"، "نَرْمِی" کی طرح فعل مضارع، متکلّم مع الغیر کا صیغہ ہے۔ حالتِ

وقف میں ناقص کے آخر سے حرفِ علّت حذف کرنا جائز ہے۔

تنبیه: محققین علمِ صرف نے محاوراتِ عرب سے استدلال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ناقصِ واوی (جیسے: یَدْعُوْ) اور ناقصِ یائی (جیسے: یَرْمِی) میں بغیر جزم ووقف بھی حرفِ علت حذف کرنا جائز ہے، اس لیے بغیر عامل جازم آئے یا بغیر وقف کیے بھی ''یَدْعُ'' اور ''یَرْمِ'' کہنا جائز ہے۔

سوال(۲۳): ﴿فَقَدْ رَأَیْتُمُوْهُ﴾[آل عمران:۱۴۳]؟ **جواب:** ''رَأَیْتُمْ'' ، ''فَعَلْتُم'' کے وزن پر جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے، اس کے شروع میں فائے تعقیب اور ''قد'' برائے تحقیق داخل ہے، پھر جب اس کے آخر میں ضمیر مفعول ''ہ'' آئی تو ''تُمْ'' پر واو بڑھادیا گیا، کیوں کہ ''کُمْ'' ، ''هُمْ'' اور ''تُمْ'' کے بعد جب ضمیر آتی ہے تو میم کے بعد واو بڑھادیا جاتا ہے، جیسے: ''قَتَلْتُموهُمْ''، ''اَکَلْتُمُوْها''، ''اَبَشَّرْتُمُوْنِیْ''، ''طَلَّقْتُمُوْهُنَّ'' وغیرہ۔ یونہی کبھی واحد مؤنّث حاضر کی تاے مکسورہ کے بعد ضمیر آنے پر یاے مکسورہ ساکنہ زیادہ کردی جاتی ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے: ''لَوْ قَرَأْتِیْه لَوَجَدْتِیْه''۔

سوال(۲۴): ﴿اَنُلْزِمُکُمُوْها﴾[هود:۲۸]؟ **جواب:** ''نُلْزِمُ'' بروزنِ ''نُکْرِمُ'' بابِ افعال سے متکلم مع الغیر کا صیغہ ہے، جس کے شروع میں ہمزۂ استفہام داخل ہے، اور ''کُمْ'' کے بعد ضمیر آنے سے واو زائد ہے۔

سوال(۲۵): ﴿عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ﴾[مزمل:۲۰] میں ''اَنْ'' کے باوجود ''سَیَکُوْنُ'' پر ضمّہ کیوں ہے؟ **جواب:** ''یَکُوْن'' ، ''یَقُوْلُ'' کے وزن پر ہے، اور یہاں ''اَنْ'' ناصبہ نہیں ہے، بلکہ یہ ''اَنَّ'' مشبّہ بالفعل کا مخفّف ہے، ایسا ''اَنْ'' علم وظن کے بعد آتا ہے، لہذا ''یکونُ'' حالتِ رفع میں ہے۔

سوال(۲۶): ﴿مِتْنا﴾؟ **جواب:** ''خِفْنا'' کے وزن پر فعلِ ماضی، جمع متکلم کا صیغہ ہے، یہ بابِ نصر اور سمع دونوں سے آتا ہے۔ اور قرآنِ پاک میں ماضی باختلافِ قراءت بابِ (س) و(ن) سے اور مضارع (ن) سے آیا ہے۔

سوال(۲۷): ﴿فَمْبَجَسَتْ﴾[اعراف:۱۶۰]؟ **جواب:** ''انْبَجَسَتْ''، بابِ انفعال سے ماضی معروف ، واحد مؤنّث غائب کا صیغہ ہے، ہمزۂ وصل درمیان میں آنے کی وجہ سے گر گیا، اور نونِ ساکن کے بعد با آئی، لہذا نونِ ساکن تلفّظ میں میم سے بدل گیا۔

سوال(۲۸): ﴿الدَّاعِ﴾[بقرہ:۱۸۶] ﴿الجَوارِ﴾[رحمن:۲۴] ﴿التّنادِ﴾[غافر:۳۲]؟ **جواب:** اصل میں ''الداعی''، ''الجواری'' اور ''التنادی'' ہے، اسمِ معرّف باللام کے آخر میں اگر یا ہو تو کبھی اس کو حذف کردیتے ہیں۔

سوال(۲۹): ﴿دَسّٰها﴾[شمس:۱۰]؟ **جواب:** ''دَسَّی'' کی اصل ''دَسَّسَ'' ہے، تضعیف کے حرفِ آخر کو حرفِ علت یا سے بدل دیا گیا، ''دسَّیَ'' ہوا، پھر یا متحرک اور ماقبل مفتوح ہے، لہذا یا کو الف کردیا گیا، ''دَسّی'' ہوگیا۔

سوال(۳۰): ﴿فَظَلْتُمْ﴾[واقعه:۶۵]؟ **جواب:** اصل ''فَظَلِلْتُم'' ہے اور یہ باب سمع (مضاعف) سے ماضی معروف،

جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے، دوحرفِ تضعیف میں سے ایک کو حذف کر دیا گیا، ''ظَلْتُمْ'' ہوگیا۔ کیوں کہ عرب اس کلمہ میں کبھی دو حرفِ تضعیف میں سے ایک کو حذف کر دیتے ہیں، یونہی کبھی لام اول کا کسرہ ظا کو نقل کر کے ''ظِلْتُمْ'' کہتے ہیں۔

سوال(۳۱): ﴿قَرْنَ﴾[احزاب: ۳۳] ؟ **جواب**: فعلِ امر، جمع مؤنث حاضر کا صیغہ ہے، بعض مفسرین کے نزدیک اس کی اصل ''اِقْرَرْنَ'' ہے، مذکورہ بالا قاعدہ سے ایک حرفِ تضعیف کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اور پہلی را کی حرکت قاف کو دے دی گئی۔ ہمزۂ وصل کی ضرورت نہ رہی، اس لیے حذف ہوگیا[1]

سوال(۳۲): ﴿حُجُرات﴾[حجرات: ۴] ''حُجْرہ'' (بسکون الجیم) کی جمع ہے تو جمع میں جیم پر ضمہ کیسے آ گیا ؟ **جواب**: قاعدہ ہے کہ ''فُعْل''اور''فُعْلَة''کی جمع مؤنث سالم بنانے میں عین کلمہ کو ضمہ دیتے ہیں، اور فتحہ دینا بھی جائز ہے، یونہی ''فِعْل''اور ''فِعْلَة'' کی جمع مؤنث سالم بنانے میں عین کو کسرہ دیتے ہیں اور فتحہ دینا بھی جائز ہے۔ اور ''فَعْل''اور ''فَعْلَة'' کی جمع مؤنث سالم بنانے میں عین کو فتحہ دیتے ہیں۔ **مثالیں**: ضَرْبة کی جمع ضَرَبات۔ کِسْرَة کی جمع کِسِرات، کِسَرات. خِدْمَة کی جمع خِدِمات، خِدَمات. حُرْمَة کی جمع حُرُمات، حُرَمات. مگر اجوف اور مضاعف میں یہ قاعدہ نہیں ہے۔

سوال (۳۳) غواشٍ ؟ **جواب**: (چونکہ اس قسم کے صیغوں میں اچھی خاصی بحث ہے، اس لیے قدرے تفصیلی کلام مناسب معلوم ہوتا ہے)'' غواشٍ'' ، ''غاشِيَة''کی جمع ہے۔ اس میں ''جَوارٍ'' کی طرح عمل ہوتا ہے، یعنی حالتِ نصب میں ''ی'' پر بہر صورت فتحہ ہوتا ہے، جیسے: رَأَيْتُ جَوارِيَ اور رأَيْتُ الجَوارِيَ۔ اور حالتِ رفع وجر میں اگر معرّف باللام یا مضاف واقع ہو تو تنوین نہیں آتی ہے اور ''ی'' ساکن ہو کر باقی رہتی ہے، جیسے: جاءَ تْني الجَوارِيْ وجَوَارِيُكُمْ، وَ مَرَرْتُ بالجَوارِيْ وجَوارِيْكُم۔ ورنہ ''ی'' حذف ہوجاتی ہے اور آخر میں تنوین آتی ہے، جیسے: جاءَ تْني جَوارٍ۔

ایک اشکال اور اس کا حل: ''غواشٍ'' (بروزنِ فواعِل) منتہی الجموع کا صیغہ ہے، جو غیر منصرف کا سببِ قوی (قائم مقام دوسبب) ہے اور اس کا تقاضا یہ تھا کہ اس پر تنوین نہ آئے یونہی ''ی'' کبھی حذف نہ ہو، جس طرح ''اولی'' ، ''اعلی'' وغیرہ اسمِ تفضیل پر غیر منصرف ہونے کی وجہ سے تنوین نہیں آتی ہے اور الف بھی کبھی حذف نہیں ہوتا ہے (اعلی وغیرہ اسمِ تفضیل وزنِ فعل اور وصف کی وجہ سے غیر منصرف ہیں)

[1] اس کلمہ میں دو قراءتیں ہیں، دونوں متواتر ہیں: ① قَرْن، بفتح قاف وسکون را (امام نافع وامام عاصم رحمہما اللہ) ② قِرْنَ-بکسر قاف وسکونِ را (بقیہ قراے سبعہ رحمہم اللہ) قَرَّ یَقِرّ باب ضرب وسمع سے آیا ہے باب سمع سے قَرن اور باب ضرب سے قِرْن ہوگا۔ اصل: اضرِبن کے وزن پر اقْرِرن ہوگی اور اسمعن کے وزن پر اقْرَرْن۔ راے اول کی حرکت قاف کو دے دی گئی اور ایک را تخفیفًا حذف کردی گئی۔ قاف متحرک ہوجانے کے بعد ہمزۂ وصل کی ضرورت نہ رہی، اس لیے اسے حذف کر دیا گیا۔ اس طرح قِرْنَ اور قَرْنَ ہوگا۔ معنی: تم قرار پذیر رہو۔ قَرْنَ بالفتح کے بارے میں تفسیر مدارک وتفسیر بیضاوی وغیرہ میں ایک احتمال یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ قار یقار مثل خاف یخاف سے قَرْنَ بروزن خَفْنَ (امر معروف، صیغہ جمع مؤنث حاضر) ہو اس کی تعلیل خَفْنَ امر کی طرح ہوگی اس کی اصل: تَقَرْنَ، فعلِ مضارع صیغہ جمع مؤنث حاضر۔ علامت مضارع حذف کردی گئی۔ قَرْنَ ہوا۔ قَارَ کا معنی ''اجْتَمَع'' ہے۔ قَرْن کا معنی: تم سب (اپنے گھروں میں) مجتمع رہو یعنی باہر نہ جاؤ۔ یہ معنی بھی گھروں میں قرار پذیر رہنے والے معنی کے قریب ہے (مدارک، بیضاوی، خفاجی)

جواب: اسما میں اصل چونکہ منصرف ہونا ہے،لہذا ہراسم کی اصل منصرف برآمد کی جاتی ہے،اس لیےاس کی اصل تنوین کے ساتھ "غَواشٍیٌ"ہوئی۔اب چونکہ حالتِ نصب میں "قاضٍ" کا قاعدہ اس کلمہ میں جاری نہ ہونے کی وجہ سے"ی" سلامت رہتی ہے،لہذا منتہی الجموع کے صیغہ میں خلل نہ ہونے کے سبب یہ کلمہ غیرمنصرف رہتا ہےاورتنوین حذف ہوجاتی ہے۔اورحالتِ رفع وجر میں "قاضٍ" کا قاعدہ جاری ہونے کی وجہ سے"ی" گرجاتی ہے،لہذا یہ کلمہ مفرد(جیسے "سَلام" ، "کلام")کےوزن پرہوجاتا ہےاورمنتہی الجموع کاوزن ختم ہوجاتا ہے۔چونکہ غیرمنصرف کامدار یہاں محض وزن پرہے(اوروزن ختم ہوگیا)لہذااس پرتنوین آتی ہےاور"ی" محذوف رہتی ہے۔ اور "اعلی" وغیرہ اسمِ تفضیل میں بھی اصل تنوین کےساتھ برآمد کی جاتی ہے، لیکن(الف اورنونِ تنوین کے درمیان)اجتماعِ ساکنین کے باعث الف گرجانے کے بعدبھی غیرمنصرف کا سبب یہاں زائل نہیں ہوتاہے،کیوں کہ "اَعلی"وغیرہ اسمِ تفضیل میں غیرمنصرف کا سبب دوچیز ہے۔(۱)وصف۔ظاہرہےالف گرجانے سے وصف میں کسی طرح کاخلل نہیں ہوا۔(۲)وزنِ فعل۔جس کا مطلب یہاں یہ ہے کہ لفظ کے شروع میں "اَتَیْنَ" کےحروف میں سےکوئی حرف ہواوروہ لفظ"ۃ" کوقبول نہ کرے،یہ معنی بھی الف گرجانے کے باوجودموجود ہے۔اب چونکہ غیرمنصرف کی علت باقی ہے،لہذاکلمہ غیرمنصرف ہےاوراس پرتنوین نہیں آتی۔

مشق: درج ذیل قرآنی کلمات کا صیغہ،باب،فعل اوراصل کی نشان دہی کرو۔

﴿اَسْتَکْبَرْتَ﴾[ص:۷۵] ﴿سُعْبُدُوا﴾[بقرۃ:۲۱] ﴿فَنْفَجَرَتْ﴾[بقرہ:۶۰]﴿ظَلْتَ﴾[طہ:۹۷] ﴿تُرْجِعِي﴾ [فجر:۲۸] ﴿لَرْجِعُوْا﴾ [حدید:۱۳] ﴿لَماتَخَيَّرُوْنَ﴾ [قلم:۳۸] ﴿اَلَمْ تَرَ﴾ [فیل:۱] ﴿إمّا یاتِیَنَّکُم﴾ [بقرہ:۳۸] ﴿دعانِ﴾ [بقرہ:۱۸۶] ﴿تَعالَوْا﴾ [آل عمران:٦] ﴿لا تَعاوَنُوا﴾ [مائدۃ:۲] ﴿راعِنا﴾ [بقرہ:۱۰۴] ﴿أنْ تَصَدَّقُوْا﴾ [بقرہ:۲۸۰] ﴿اَهٰنَن﴾ [فجر:۱٦] ﴿اَسْمِعْ بِهِمْ وَ أَبْصِرْ﴾ [مریم:۳۸]

۞ ۞ ۞

درس (۲۹) ﴿افاداتِ نافعہ﴾

ذیل میں کتابِ علم الصیغہ کے بابِ چہارم ''افاداتِ نافعہ'' کا خلاصہ ذکر کیا جا رہا ہے۔ یہ افادات، صاحبِ علم الصیغہ کے استاذِ گرامی سید محمد صاحب بریلوی قدس سرہ کی دقّتِ نظر کی پیداوار ہیں، جن سے بعض صرفی قواعد سے شذوذ کا عیب دور ہو جاتا ہے، آخر کے دو افادات میں دو مسئلوں میں کوفیوں کے مذہب کو دلائل سے مستحکم کیا گیا ہے۔

افادہ (۱) ﴿اجوف کے افعال و استفعال میں کب تعلیل ہوگی اور کب نہیں ہوگی﴾

سوال: اجوف کے ''افعال'' و ''استفعال'' میں کبھی تعلیل ہوتی ہے، جیسے: ''اَقَامَ اِقامةً''، اِسْتَقامَ اِسْتِقامةً۔ اور کبھی تعلیل نہیں ہوتی ہے، جیسے: ''اَرْوَحَ ، اِرْواحاً'' اور ''اِسْتَصْوَبَ اِسْتِصْواباً''۔ ایسا کیوں؟

جواب: صرفیوں نے بغیر تعلیل والے تمام کلمات کو شاذ قرار دیا ہے، لیکن شذوذ دور کرنے کے لیے قاعدہ یوں بیان کرنا چاہیے کہ جو واو اور یا متحرک ہو اور اس کا ماقبل حرفِ صحیح ساکن ہو اور مصدر میں واو اور یا کے بعد الف ساکن نہ ہو تو واو اور یا کی حرکت ماقبل کو دیں گے (جب کہ اس قاعدہ کی شرطیں پائی جائیں) اور اگر وہ حرکت فتحہ ہو تو واو اور یا کو الف کر دیں گے۔

اجوف سے ''افعال'' و ''استفعال'' کا مصدر جیسے اپنے معروف وزن پر آتا ہے، یونہی ''اِفْعَلَة'' اور ''اِسْتَفْعَلَة'' کے وزن پر بھی آتا ہے، جیسے: ''اِقامة'' اور ''استقامة''. ان دونوں ابواب کے تمام تعلیل شدہ مصادر انہی دو وزنوں پر تھے۔ یہ اوزان اجوف کے ساتھ خاص ہیں، اور غیر اجوف میں نہیں آتے ہیں، جس طرح ثلاثی مجرد ''فُعَل'' کا وزن ناقص کے ساتھ خاص ہے، اور غیر ناقص میں نہیں آتا ہے، ہاں: ناقص کے لیے ''فُعَل'' کا وزن خاص نہیں ہے، بلکہ ناقص کے مصادر دوسرے اوزان پر بھی آتے ہیں، یونہی افعال و استفعال کے اجوف کے لیے یہ اوزان خاص نہیں ہیں، بلکہ ان ابواب سے اجوف معروف وزن پر بھی آتا ہے، ہاں ''اِفْعَلة'' اور ''اِسْتَفْعَلَة'' کا وزن غیر اجوف میں نہیں آتا ہے۔ اب چونکہ اجوف میں افعال و استفعال کے وزن پر آنے والے مصادر میں واو اور یا الفِ مدّہ سے قبل ہیں اس وجہ سے پورے باب میں تعلیل نہ کی گئی، اور ''افعلَة'' اور ''استفعلة'' کے وزن پر آنے والے مصادر میں واو اور یا الفِ مدّہ سے متّصل نہیں، اس وجہ سے پورے باب میں تعلیل کی گئی۔

اعتراض: تعلیل میں فعل کو اصل قرار دیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ''قامَ'' فعل میں تعلیل ہوئی، تو اس کے مصدر ''قیام'' میں بھی تعلیل ہوئی، اور ''قاوَمَ'' فعل میں تعلیل نہیں ہوئی تو اس کے مصدر ''قِوام'' میں بھی تعلیل نہیں ہوئی۔

جواب: اصل و فرع ہونا ایک سطحی بات ہے، تعلیل وغیرہ احکام میں اصل قابلِ لحاظ چیز یہ ہے کہ باب کا حکم یکساں رہے تاکہ صیغوں میں عدمِ تناسب نہ ہو، یہی وجہ ہے کہ اگر ایک صیغہ میں تعلیل کا قوی مقتضی موجود ہو تو تمام صیغوں میں تعلیل کرتے ہیں۔ اور ایک صیغہ میں تصحیح (عدمِ تعلیل) کا قوی مقتضی موجود ہو تو تمام صیغوں میں تعلیل نہیں کرتے ہیں، اس مقام میں یہ رعایت ملحوظ نہیں ہوتی کہ مقتضی اصل میں ہے یا فرع میں ہے۔ مثال کے طور پر واو کا یاے مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان ہونا ثقیل اور واو کے حذف کا مقتضی ہے، لہذا ''یَعِدُ'' سے واو حذف کر دیا گیا، پھر دوسرے صیغوں سے بھی رعایتِ تناسب میں واو حذف کیا گیا، حالانکہ ان صیغوں میں حذف کا مقتضی موجود نہیں ہے۔ یونہی مضارع کے شروع میں دو زائد ہمزوں کا اجتماع ثقیل اور ایک ہمزہ

کے حذف کا متقاضی ہے، لہٰذا ''اُکْرِمُ'' سے ہمزہ حذف کر دیا گیا، پھر رعایتِ تناسب میں تمام صیغوں سے ہمزہ حذف کر دیا گیا، حالانکہ وہاں حذف کی علّت موجود نہیں ہے، ان دونوں مثالوں سے معلوم ہوا کہ صیغوں کی یکسانیت کی رعایت ملحوظ ہوتی ہے، اصل وفرع کی رعایت ملحوظ نہیں ہوتی، کیوں کہ اگر صیغۂ غائب کو اصل قرار دیں تو ''یُکْرِمُ'' کو ''أُکْرِمُ'' کے تابع کرنا بے جا ہوگا، اور صیغۂ متکلم کو اصل مانیں تو ''أَعِدُ'' وغیرہ کو ''یَعِدُ'' کے تابع کرنا بے جا ہوگا۔

اعتراض: ''یَعِدُ'' کی مذکورہ بالا توضیح سے معلوم ہوا کہ اصل قاعدہ ''یَعِدُ'' میں ہے اور دوسرے صیغے تابع ہیں، حالانکہ اس کتاب میں قاعدہ یوں بیان کیا گیا ہے، کہ جو واو علامتِ مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہو وہ واو ساقط ہو جائے گا۔ تو ایسا کیوں؟

جواب: قواعد کی تحریر میں دو مقام ہیں۔ **اول:** قاعدے کا بیان۔ **دوم:** حکمِ قاعدہ کے سبب اور نکتے کا بیان۔

اول یعنی قاعدے کی تقریر کلّی طور پر ہونی چاہیے، جو تمام جزئیات کو شامل ہو۔ اور **دوم** یعنی نکتہ وسبب کے بیان میں یہ توضیح وتشریح ہونی چاہیے کہ حکم کی علّت فلاں صیغے میں پائی گئی اور دوسرے صیغوں کو اس کے تابع کر دیا گیا۔ قاعدے کی تقریر میں فرق کرنے سے مبتدیوں کا ذہن منتشر ہوتا ہے۔ اسی لیے محققین کا طریقہ یہ ہے کہ بیانِ قاعدہ کلّی طور پر ہو اور نکتہ وسبب بتانے کا موقع آئے تو اصل وفرع کا فرق ظاہر کیا جائے۔ (مصدر اصل ہے یا فعل؟ اس کی تحقیق آگے آرہی ہے)

افادہ (۲) ﴿باب فتح یفتح سے آنے والے افعال کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرف حلقی ہونا کب شرط ہے﴾

باب فتح یفتح سے آنے والے افعال کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی ہونا شرط ہے، اسی وجہ سے ''اَبی یابی''، (اور بعض لغت میں) ''بقی یبقی'' اور ''عَضَّ یعَضّ'' کو فتح یفتح سے شاذ کہا گیا ہے۔ یہ شذوذ قاعدہ میں ''صحیح'' کی قید بڑھا کر دور کیا جا سکتا ہے، یعنی جو کلمۂ صحیح کہ اس باب سے آتا ہو اس کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی ہونا شرط ہے، اب چونکہ مذکورہ بالا کلمات صحیح نہیں، بلکہ معتل یا مضاعف ہیں، اس لیے وہاں عین یا لام کلمہ کا حرفِ حلقی ہونا شرط نہ ہوگا۔

افادہ (۳) ﴿مہموزِ فا کے امر مثلاً: ''کُلْ''، ''خُذْ'' وغیرہ میں حذفِ ہمزتین کی وجہ﴾

☆ صرفیوں نے مہموزِ فا کے امر (''کُل''، ''خُذْ'' وغیرہ) میں حذفِ ہمزتین کو شاذ کہا ہے، اس شذوذ کو درج ذیل طریقہ سے دور کیا جا سکتا ہے۔

''کُلْ''، ''خُذْ''، وغیرہ میں قلبِ مکانی ہوا ہے، فا کلمہ کو عین کی جگہ اور عین کلمہ کو فا کی جگہ کر دیا گیا، ''أُؤْکُلْ'' سے ''أُکْؤُلْ'' اور ''أؤْخُذ'' سے ''أُخْؤُذْ'' ہو گیا، پھر ''یَسَلُ'' کے قاعدہ سے ہمزہ کو حذف کر دیا گیا، اور ہمزۂ وصل گر گیا، کیوں کہ اب اس کی حاجت نہیں رہی۔

اعتراض: ''یَسَل'' کا قاعدہ جوازی ہے حالانکہ ''کُلْ'' وغیرہ میں حذف وجوبی ہے؟

جواب: ہم ''یَسَلُ'' کے قاعدہ کو درج ذیل طریقہ سے بیان کریں گے:

وہ ہمزۂ متحرکہ جو ساکن غیر مدّہ یا یائے تصغیر کے بعد ہو اُس کی حرکت ماقبل کو دے دیں گے۔ پھر یہ ہمزۂ متحرّکہ اگر لفظ "رویت" کے افعال یا ایسے کلمہ میں ہو جس میں قلب کا عمل ہوا ہو تو ہمزہ کا حذف واجب ہوگا، ورنہ حذف جائز ہوگا۔

فائدہ: "مُرْ" میں کبھی قلب ہوتا ہے، اور کبھی نہیں ہوتا ہے، قلب کی صورت میں ہمزہ وجوباً حذف ہوگا ورنہ نہیں۔ (قلب کا بیان بعد میں آئے گا)

افادہ(٤) ﴿"لَم يَکُ" میں حذف نون کی وجہ﴾

☆ "لَمْ يَكُنْ"، "اِنْ يَكُنْ" میں نون کے حذف کو شاذ قرار دیا گیا ہے۔ اس شذوذ کو درج ذیل قاعدہ بیان کر کے دور کیا جا سکتا ہے۔

قاعدہ: وہ نون جو فعلِ ناقص کے آخر میں ہو عاملِ جازم آنے پر اس کا حذف جائز ہے۔

فائدہ: یہ قاعدہ اگر چہ ایک ہی فرد میں جاری ہے، مگر یہ کوئی عیب نہیں ہے، کیوں کہ اس سے قاعدہ کے کلی ہونے پر کوئی فرق نہیں پڑتا، بلکہ عیب یہ ہے کہ قاعدہ اپنے بعض جزئیات میں جاری نہ ہو۔ اس کی نظیر بعض محقّقین کا بیان کردہ درج ذیل قاعدہ ہے، جو "یا اَللّٰه" میں حرفِ ندا کے ساتھ اثباتِ ہمزہ سے متعلّق ہے۔

قاعدہ: جو الف لام اسمائے باری تعالی میں سے کسی اسم میں ہمزہ کی جگہ آیا ہو تو حروفِ ندا داخل ہونے پر وہ الف لام قطعی ہو کر باقی رہے گا، یہ قاعدہ بھی صرف کلمۂ جلالت (اللہ) میں منحصر ہے۔ کلمۂ "الله" سے متعلق یہ بتاتے ہیں کہ اس کی اصل "اله" ہے۔ ہمزہ حذف کر کے اس کی جگہ "ال" لائے تو "الله" ہوا۔

افادہ(٥) ﴿کیا "اِتَّخَذَ" میں ہمزہ کو یا کر کے تائے افتعال میں مدغم کیا گیا ہے؟﴾

☆ ہمزہ کے بدلہ میں آنے والی یا جب فائے افتعال کی جگہ ہو تو تا سے تبدیل نہیں ہوتی، جیسے: "اِيْتَمَرَ"، "اِيْتَلَفَ" وغیرہ۔ اب چونکہ "اِتَّخَذَ" میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہے اس لیے اس کلمہ کو شاذ قرار دیا گیا ہے، یہ شذوذ 'تا' کو اصلی مان کر دور کیا جا سکتا ہے، اور اس طرح اس کا مجرد "تَخَذَ" ہوگا۔ اور "اِتَّخَذَ" "اِتَّبَعَ" کی طرح ہوگا۔ اور "تَخَذ" کا "أَخَذَ" کے معنی میں ہونا تفسیرِ بیضاوی سے بھی واضح ہوتا ہے۔

افادہ(٦) ﴿فعل اصل ہے یا مصدر؟ مناطِ اختلاف اور قول راجح﴾

☆ بصریوں اور کوفیوں کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ مصدر اصل ہے یا فعل، اہل کوفہ فعل کو اصل مانتے ہیں اور اہلِ بصرہ مصدر کو اصل مانتے ہیں۔ اور اصل اختلاف یہ ہے کہ آیا فعلِ ماضی کو مادّہ اور اصل قرار دے کر مشتق منہ ماننا چاہیے اور مصدر کو مشتق اور فرع کہنا چاہیے۔ یا اس کے برعکس ہونا چاہیے۔ اس بارے میں کوفیوں کا مذہب قوی دلائل پر قائم ہے، ذیل میں دونوں کے دلائل ذکر کیے جا رہے ہیں۔

بصریوں کی دلیل: چونکہ معنی مصدری (حدث) تمام افعال و مشتقات کے لیے مادہ اور اصل ہے، اس لیے لفظِ مصدر بھی تمام افعال و مشتقات کے لیے اصل ہوگا۔

کوفیوں کی دلیل اول اور اس پر اعتراض وجواب: چونکہ گفتگو اشتقاق میں ہے اور اشتقاق امورِ لفظیہ سے ہے (اگرچہ معنوی ربط بھی ہوتا ہے) لہذا یہ غور کرنا چاہیے کہ اصل اور مادہ بننے کی لیاقت فعلِ ماضی کے لفظ میں ہے یا مصدر کے لفظ میں ہے؟ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لیاقت دو وجہوں سے فعل میں ہے (۱) فعلِ ماضی میں پائے جانے والے تمام حروف مصدر میں پائے جاتے ہیں، لیکن اس کا الٹا نہیں ہے (۲) دس اوزان [قَتْل، فِسْق، شُکْر، طَلَب، خَنِق، صِغَر، هُدَی، تفاعل، تفعّل اور تفعلل] کے علاوہ تمام اوزانِ مصادر کے حروف، فعلِ ماضی کے حروف سے زائد ہیں۔

اور ظاہر ہے کہ اصل اور مادہ ہونے کی لیاقت وہ رکھتا ہے جو تمام فروع میں پایا جائے نہ کہ وہ جو بعض میں نہ پایا جائے، یونہی مزید علیہ، اصل قرار دیے جانے کے زیادہ قابل ہے نہ کہ مزید۔

اعتراض: اوپر کہا گیا ہے کہ ماضی میں پائے جانے والے تمام حروف، مصدر میں پائے جاتے ہیں، حالانکہ "اِخْشَوْشَنَ" کے مصدر "اِخْشِیْشان" میں واو نہیں ہے، یونہی "اِدْهامَّ" کے مصدر "اِدْهِیْمام" میں الف نہیں ہے، اسی طرح "فَعّلَ" کے مصدر "تفعیل" میں حرفِ مکرر موجود نہیں ہے؟

جواب: "اِخشِیْشان" کی اصل "اِخْشِوْشان" ہے، چونکہ واو ساکن اور ماقبل مکسور ہے لہذا واو کو الف کر دیا گیا، یونہی "اِدْهیمام" میں الف ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے الف کو یا کر دیا گیا ہے، لہذا ماضی کے تمام حروف مصدر میں موجود ہیں۔ اس کے برخلاف اگر مصدر اصل ہوتا تو "اِخْشِیْشَان" کا ماضی "اِخْشَیْشَنَ"، اور "اِدْهِیْمام" کا ماضی "اِدْهَیْمَمَ" ہونا چاہیے تھا۔

اور "فَعَّلَ" کے مصدر "تفعیل" میں حرفِ مکرر (محققین کے نزدیک) یا سے بدل گیا ہے، لہذا "تَحْمِیْد" کی اصل "تَحْمِمَدٌ" ہے، میم دوم کو یا سے بدل دیا گیا، کیوں کہ مضاعف میں اکثر ایسا کرتے ہیں کہ ثقل دور کرنے کے لیے حرفِ دوم کو حرفِ علت سے بدل دیتے ہیں، جیسے: ﴿دَسّٰها﴾۔ اس کی اصل "دَسَّسَها" ہے، آخری سین کو الف سے بدل دیا گیا۔

اعتراض: "تبصرة"، "تسمية"، "سلام" اور "کلام" بابِ تفعیل کے مصادر ہیں، یونہی "قِتال" اور "قِیتال" بابِ مفاعلة کے مصادر ہیں، ان میں بھی ماضی کے تمام حروف موجود نہیں؟

جواب: (۱) یہاں گفتگو ان اوزانِ مصادر میں ہے جو کلی طور پر باب میں آتے ہوں، قلیل الوجود مصادر کا اعتبار نہیں ہے۔ (۲) علاوہ ازیں "تفعلة" کی اصل "تفعیل" قرار دی گئی ہے، لہذا "تَسْمِیة" کی اصل "تَسْمِیْو" ہے، یا حذف کرکے آخر میں تاء عوض زیادہ کی گئی اور واو چوتھے حرف کی جگہ ہونے کی وجہ سے یا ہوگیا۔ اور "سلام" اور "کلام" کو مصدر کی بجائے اسمِ مصدر کہا گیا ہے۔ اور "قِیْتال" کی اصل میں الف موجود ہے، ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے اس کو یا سے بدل دیا گیا ہے، اور "قِتال" درحقیقت "قِیْتال" کا مخفف ہے۔ اس طرح ماضی کے تمام حروف (تقدیراً ہی سہی) مصدر میں موجود ہیں۔

دلیل دوم: بعض افعال، جیسے: "لَیْسَ"، "عسی" وغیرہ مصدر کے بغیر آئے ہیں، لیکن فعل کے بغیر کوئی مصدر نہیں آیا ہے۔ اب اگر مصدر اصل ہو تو اصل کے وجود کے بغیر فرع کا وجود لازم آئے گا۔

اعتراض: "متن"، "تقسیم" کو مصادرِ عقیمہ سے کہا گیا ہے، کیوں کہ اُن سے ماضی مضارع نہیں آتا ہے۔

جواب: لغت کی معتبر کتاب ''قاموس'' میں ان دونوں مصادر سے افعال ذکر کیے گیے ہیں۔لہذا ان کومصادرِعقیمہ قرار دینا مسلم نہیں۔

بصریوں کی دلیل کا جواب: یقیناً معنیٰ مصدری افعال ومشتقات کے لیے اصل اور مادہ ہے،لیکن اس سے یہ استدلال کرنا صحیح نہیں کہ لفظِ مصدر بھی افعال ومشتقات کے لیے اصل اور مشتق منہ ہے،کیوں کہ اشتقاق لفظی کی حقیقت یہ ہے کہ دوکلموں میں لفظی اور معنوی مناسبت ہو،اب جہاں کہیں ایک لفظ سے دوسرا لفظ بنانا آسان ہوتو پہلے لفظ کو دوسرے لفظ کے لیے اصل اور مشتق منہ قرار دیں گے،یہاں سونا چاندی سے برتن اور زیورات بنانے والی صورت نہیں ہے،جس میں اصل مادّہ (سونا، چاندی) پہلے سے علیحدہ موجود ہوتا ہے،اوراس میں تصرف کرکے برتن اور زیورات بنالیے جاتے ہیں،کیوں کہ یہاں مشتق منہ پہلے سے علیحدہ موجود نہیں ہے،جس میں تصرف کرکے مشتق بنالیا جائے،بلکہ اصل (مشتق منہ) اور فرع (مشتق) کا تحقق وضع اور استعمال دونوں میں ایک ہی زمانہ میں ہے،لہذا سونا چاندی سے برتن اور زیورات بنانے کو مصدر سے فعل بنانے کی نظیر بتانا قیاس مع الفارق ہے۔

مناطِ اختلاف: بعض لوگ کوفیوں اور بصریوں کے اس اختلاف کے بیان اور ذکرِ دلائل میں عجیب وغریب خبط میں مبتلا ہیں،یہ لوگ محض اصالت وفرعیت میں اختلاف بیان کرکے ذکرِ دلائل میں کہتے ہیں کہ بصری لوگ مصدر کواس لیے اصل کہتے ہیں، کہ فعل مصدر سے مشتق ہے (حالانکہ فعل کا مصدر سے مشتق ہونا ہی محلِ نزاع ہے) اور کوفی لوگ فعل کو اس لیے اصل کہتے ہیں، کہ مصدر تعلیل میں فعل کے تابع ہے۔اور پھر محاکمہ کرتے ہیں کہ فعل اور مصدر دونوں من وجہ اصل وفرع ہیں،مصدر از روے اشتقاق اصل اور فعل اس کی فرع ہے،اور فعل از روے تعلیل اصل اور مصدر اس کی فرع ہے۔حالانکہ گزشتہ بیان سے واضح ہو چکا ہے کہ ان کے مابین صرف اصل وفرع ہونے میں اختلاف نہیں،بلکہ اختلاف یہ ہے کہ آیا مصدر اصل (مشتق منہ) ہے اور فعل اس کی فرع (مشتق) ہے،یا اس کا برعکس ہے۔

افادہ(۷) ﴿نونِ ثقیلہ لاحق ہونے پرواوِ جمع مذکر اور یاے مونث حذف ہوجانے اورالفِ تثنیہ برقرار رہنے کی وجہ﴾

☆ جمع مذکر غائب وحاضر کا واو اور واحد مونث حاضر کی یا نونِ ثقیلہ لاحق ہونے کی صورت میں حذف ہوجاتی ہے،لیکن تثنیہ کے صیغوں میں نونِ ثقیلہ کے ساتھ الف حذف نہیں ہوتا ہے۔

واو اور یا کے حذف کی علت بصریوں کے نزدیک اجتماعِ ساکنین ہے،اور اجتماعِ ساکنین کے باوجود الفِ تثنیہ حذف نہ ہونے کی وجہ واحد کے صیغہ سے التباس ہے،کیوں کہ اگر الفِ تثنیہ حذف ہوجائے تو تثنیہ اور واحد کا صیغہ یکساں ہوجائے گا۔اور کوفیوں کے نزدیک حذف کی علّت اجتماعِ ثقیلین ہے،اب چونکہ الف ثقیل نہیں ہے اس لیے نونِ ثقیلہ کے ساتھ باقی رہتا ہے۔ اس مسئلہ میں بھی کوفیوں کا مذہب قوی اور بصریوں کا مذہب کمزور ہے،جس کے بیان سے پہلے ایک تمہید ضروری معلوم ہوتی ہے۔

تمہید: اجتماعِ ساکنین کی دوصورتیں ہیں (۱) اجتماعِ ساکنین علی حدّہ (ایسے دوساکنوں کا اجتماع،جن میں پہلا ساکن مدّہ ہو اور

دوسرا حرف مشدّد ہو، جیسے:"ضالّین")۔(۲) اجتماعِ ساکنین علی غیر حدّہ (ایسے دو ساکنوں کا اجتماع، جو مذکورہ صورت کے علاوہ ہو)۔اب اجتماعِ ساکنین علی حدّہ اگر ایک کلمہ میں ہو، جیسے: "ضالّین"، "اَتُحاجُّونِنی" وغیرہ۔ تو یہ اجتماع جائز ہے، اور یہاں مدّہ حذف نہ ہوگا، اور اگر یہ اجتماع دو کلموں میں ہو تو مدّہ حذف ہوگا، جیسے: "یخشی الله"، "اُدْعُو الله"، "ادْعِی الله"۔ یوں تو نونِ ثقیلہ درحقیقت فعلِ مضارع سے الگ کلمہ ہے مگر شدّتِ امتزاج کی وجہ سے دونوں کلمۂ واحدہ کے درجہ میں ہیں۔

بصریوں کی دلیل کا ضعف: اجتماعِ ساکنین کو حذفِ "واؤ" و "یا" کی علّت ماننا صحیح نہیں، کیوں کہ اگر بصری لوگ فعلِ مضارع اور نونِ ثقیلہ کو ایک کلمہ کے درجہ میں مانیں تو جمع مذکر کے صیغوں سے واو اور واحد مونث حاضر کے صیغہ سے یا حذف نہیں ہونا چاہیے، کیوں کہ اجتماعِ ساکنین علی حدّہ ایک کلمہ میں جائز ہے۔ اور اگر نونِ ثقیلہ اور فعلِ مضارع کو دو کلموں کے درجہ میں مانیں تو تثنیہ کے صیغوں سے بھی الف حذف ہونا چاہیے، کیوں کہ دو کلموں میں اجتماعِ ساکنین علی حدّہ جائز نہیں۔

اور تثنیہ میں الف حذف نہ ہونے کا سبب التباس بتا کر زیادہ سے زیادہ بچوں کو بہلایا جاسکتا ہے، ورنہ بے شمار مواقع پر تعلیل سے التباس ہوجاتا ہے، اور وہاں التباس مانعِ تعلیل نہیں ہوتا، مثال کے طور پر واحد مونث حاضر کا صیغہ "تُدْعَیْنَ" تعلیل کے باعث جمع مؤنث حاضر کے صیغہ سے ملتبس ہے، اور یہ التباس ناقص مفتوح العین اور مکسور العین کے مجرد و مزید کے تمام ابواب میں موجود ہے، حالانکہ واحد سے مغایرت رکھنے اور تعدّد پر دلالت کرنے میں تثنیہ اور جمع دونوں یکساں ہیں، تو یہاں التباس مانعِ تعلیل کیوں نہ ہوا؟ یہ ترجیح بلا مرجّح ہے۔

برسبیلِ تنزّل اگر مان لیا جائے کہ الف حذف نہ ہونے کا سبب التباس کا خوف ہے تو ہم کہیں گے کہ اس وجہ سے اجتماعِ ساکنین جائز ہوگا، یا نہیں، اگر جائز ہو تو نونِ خفیفہ کو بھی الف کے ساتھ آنا چاہیے، اور اگر جائز نہ ہو تو جس طرح نونِ خفیفہ کے ساتھ الف نہیں آتا ہے، یونہی نونِ ثقیلہ کے ساتھ بھی اس کو نہیں آنا چاہیے۔

بعض لوگ نونِ ثقیلہ کے ساتھ الف آنے اور نونِ خفیفہ کے ساتھ نہ آنے کی یہ توجیہ کرتے ہیں کہ اگر ثقیلہ کے ساتھ بھی الف نہ آئے تو تثنیہ کی تاکید کی کوئی صورت نہیں رہ جائے گی۔ لیکن یہ توجیہ بھی کمزور ہے، کیوں کہ تاکید کے معنی کی ادائیگی نون ہی میں منحصر نہیں ہے، دوسرے طریقوں سے بھی تاکید ہوسکتی ہے، مثلاً: اسمِ تفضیل، لون وعیب اور ثلاثی مزید و رباعی سے نہیں آتا، لیکن معنیٔ تفضیل کی ادائیگی دوسرے طریقہ سے ہوتی ہے۔ بہر حال بصریوں کا مذہب اس بارے میں کمزور اور کوفیوں کا مذہب قوی اور بے غبار ہے۔

درس (۳۰) ﴿مصادر کے بعض قیاسی اوزان اور بعض دیگر فوائد﴾

[مصدرِ ثلاثی مجرد کے ۴۴ر اوزان ذکر ہوچکے، یہاں کچھ قیاسی اوزان اور دیگر فوائد کا اضافہ کیا جاتا ہے]

(۱) امتناع (یعنی کسی کام سے اعراض اور تنفر) کے مفہوم پر دلالت کرنے والے افعال کا مصدر "فِعال" کے وزن پر آتا ہے، جیسے ابی إباء (انکار کرنا-ف) نفر نِفارا (بھاگنا-ض) شَرَدَ شِراداً (جانور کا بدکنا-ن) جَمَحَ جِماحاً (گھوڑے کا سرکشی کرنا-ف) أبَقَ إباقاً (غلام کا بھاگنا-ض،س،ن) وغیرہ۔

(۲) حرکت واضطراب اور الٹ پھیر کے مفہوم پر دلالت کرنے والے افعال کا مصدر "فَعَلان" کے وزن پر آتا ہے، جیسے طافَ طَوَفاناً (چکر لگانا-ن) جالَ جَوَلاناً (گھومنا-ن) غلی غَلَیاناً (اُبلنا-ض) دارَ دَوَراناً (گھومنا-ن)

(۳) بیماری کے مفہوم پر دلالت کرنے والے افعال کا مصدر "فُعال" کے وزن پر آتا ہے، جیسے سَعَلَ سُعالاً (کھانسنا-ن) زَحَرَ زُحاراً (پیچش میں مبتلا ہونا-ف،ض)۔ صُدِعَ صُداعا(سر درد ہونا-ف) دارَ راسُه دُواراً(سر چکرانا-ن)۔

(۴) آواز کے مفہوم پر دلالت کرنے والے افعال کا مصدر "فُعال" یا "فعیل" کے وزن پر آتا ہے، پہلے کی مثال بغمتِ الظبیة بُغاما(ہرنی کا نرم آواز نکالنا -ف، ن) اور ضبحت الخیل ضُباحا(گھوڑوں کا دوڑنے میں آواز نکالنا-ف) ہے۔اور دوسرے کی مثال صَهَلَ الفَرَسُ صَهِیْلاً (گھوڑے کا ہنہنانا-ف،ض)اور زَأَرَ الأسدُ زَئِیْراً (شیر کا دہاڑنا-ف،س) ہے۔

(۵) سیر وسفر کا مفہوم ادا کرنے والے افعال کا مصدر بھی "فعیل" کے وزن پر آتا ہے، جیسے رَحَلَ رَحِیْلاً(کوچ کرنا-ف) ذَمَلَ البَعِیْرُ ذَمِیْلا (اونٹ کا آہستہ چلنا-ن،ض).

(۶) صنعت وحرفت کے مفہوم پر دلالت کرنے والے افعال کا مصدر "فِعالة" کے وزن پر آتا ہے ،جیسے حاکَ حِیاکةً (کپڑا بُننا-ن) زَرَعَ زِراعةً (کھیتی کرنا-ف)خاطَ خِیاطةً (سلائی کرنا-ض)۔

لیکن اگر مصدر سے مذکورہ بالا معانی نہ مراد ہوں تو مصدر اکثر درج ذیل اوزان پر ہوتا ہے .

☆ یہ معلوم ہو چکا ہے کہ ثلاثی مجرد ماضی کے تین اوزان ہیں [۱] فَعَلَ [۲] فَعِلَ [۳] فَعُلَ. اِن میں فَعُلَ ہمیشہ لازم ہوتا ہے اور بقیہ دونوں لازم ومتعدّی دونوں ہوتے ہیں، اور فَعَلَ ، فَعِلَ میں جو متعدی ہو اس کا مصدر "فَعْل" کے وزن پر آتا ہے، جیسے: نَصَرَ نَصْراً.(مدد کرنا) قالَ قَوْلاً(کہنا-ن) رَمَی رَمْیاً(پھینکنا-ض) غزا غَزْواً(لڑائی کرنا-ن) باعَ بَیْعاً(بیچنا-ض) جَهِل جَهْلا (نہ جاننا-س) خافَ خوفا (ڈرنا-س) نال نیلا (پانا-س)۔

فائدہ: خلیل نحوی نے کہا ہے کہ ثلاثی مصدر میں اصل وزن "فَعْلٌ" ہے،جس کی دلیل یہ ہے کہ ثلاثی مجرد کے کسی بھی فعل سے مرّۃ (کوئی کام ایک بار کرنا) کا معنی پیدا کرنے کے لیے "فَعْلَة" کا وزن مقرّر ہے۔(جاربردی)

لیکن مصدر نوعی میں مصدر مرّۃ سے امتیاز پیدا کرنے کے لیے فا کو کسرہ دے کر "فِعْلة" کا وزن مقرّر کیا گیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ فرّا نحوی نے کہا ہے کہ جب فَعَلَ کے وزن والے فعل کا مصدر نا معلوم ہو تو تم اہل حجاز کے لیے "فَعْل" اور اہل نجد کے لیے "فعول" استعمال کرلو۔(شافیہ)

☆ "فَعِلَ" جو لازم ہو اس کا مصدر "فَعَلٌ" کے وزن پر آتا ہے، جیسے : فَرِحَ فَرَحاً(خوش ہونا). شَلَّتْ یَدُه شَلَلاً(ہاتھ شل ہونا)۔

☆ "فَعَلَ" جو لازم ہو اس کا مصدر "فُعُوْل" کے وزن پر آتا ہے، جیسے جَلَسَ جُلُوساً(بیٹھنا-ض)، قَعَدَ قُعُوْداً (بیٹھنا-ن). سَمَا سُمُوّاً (بلند ہونا-ن)، نَمَا نُمُوّاً (نشو ونما ہونا-واوی ویائی-ن،ض) وغیرہ۔لیکن اگر وہ فعل معتل عین ہو تو اس کا مصدر "فَعْلٌ"، "فِعالٌ" اور "فِعالة" کے وزن پر آتا ہے، جیسے سارَ سَیْراً،(ض) قامَ قِیاماً،(ن) ناحَ نِیاحَةً(ن)۔

☆ "فَعُلَ" کا مصدر "فُعُوْلة" اور "فَعالة" کے وزن پر آتا ہے، پہلے کی مثال سَهُلَ سُهُوْلةً (آسان ہونا)، صَعُبَ صُعُوْبَةً (دشوار ہونا) وغیرہ ہے۔اور دوسرے کی مثال فَصُحَ فَصاحةً (فصیح ہونا)، ضَخُمَ ضَخامةً (بھاری ہونا) اور جَزُلَ جَزالةً (بڑا ہونا) وغیرہ ہے

نوٹ: لیکن یہ سب اصول کلیہ نہیں، ان اوزان کے خلاف بھی مصادر آئے ہیں چوں کہ یہ معاملہ سماعی ہے اس لیے لغات ومعاجم سے تحقیق کر لینا ضروری ہے۔

صفت مشبہ سے متعلق بعض فوائد۔

(صفت مشبّہ کا بیان مشتقّات کے تحت گزر چکا۔ یہاں اس سے متعلّق کچھ فوائد تحریر کیے جاتے ہیں)

☆ صفت مشبّہ زیادہ تر "فَعِلَ" (مکسور العین ماضی) اور "فَعُلَ" (مضموم العین ماضی) سے آتی ہے۔اور "فَعَلَ" (مفتوح العین ماضی) سے کم آتی ہے۔اور "فَعِلَ" لازم سے درج ذیل تفصیل کے مطابق آتی ہے۔

☆ رنگ یا عیبِ ظاہر یا ظاہری آراستگی کا مفہوم رکھنے والے "فَعِلَ" سے صیغۂ مذکر "أَفْعَلُ" اور صیغۂ مؤنث "فَعْلاء" کے وزن پر آتا ہے، جیسے: أحمر (سرخ) اسود (کالا) أَبْرَص (سفید داغ والا) أَجْذَم (کوڑھی). أَكْحَل (سرمگیں آنکھ والا) أَحْوَر (وہ شخص جس کی آنکھ خوب سیاہ سفید ہو)۔

☆ خُلو (یعنی خالی ہونے) اور امتلاء (یعنی پُر ہونے) اور بیماری کے بغیر ہونے والی اندرونی حرارت کا مفہوم رکھنے والے "فَعِلَ" سے صیغۂ مذکر "فعلان" اور مؤنّث "فعلانة" کے وزن پر آتا ہے، جیسے: غَرْثان (بھوکا) عَطْشان (پیاسا) شَبْعان (شکم سیر) رَیّان (پانی سے آسودہ) غَضْبان (غضبناک)۔

☆ باطنی امراض یا اس کے مشابہ عوارض اور ان دونوں کی ضد کا مفہوم رکھنے والے "فَعِلَ" سے "فَعِلٌ" کے وزن پر آتی ہے، جیسے: وَجِعٌ (مبتلائے تکلیف) ضَجِرٌ (تنگ دل) مَرِحٌ (اترانے والا) حَمِقٌ (بے وقوف) حَزِنٌ (رنجیدہ)۔

نوٹ: "فَعْلٌ" کے وزن پر آنے والی صفت مشبّہ درحقیقت "فَعِلٌ" کا مخفَّف ہے۔

☆ "فَعُلَ" سے اکثر صفت مشبّہ "فَعِیْل" کے وزن پر آتی ہے۔

نوٹ: مذکورہ بالا اوزان ثلاثی مجرّد کے ہیں۔غیر ثلاثی مجرد سے صفت مشبہ کا صیغہ اسی باب کے اسم فاعل کے وزن پر آتا ہے، جیسے: مُعْتَدِلُ القامة (مناسب قد والا) مُسْتَقِیْمُ الأطْوار (اچھی عادت والا) وغیرہ۔

☆ وہ الفاظ جو "فاعِلٌ" کے وزن پر ہوں لیکن ثبوت ودوام کا معنی رکھتے ہوں تو اُن کا شمار صفت مشبّہ میں ہوگا، جیسے: أبُوْكَ صادِقُ الوَعْد، راسِخُ الإیمان، صالحُ العمل۔(تمھارے والد وعدہ کے سچے، ایمان میں پختہ اور نیکوکار ہیں۔ اس مثال میں "صادق"، "راسخ" اور "صالح" صفت مشبہ ہیں)

صیغۂ مجہول پر مستعمل افعال

فائدہ (۱) بعض افعال کلامِ عرب میں مبنی للمجہول (فعل مجہول) کے صیغہ پر ہی مستعمل ہیں جن میں بعض درج ذیل ہیں

① عُنِي فلانٌ بحاجتک (فلاں نے تمھاری حاجت کی طرف توجہ کی) ② زُهِيَ علی (تکبّر کیا) ③ فُلِجَ (فالج زدہ ہوا) ④حُمَّ (بخار کے مرض میں مبتلا ہوا) ⑤ سُلَّ (مرضِ سل میں مبتلا ہوا) ⑥ جُنَّ عَقْلُه (پاگل ہوا) ⑦ غُمَّ الهِلالُ (چاند نظر نہ آیا) ⑧ أُغْمِيَ علیه اور⑨ غُشِيَ (بے ہوش ہوا) ⑩ شُدِهَ (حیران ہوا) ⑪ اُمْتُقِعَ لونُه (رنگ فق پڑ گیا) وغیرہ۔

فائدہ (۲) بعض افعال فصیح لغت میں مجہول مستعمل ہیں، البتہ کہیں کہیں معروف بھی مستعمل ہیں، جیسے: ① بُهِتَ الخَصْمُ (بَهُتَ) [حریف لاجواب ہوا] ② هُزِلَ (هَزَلَه المَرَضُ)[لاغر ہوا] ③ نُخِيَ(نخاه)[فخر کیا] ④ زُكِمَ(زَكَمَه الله)[زکام میں مبتلا ہوا] ⑤ وُعِکَ(وَعَكَه اللهُ)[بخار میں مبتلا ہوا] ⑥ طُلَّ دَمُه (طَلَّ دمَه) [خون رائیگاں ہوا] ⑦رُهِصَتِ الدابّةُ(رَهَصَها الحَجَرُ)[جانور کا کھر زخمی ہوا] وغیرہ۔

مشقی سوالات

(۱) آنے والے افعال کا مصدر عام طور پر کس وزن پر آتا ہے؟ ☆ آواز کے مفہوم پر دلالت کرنے والے افعال کا مصدر ☆ صنعت وحرفت کے مفہوم پر دلالت کرنے والے افعال کا مصدر ☆ بیماری کے مفہوم پر دلالت کرنے والے افعال کا مصدر ☆ "فَعِلَ" لازم کا مصدر۔(۲) ثلاثی مجرد کے کم از کم بیس اوزان مع مثال تحریر کرو۔

درس(۳۱) ﴿فعل مؤکّد کا بیان﴾

فعل کی دو قسمیں ہیں۔(۱) فعلِ مؤکّد (۲) فعلِ غیر مؤکّد۔

فعلِ مؤکَّد: وہ فعل ہے جس کے آخر میں نونِ ثقیلہ (مشدّدہ) یا نونِ خفیفہ (ساکنہ) لاحق ہو۔ جیسے ﴿لَيُسْجَنَنَّ ولَيَكُوْنا مِنَ الصاغرين﴾(۱)

فعل غیر مؤکّد: وہ فعل ہے جس کے آخر میں نونِ ثقیلہ یا خفیفہ لاحق نہ ہو، جیسے "يُسْجَنُ" "يَكُوْنُ".

تاکید کے اعتبار سے افعال کی حالتیں:

☆ فعل ماضی کی تاکید مطلقاً نہیں آتی ہے۔(۲)

☆ فعل امر کی تاکید مطلقاً جائز ہے، خواہ امر حاضر معروف ہو، جیسے: "اُكْتُبُنَّ" (تم ضرور لکھو) "اِجْتَهِدَنَّ" (تم ضرور محنت کرو)، یا امر غائب ومتکلم معروف ہو جیسے: "لِيَجْتَهِدَنَّ" (اس کو ضرور کوشش کرنی چاہیے)۔ "لِاَجْتَهِدَنَّ" (مجھے ضرور کوشش کرنی چاہیے) یا امر مجہول ہو، جیسے: "لِيُسْتَنْصَرَنّ" (اس سے ضرور مدد مانگی جانی چاہیے)

فعل مضارع کی چھ حالتیں ہیں: [۱] تاکید واجب [۲] تاکید قریب بہ واجب [۳] تاکید لانا کثیر [۴] تاکید

---

❶ ضرور قید میں پڑیں گے اور ضرور ذلت اٹھائیں گے۔[یوسف:۳۲]۔

❷ اور شعر: " دامَنّ سَعْدُکِ لَوْ رَحِمْتِ مُتَيَّماً لَوْلاکِ لَمْ یَکُ للصَّبابة جانِحا" میں فعلِ ماضی کی تاکید ضرورتِ شاذّہ ہے، چوں کہ یہ فعلِ ماضی "دامَنَّ" طلب اور دعا کے معنی میں ہے اس لیے اس کے ساتھ فعلِ امر کا معاملہ اپناتے ہوئے تاکید لائی گئی ہے۔

لانا قلیل[۵] تاکیدلانا اقل (یعنی بہت کم)[۶] تاکیدلانا ممتنع (ناجائز)۔

تاکید واجب ہونے کی صورت: اگر فعلِ مضارع مثبت اور مستقبل کے معنی میں ہو اور جوابِ قسم میں واقع ہو اور لامِ قسم اور اس فعلِ مضارع میں فصل نہ ہو تو اس کی تاکید واجب ہوتی ہے۔ جیسے: ﴿تَاللّٰه لَاَكِيْدَنَّ أَصْنامَكُمْ﴾[1]

تاکید قریب بہ واجب ہونے کی صورت: فعل مضارع اگر "إنْ" شرطیہ کے بعد ہو اور "اِنْ" شرطیہ کے بعد ما زائدہ ہو تو اُس کی تاکید قریب بہ واجب ہے، جیسے: ﴿وإمّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشيطنِ نَزْغٌ فاسْتَعِذْ باللّٰه﴾[2] اور جیسے: ﴿إمّا تَرَيِنَّ مِنَ البَشَرِ أَحَداً فَقُوْلِيْ إنّي نَذَرْتُ للرَّحْمنِ صَوْماً﴾[3]

نوٹ: اس صورت میں ترکِ تاکید نادر ہے، مثلاً:

يا صاحِ إمّا تَجِدْني غَيْرَ ذِيْ جِدَةٍ فَمَا التَخَلِّي عَنِ الإخوانِ مِنْ شِيَمي [4]

تاکید کثیر ہونے کی صورتیں: اگر فعل مضارع اداۃِ طلب (یعنی لامِ امر یا لاے نہی) یا ادواتِ استفہام، تمنّی، ترجّی، عرض یا تحضیض کے بعد واقع ہو تو اس کی تاکید کا لانا کثیر ہے، جیسے: "لِيَجْتَهِدَنَّ" [مجھے ضرور محنت کرنی چاہیے] "لا تَكْسَلَنَّ" [تم ہرگز سستی نہ کرو]. "هَلْ تَفْعَلَنَّ الخَيْرَ" [کیا تم ضرور نیک کام کروگے]. "لَيْتَكَ تَجِدَنَّ" [کاشکہ تم ضرور پاتے]. "لَعَلَّكَ تَفُوْزَنَّ" [شاید تم ضرور کامیاب ہوگے]. "ألا تَزُوْرَنَّ المَدارِسَ الوطنية" [کیا تم ملکی مدارس کا معاینہ نہیں کرتے ہو] "هَلّا يَرْعَوِيَنَّ الغاوي عَنْ غَيِّه" [گمراہ اپنی گمرہی سے باز کیوں نہیں آتا].

تاکید قلیل ہونے کی صورتیں: اگر فعل مضارع "لا" نافیہ یا اُس "ما" زائدہ کے بعد نہ ہو جس سے پہلے "إنْ" شرطیہ ہو تو اُس کی تاکید لانا قلیل ہے، جیسے: ﴿واتَّقُوا فِتْنَةً لا تُصِيْبَنَّ الذينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خاصَّةً﴾[5]

تاکید اقل ہونے کی صورتیں: اگر فعل مضارع "لم" کے بعد ہو یا جواب و جزا میں ہو یا اس اداۃِ شرط کے بعد ہو جس کے بعد "ما" زائدہ نہ ہو تو تاکید لانا اَقل یعنی بہت کم ہے۔

پہلے کی مثال: يَحْسَبُه الجاهلُ ـ ما لَمْ يعلَما ـ شيخاً على كُرْسيّه مُعَمَّما[6]

دوسرے کی مثال: مَهْما تَشَأ مِنه فَزارةُ تُعْطِكُم ومَهْما تَشَأْ منه فزارةُ تَمْنَعا [7]

تیسرے کی مثال: مَنْ تَثقَفَنْ مِنُهُمْ فليسَ بآئب أَبداً وقتلُ بني قتيبة شافي [8]

تاکید ممتنع ہونے کی صورتیں: اور اگر تاکید واجب ہونے کی شرطیں نہ ہوں اور نہ ہی مذکورہ بالا صورتوں میں

---

[1] خدا کی قسم میں تمھارے معبودوں کا برا چاہوں گا۔[انبیاء:۵۷] [2] اور اے سننے والے! اگر شیطان تجھے کونچا دے تو اللہ کی پناہ مانگ۔[اعراف:۲۰۰] [3] اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو کہہ دینا میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے۔[مریم:۲۶] [4] اے میرے دوست اگر تم مجھے غیر دولت مند پار ہے ہو تو بھائیوں سے دوری میری عادت نہیں ہے۔ [5] اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو تم میں خاص ظالم ہی کو نہ پہونچے گا۔[انفال:۲۵] [6] اس کو جاہل (جب تک حقیقتِ حال نہیں سمجھتا) ایسا بوڑھا سمجھتا ہے جسے عمامہ پہنا دیا گیا ہے۔ [7] قبیلۂ فزارہ کے لوگ جتنا دینا چاہیں گے دیں گے اور جتنا نہیں دینا چاہیں گے روک دیں گے۔ [8] تو ان میں سے جسے پکڑے گا وہ ہرگز کبھی پلٹ نہ پائے گا، اور بنی قتیبہ کو قتل کرنا ہی میرے لیے تشفّی بخش ہے

سے کوئی صورت ہو تو اُس فعلِ مضارع کی تاکید لانا ممتنع (ناجائز) ہے، لہذا درج ذیل صورتوں میں تاکید جائز نہیں ہے:

[۱] جب فعلِ مضارع منفی، قسم کے جواب میں واقع ہو۔ جیسے: واللّٰه لا أنْقُضُ عَهْدِیْ (خدا کی قسم میں اپنا عہد نہیں توڑوں گا)

نوٹ: ﴿تَاللّٰه تَفْتَؤُ تذکرُ یوسفَ﴾[۱] میں تاکید لانا جائز نہیں ہے کیونکہ یہاں حرفِ نفی مقدّر رہے اور "تَفْتَأ" اصل میں "لا تَفْتَؤُ" ہے۔

[۲] جب فعلِ مضارع حال کے لیے ہو، جیسے ابن کثیر مکی کی قراءت میں ﴿لَأُقْسِمُ بیومِ القیمة﴾[۲]

[۳] جب وہ لامِ قسم سے جدا واقع ہو، جیسے: ﴿ولَئِنْ مُتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلی الله تُحْشَرُوْنَ﴾[۳] اور جیسے: ﴿ولَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضیٰ﴾[۴]

فعلِ مؤکَّد کے آخر کے احکام: نونِ تاکید لاحق ہونے پر درج ذیل تبدیلیاں ہوتی ہیں:

(۱) پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب وحاضر ومتکلم، واحد مؤنث غائب اور متکلم مع الغیر) میں لام کلمہ مفتوح ہوگا، اور فعل صحیح ہو خواہ معتل اس میں سے کچھ بھی حذف نہ ہوگا، جیسے "لَیَنْصُرَنَّ"، "لَیَقْضِیَنَّ"، "لَیَغْزُوَنَّ"، "لَیَسْعَیَنَّ".

(۲) تثنیہ کے صیغوں میں نونِ رفع (نونِ اعرابی) حذف ہوجائے گا اور نونِ تاکید مکسور ہوجائے گا، جیسے: "لَتَنْصُرانِّ یا زیدان"

(۳) جمع مذکر غائب وحاضر میں نونِ رفع اور واوِ جمع حذف ہوجائے گا، جیسے: "لَتَنْصُرُنَّ یاإخوتي". اور اگر ناقص ہو تو لام کلمہ بھی حذف ہوگا، جیسے: "لَتَغْزُنَّ" اور "لَتَرْمُنَّ". لیکن اگر ناقص کا عین کلمہ مفتوح ہو تو واوِ جمع مضموم ہوکر باقی رہے گا اور اس سے پہلے حرف پر فتحہ ہوگا، جیسے: "لَتَخْشَوُنَّ" اور "لَتَسْعَوُنَّ".

(۴) واحد مونث حاضر میں یائے مخاطبہ اور نونِ رفع گر جائے گا، جیسے "لَتَنْصُرِنَّ"، اور ناقص میں لام کلمہ بھی حذف ہوگا، جیسے: "لَتَغْزِنَّ"، "لَتَرْمِنَّ". البتہ اگر ناقص کا عین کلمہ مفتوح ہو تو یائے مخاطبہ مکسور ہوکر باقی رہے گی اور اس سے پہلے حرف پر فتحہ ہوگا، جیسے: "لَتَسْعَیِنَّ"، "لَتَخْشَیِنَّ".

(۵) جمع مؤنث غائب وحاضر میں نونِ جمع اور نونِ تاکید کے بیچ میں الفِ فاصل لاتے ہیں، اور نونِ تاکید مکسور ہوجاتا ہے، جیسے: "لَیَنْصُرْنانِّ".

نوٹ: مذکورہ بالا احکام میں سے (۱) (۳) اور (۴) نونِ خفیفہ میں بھی جاری ہیں، البتہ (۲) اور (۵) اس میں جاری نہیں ہیں، کیونکہ نونِ خفیفہ تثنیہ اور جمع مؤنث کے صیغوں میں نہیں آتا ہے، اور درج ذیل احکام نونِ خفیفہ کے ساتھ خاص ہیں۔

(۱) اگر اُس کے بعد ساکن ہو تو حذف ہوجاتا ہے، جیسے:

لا تُهِیْنَ الفقِیْرَ عَلَّکَ أنْ تَرْکَعَ یوماً والدهرُ قَدْ رَفَعَه[۵]

---

❶ خدا کی قسم آپ یوسف کی یاد ہمیشہ کرتے رہیں گے۔[یوسف:۸۵] ❷ روزِ قیامت کی قسم یاد فرماتا ہوں۔[قیامة:۱] ❸ اور اگر تم مرو یا مارے جاؤ تو اللہ کی طرف اٹھنا ہے۔[آل عمران:۱۵۸] ❹ اور بے شک قریب ہے کہ تمھارا رب تمھیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے۔[ضحیٰ:۵] ❺ کسی محتاج کی اہانت ہرگز نہ کرو، ہوسکتا ہے کہ تم کسی روز جھک جاؤ اور زمانہ اسے بلند کرچکا ہو۔ "لا تُهِیْنَ" اصل میں "لا تُهِیْنَنْ" تھا، بعد میں ساکن آنے کی وجہ سے نونِ خفیفہ حذف ہوگیا۔

(۲) وقف کی حالت میں تنوین کے حکم میں ہوتا ہے، لہذا فتحہ کے بعد الف ہوجائے گا، جیسے: ﴿لَنَسْفَعا﴾ [1] اور جیسے:

إِيّاكَ والمَيْتاتِ لا تَقْرَبَنَّها ولا تَعْبُدِ الشيطانَ واللهَ فاعْبُدَا [2]

اور اگر ضمہ اور کسرہ کے بعد ہوتو حذف ہوجائے گا، اور "اِضْرِبُنْ" (جمع مذکر حاضر) کا واو اور "إِضْرِبِنْ" کی یا جو اس نونِ خفیفہ کی وجہ سے حالتِ وصل میں حذف ہوگئی تھی، وقف کی حالت میں لوٹ آئے گی، لہذا اب اُن کو "اِضْرِبُوا" اور "اِضْرِبِي" پڑھا جائے گا۔

مشقی سوالات

(۱) آنے والی مثالوں میں فعل مضارع کی تاکید کا کیا حکم ہے؟ [۱] ﴿لا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غافِلاً عَمّا يَعْمَلُ الظٰلِمُوْنَ﴾ [۲] ﴿اِمّا يَاتِيَنَّكُمْ مِنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدايَ فَلا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ ولا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [۳] ﴿وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لا تُصِيْبَنَّ﴾ (۲) کب فعل مضارع کی تاکید واجب ہے اور کب ممتنع ہے؟ (۳) "اِضْرِبَ الْقَوْمَ" با کے فتحہ کے ساتھ صحیح ہونے کی کیا صورت ہے؟ (۴) آنے والے مصادر سے فعل مضارع معروف ومجہول مؤکّد بانونِ ثقیلہ کی گردان معنی کے ساتھ کرو۔ الاجتهاد . الإخبار . المُخالفة . (۵) عربی بناؤ: وہ ضرور یاد کرے گی، وہ سب ضرور امتحان لیں گے، تو ضرور یاد کر، ہم دونوں ضرور سنیں گے۔ تم ہرگز جھوٹ مت بولو، ان سب کو ضرور کوشش کرنی چاہیے۔ کیا تم ضرور جاؤ گے؟ کاشکہ تم ضرور مدد کرتے۔ تم دونوں ضرور عبادت کروگی۔

۞ ۞ ۞

درس (۳۲) ﴿لازم کو متعدی، متعدّی کو لازم بنانا﴾

فعل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) لازم (۲) متعدّی۔

فعل لازم: وہ فعل ہے جو فاعل پر پورا ہوجائے، جیسے: جَلَسَ زيدٌ (زید بیٹھا)

فعل متعدّی: وہ فعل ہے جس کا اثر فاعل سے تجاوز کرکے مفعول بہ تک پہونچے اس طور پر کہ فعل اُس پر واقع ہو، فعل متعدّی کو فعل متجاوز بھی کہا جاتا ہے، جیسے: حَفِظَ مُحَمَّدٌ الدَّرْسَ (محمد نے سبق یاد کیا)۔

فعل متعدّی کی علامت یہ ہے کہ وہ ہائے ضمیر کو قبول کرے، جس کا مرجع ظرف یا مصدر نہ ہو [3]۔

فعل متعدّی کی قسمیں: فعل متعدّی تین طرح کا ہوتا ہے۔ ① جو ایک مفعول چاہتا ہے، اور یہی کثیر ہے، جیسے: حَفِظْتُ الدرسَ (میں نے سبق یاد کیا)۔ ② جو دو مفعول چاہتا ہے۔ پھر یہ دو قسم پر ہے۔ **اول** وہ فعل متعدّی جس کے دونوں مفعولوں کا مصداق ایک ہو، اور یہ "ظَنَّ" اور اس کے اخوات یعنی افعالِ قلوب ہیں، جیسے: ﴿تَحْسَبُهُمْ أَيْقاظاً وَهُمْ رُقُوْدٌ﴾ [4]۔ **دوم** وہ فعل متعدّی جس کے دونوں مفعولوں کا مصداق ایک نہ ہو، جیسے: أَعْطَيْتُكَ دِرْهَماً (میں نے تمھیں

---

❶ ہم پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے۔ [علق: ۱۵] ❷ مردوں سے دور رہو اُن کے قریب ہرگز نہ جاؤ اور شیطان کی عبادت نہ کرو اور خدا کی عبادت کرو۔ "فاعْبُدا" کی اصل "فاعْبُدَنْ" ہے، نونِ خفیفہ حالتِ وقف میں الف ہوگیا۔ ❸ اگر کسی فعل کے آخر میں ایسی ہائے ضمیر ہو جو ظرف کی طرف لوٹے، جیسے: "يومَ الجمعة سِرْتُهُ" [میں جمعہ کے دن چلا] یا وہ ضمیر مصدر کی طرف لوٹے، جیسے: "تَجَمَّلْ بالفضيلة التى كانَ يَتَجَمَّلُها سلفُك الصالح" [اُن فضائل سے آراستہ ہو جن سے تمھارے اسلاف آراستہ تھے] تو وہ فعل متعدّی نہ ہوگا۔ ❹ تم انھیں جاگتا سمجھو اور وہ سوتے ہیں۔ [کہف: ۱۸]

ایک درہم دیا). **سوم** جو تین مفعول چاہتا ہے،اور یہ "أَعْلَمَ"، "أَرى"، "أَنْبَأَ"، "نَبَّأَ"، "خَبَّرَ"اور"حَدَّثَ" ہے۔

فائده: آنے والے اوزان فعلِ لازم کے ہیں:[۱]فَعُلَ، جیسے: حَسُنَ، شَرُفَ.[۲] اِنْفَعَلَ، جیسے: اِنْكَسَرَ. [۳]اِفْعَلَّ، جیسے: اِغْبَرَّ.[۴] اِفْعالَّ، جیسے:اِدْهامَّ.[۵] اِفْعَلَلَّ، جیسے: اِقْشَعَرَّ.[۶]اِفْعَنلَلَ، جیسے: اِقْعَنْسَسَ.

فعلِ لازم کو درج ذیل طریقوں سے متعدّی بنایا جاتا هے:

(۱) بابِ اِفْعال، تفعیل، مفاعلة یا استفعال کے ذریعہ۔جیسے: "اَكْرَمَ زَيْدٌ عَمْراً"(زید نے عمرو کی تعظیم کی). "فَرَّحْتُ زَيْداً"(میں نے زید کو خوش کیا). "جالَسَ زَيْدٌ العُلَماءَ"(زید علما کے ساتھ بیٹھا) اور "اِسْتَخْرَجتُ المالَ"(میں نے مال برآمد کیا).

(۲) حرفِ جر کے ذریعہ۔جیسے: "ذَهَبْتُ بِخالِدٍ"(میں خالد کو لے گیا)

نوٹ: حرف جر کے ذریعہ بنائے گیے مفعول میں کبھی حرفِ جر کو حذف کر دیا جاتا ہے،تو حرفِ جر کا مدخول منصوب ہوجاتا ہے، جیسے:﴿وَاخْتَارَ موسى قَوْمَه سَبْعِيْنَ رَجُلا﴾ [1] (يعنى "مِنْ قومه")

نوٹ: حرفِ جر کا حذف کرنا سماعی ہے، قیاسی نہیں ہے،البتہ اگر"أَنْ" اور "أَنَّ" میں التباس کا خوف نہ ہو تو قیاساً بھی حذف جائز ہے [2] جیسے: ﴿شَهِدَ اللهُ أَنَّه لا إلهَ إلّا هو﴾اصل:شهد بأنّه [3] اور جیسے:﴿أَوَ عَجِبْتُمْ أَنْ جاءَ كُمْ ذِكْرٌ مِنْ رَّبِّكُم﴾ [4]اصل:عجبتم من أنْ۔

(۳) تضمینِ نحوی کے ذریعہ(یعنی کسی فعلِ لازم میں فعلِ متعدّی کا معنی بھی شامل کر دیا جائے)۔جیسے:﴿و لا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكاحِ حتّى يَبْلُغَ الكِتٰبُ أَجَلَه﴾ [5] عَزَمَ، "على" صلہ کے ساتھ آتا ہے،مگر یہاں بغیر صلہ کے متعدی ہے۔کہا گیا کہ اس میں "عَقَدَ"،بمعنی"گرہ بستن" کا معنی شامل ہے،اس لیے متعدی ہوگیا۔یعنی "لا تَعْقِدُوْا عُقْدَةَ النكاح" نکاح کی گرہ نہ باندھو یہاں تک کہ لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو پہنچ جائے۔

(۴) ثلاثی مجرّد کے فعلِ لازم کو"مغالبہ" کا معنی ادا کرنے کے لیے بھی متعدّی بناتے ہیں۔اس صورت میں اجوف اور ناقص کسی بھی باب سے آتا ہو وہ باب(ن) سے آئے گا،البتہ مثال واوی اور اجوف یائی "مغالبہ" کے معنی کے لیے بھی اپنے باب(ضرب یضرب) سے ہی آئے گا۔جیسے: واثبْتُه فوَثَبْتُه، بايعْتُه فَبِعْتُه. [6]

تنبیه: خیال رہے کہ مذکورہ بالا طریقوں سے فعل لازم کو متعدّی بنانا سماعی امر ہے البتہ بعض لوگوں نے ہمزۂ افعال کے ذریعہ متعدّی بنانا قیاسی قرار دیا ہے۔

---

[1] اور موسی نے اپنی قوم سے ستر مردوں کو منتخب کیا [2] لہذا "رَغِبْتُ أَنْ أَفْعَلَ" کہنا جائز نہیں ہے، کیوں کہ یہاں یہ التباس موجود ہے کہ "رغبة عن العمل" مراد ہے یا"رغبة في العمل" مراد ہے۔ [3] اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔[آل عمران:۱۸] [4] کیا تمھیں اس پر تعجب ہے کہ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی۔ [5] اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب تک کہ لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہونچ جائے۔[بقرہ:۲۳۵]۔ [6] "واثبْتُه فَوَثَبْتُه": میں نے اچھلنے میں اس سے مقابلہ کیا تو میں غالب رہا۔"بايَعْتُه فبِعْتُه": میں نے بیع میں اس سے مقابلہ کیا تو میں غالب رہا۔

فعل متعدّی کو درج ذیل طریقوں سے لازم بنایا جاتا ھے :

(۱) تضمینِ نحوی کے ذریعہ۔ جیسے ﴿فَلْيَحْذَرِ الذين يُخالِفونَ عَنْ أَمْرِه﴾[1] اس مثال میں "يُخالِف" "يَخْرُج" کے معنی کو متضمّن ہے اسی لیے اس کا صلہ "عن" لایا گیا ہے۔

(۲) تعجّب اور مبالغہ کے معنی کی ادائیگی کے لیے "فَعَلَ" متعدّی کو "فَعُلَ" کی طرف منتقل کر کے، جیسے "ضَرَبَ زَيْدٌ" سے "ضَرُبَ زَيْد" (زید کتنا زیادہ مارنے والا ہے)۔

(۳) مُطاوع بنانے کے لیے دوسرے باب کی طرف منتقل کر کے، جیسے "كَسَرْتُه فانْكَسَرَ" (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا) مَزَّقْتُه فَتَمَزَّقَ (میں نے اسے ریزہ ریزہ کیا تو وہ ریزہ ریزہ ہوگیا)

(۴) موخّر کیے گیے عامل کے ضعف کی وجہ سے بھی متعدّی کو لازم بنایا جاتا ہے، جیسے ﴿إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤيا تَعْبُرُوْن﴾[2] "عبر" متعدی بنفسہ ہے مگر یہاں اپنے معمول "رُؤْيا" سے مؤخر ہو کر عمل میں ضعیف اور لازم کے درجے میں ہو گیا، اس لیے اس کا معمول لام کے ساتھ "للرؤيا" آیا۔

(۵) ضرورةً، جیسے:

تَبَلَتْ فُؤادَكَ في المَنامِ خَرِيدَةٌ تسقِي الضَجِيْعَ بِباردٍ بَسّام [3]

مشقی سوالات

(۱) فعل لازم اور متعدّی کی تعریف کرو اور مثال دو۔ (۲) فعل متعدّی کتنی طرح کا ہوتا ہے؟ (۳) فعل لازم کو کن طریقوں سے فعل متعدّی بنایا جاتا ہے؟ (۴) کن ابواب سے ہمیشہ فعلِ لازم ہی آتا ہے؟

۞۞۞

---

[1] تو ڈریں جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں (کہ انھیں کوئی فتنہ پہونچے)۔ [نور:۶۳] [2] اگر تمھیں خواب کی تعبیر آتی ہو۔ [یوسف:۴۳] [3] بیمار کر دیا، تمھارے دل کو، خواب میں، ایک دوشیزہ نے، جو سیراب کرتی ہے، ساتھ لیٹنے والے کو، ٹھنڈے مسکرانے والے (دانتوں) سے۔ "سقی" دو مفعولوں کی طرف متعدّی ہوتا ہے، جیسے: ﴿وسقيهم رَبُّهُم شَراباً طَهُوْراً﴾ [انسان:۲۱] (اور انھیں رب نے پاکیزہ شراب پلائی)، مگر مذکورہ شعر دوسرے مفعول کے بغیر آیا ہے۔ اور دوسرا مفعول مقصود بھی نہیں۔

درس (۳۳) [خاصیات ابواب]

خاصیت باب کا معنی: فنِ صرف میں خاصیت کا معنی کسی باب میں پایا جانے والا وہ معنی ہے جو اُس باب سے آنے والے بیشتر یامتعدّ د الفاظ کے معنی موضوع لہ میں پایا جائے، جیسے: بابِ افعال کی خاصیت "تعدیه" (متعدّی بنانا) ایسا معنی ہے، جو اس باب سے آنے والے اکثر الفاظ کے موضوع لہ میں پایا جاتا ہے، جیسے: "أَخْرَجَ" کا معنی موضوع لہ "نکالا" ہے، "اَجْلَسَ" کا معنی موضوع لہ "بٹھایا" ہے، اور ان معانی میں تعدیہ کا معنی بھی پایا جاتا ہے، لہذا "تعدیه" بابِ افعال کا خاصہ قرار پایا۔

نوٹ: کبھی ایک معنی دو باب سے آتا ہے، تو اگر وہ معنی دونوں بابوں سے بہ کثرت آتا ہو تو وہ دونوں بابوں کی خاصیت یا خاصہ قرار پائے گا، ورنہ جس باب سے وہ معنی کم آتا ہے اس کو دوسرے باب کا تابع مان کر اس کی موافقت کرنے والا کہا جائے گا۔

ماخذ: وہ کلمہ ہے جس سے فعل بنایا گیا ہو، خواہ وہ مصدر ہو یا جامد، جیسے: "أَخْرَجَ" کا ماخذ "خروج" ہے۔ اور "اِسْتَحْجَرَ" کا ماخذ "حَجَر" ہے۔

خاصیات میں مستعمل بعض الفاظ کی تعریف۔

(۱) **تعدیه:** لازم کو متعدّی بنانا، یامتعدّی بیک مفعول کو متعدّی بدو مفعول بنانا، یامتعدّی بدو مفعول کو متعدّی بسہ مفعول بنانا۔ اول کی مثال: "أَخْرَجْتُه" (میں نے اس کو نکالا)۔ دوم کی مثال: "أَسْمَعْتُ محمّدا الخبر" (میں نے محمد کو خبر سنائی) اور تیسرے کی مثال "أَعْلَمْتُه الخبرَ صادِقا" (میں نے اس کو بتایا کہ خبر سچی ہے)۔

(۲) **صیرورت:** کسی چیز کا صاحبِ ماخذ ہونا، یا ایسی چیز والا ہونا جو ماخذ سے موصوف ہو، یا ماخذ میں کسی چیز والا ہونا۔ اول: جیسے "اَلْبَنَتِ الناقَةُ" (اونٹنی شِیر دار ہوگئی)۔ دوم: جیسے "اَجْرَبَ الرجلُ" (مرد خارشتی اونٹوں والا ہوا)۔ سوم: جیسے "اَخْرَفَتِ الشاةُ" (بکری 'خریف' میں بچے والی ہوئی)

(۳) **تصییر:** کسی کو صاحبِ ماخذ بنانا، جیسے: "أَغْناه" (اس کو 'غنا' والا بنایا)۔

(٤) **تعریض:** مفعول کو مدلولِ ماخذ کی جگہ میں لے جانا یا ماخذ کے لیے پیش کرنا، جیسے: "أَبَعْتُ الحِمارَ" (میں گدھے کو بیع کی جگہ لے گیا یا بیع کے لیے پیش کیا)۔

(۵) **وِجْدان:** کسی کو ماخذ سے متّصف پانا، جیسے: "اِسْتَبْخَلْتُه" (میں نے اُس کو بخیل پایا)۔

(٦) **ابتدا:** کسی فعل کی ابتدا ابوابِ مزید سے ہونا۔ اس کی دو صورتیں ہیں (۱) مجرّد سے فعل بالکل نہ آیا ہو، اس کو 'اقتضاب' بھی کہا جاتا ہے۔ (۲) مجرّد سے جس معنی میں آیا ہو مزید سے اس معنی میں نہ ہو بالکل الگ معنی میں ہو۔ جیسے: "کَلَّمَ" (اس نے گفتگو کی)۔ مجرّد "کَلَمَ" اس معنی میں نہیں ہے، بلکہ زخم لگانے کے معنی میں ہے۔

(۷) **اقتضاب:** 'اقتضاب' کا لغوی معنی کاٹنا ہے، اور اصطلاح میں کلمہ کا ایسے وزن پر ہونا ہے کہ اس وزن پر کوئی کلمہ اس کی اصل یا اس کی اصل کے مثل نہ ہو، نیز وہ حروفِ الحاق سے خالی ہو، یونہی معنی کا افادہ کرنے والے حروفِ زیادت سے بھی خالی

ہو۔ یہ ابتدا سے خاص ہے۔

(۸) **اتّخاذ**: ماخذ بنانا، یا ماخذ پکڑنا، یا کسی چیز کو ماخذ بنانا، یا ماخذ میں پکڑنا، جیسے: "تَخَبّی" (خباء یعنی خیمہ بنایا)۔ "تَحَرَّزَ" (حرز یعنی پناہ لی)۔ "تَوَسَّدَ الحجر" (پتھر کو وسادہ یعنی تکیہ بنایا)۔ "تَأَبَّطَ الصبي" (بچہ کو اِبطْ یعنی بغل میں لیا)۔

(۹) **مشارکت**: دو یا زیادہ افراد کا کسی کام میں اس طور پر شریک ہونا کہ ہر ایک فاعل اور مفعول دونوں کی حیثیت رکھتا ہو، اگرچہ ایک لفظاً فاعل ہو، دوسرا مفعول، جیسے: "خاصَمْتُه" (میں نے اس سے اور اس نے مجھ سے جھگڑا کیا)

(۱۰) **تشارک**: دو یا زیادہ افراد کا فعل کے صدور میں شریک ہونا، جیسے: "تَشاتَمَ زيدٌ وعمروٌ" (زید اور عمرو نے باہم گالی گلوج کیا) اس میں دونوں شریک فاعل ہوتے ہیں۔

نوٹ: مشارکت بابِ مفاعلۃ کی خاصیت ہے اور تشارک بابِ تفاعل کی خاصیت ہے۔

فائدہ: بابِ مفاعلۃ اور تفاعل دونوں کی خاصیت اشتراک ہے، لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ (۱) مفاعلۃ میں دو شریکوں میں ایک لفظاً فاعل اور دوسرا مفعول ہوتا ہے، جیسے: "نازَعَ زَيدٌ عمرواً" (زید نے عمرو سے نزاع کیا)۔ اور تفاعل میں دونوں لفظا فاعل ہوتے ہیں، جیسے: "تنازَعَ الفِعلانِ" (دوفعلوں نے نزاع کیا)۔ (۲) مفاعلۃ چونکہ متعدّی ہوتا ہے، لہذا اگر اُس میں ایک مفعول ہو تو تفاعل میں وہ ختم ہو جائے گا، اور اگر مفاعلۃ میں دو مفعول ہوں تو تفاعل میں ایک مفعول ہوگا، جیسے: "جاذَبْتُه الثوبَ" (میں نے کپڑا کھینچنے میں اس سے مقابلہ کیا) سے "تَجاذَبْنا الثوبَ" (ہم دونوں نے کپڑا کھینچا) ہو جائے گا۔

(۱۱) **اِلباسِ ماخذ**: کسی کو ماخذ پہنانا، جیسے: "جَلَّلَ الفرسَ" (اس نے گھوڑے کو جُلّ یعنی زین پہنایا)۔

(۱۲) **بلوغ**: ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا، جیسے: "أَعْرَقَ" (عراق میں آیا) "اَصْبَحَ" (صبح کی۔ یعنی وقتِ صبح میں داخل ہوا)

(۱۳) **تجنّب**: ماخذ سے بچنا، جیسے: "تَأَثَّمَ" (وہ اِثم یعنی گناہ سے بچا)۔

(۱٤) **تحوّل**: کسی چیز کا عینِ ماخذ یا مثلِ ماخذ ہونا، جیسے: "تَنَصَّرَ" (وہ نصرانی ہوگیا) اور جیسے: "تَحَجَّرَ الطِّيْنُ" (مٹی حجر یعنی پتھر جیسی ہوگئی)

(۱۵) **تحویل**: کسی چیز کو عینِ ماخذ یا مثلِ ماخذ کر دینا، جیسے: "نَصَّرَ" (اس نے نصرانی بنایا)۔

(۱٦) **تخییل یا تظاهُر**: بناوٹی طور پر یہ ظاہر کرنا کہ وہ (ناگوار) ماخذ سے متّصف ہے، جیسے: "تَعارَجَ" (یہ ظاہر کیا کہ اس میں عَرَج یعنی لنگڑا پن ہے، حالاں کہ ایسا نہیں ہے) "تَعامى" (یہ ظاہر کیا کہ اس میں عمی یعنی اندھا پن ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے)

(۱۷) **تکلّف**: ماخذ کی جانب انتساب یا ماخذ کے حصول میں مشقّت اٹھانا، جیسے: (۱) "تَكَوَّفَ" (کوفی بنا یعنی اپنے کو کوفہ کی طرف منسوب کیا یا کوفیوں کا بھیس بنایا۔ (۲) "تَشَجَّعَ" (وہ بتکلف بہادر بنا)۔

فائدہ: تکلّف اور تخییل میں فرق یہ ہے کہ تکلّف میں ماخذ مرغوب ہوتا ہے، اور تخییل میں ماخذ عیب یا مرض (ناگوار امر) ہوتا ہے۔

(۱۸) **حِسبان**: کسی چیز کو ماخذ کے معنی سے متّصف سمجھنا، جیسے: "اِسْتَقْبَحْتُه" (میں نے اس کو قُبح سے متّصف خیال کیا)۔

(**۱۹**) **وِجْدان**: کسی چیز کو ماخذ کے معنی سے متصف پانا، جیسے: اِسْتَبْخَلَه (اس نے اس کو بخیل پایا)

فائدہ: وجدان اور حسبان دونوں میں ماخذ سے کسی چیز کے اتّصاف کا ذکر ہوتا ہے، لیکن وجدان میں ماخذ سے اتصاف کا یقین ہوتا ہے، اور حسبان میں ماخذ سے اتصاف کا ظنّ وگمان ہوتا ہے۔

(**۲۰**) **سلب**: ماخذ کو دور کرنا، جیسے: ''أَشْکَیتُه'' (میں نے اس کی شکایت دور کی)۔

(**۲۱**) **قصر یا حکایتِ مرکّب**: لغوی معنی: مختصر کرنا یا کسی مفرد سے مرکّب کی حکایت کرنا، اور اصطلاح میں کسی مرکب یا جملہ کی تعبیر کرنے کے لیے اس سے کوئی مختصر لفظ بنالینا، جیسے: ''هَلَّلَ'' (لاإله إلّا اللّٰه کہا)، ''حَوْقَلَ'' (لا حولَ ولا قُوّة کہا)، ''اِسْتَرْجَعَ'' (انّا لله وإنا إليه راجعون کہا)

(**۲۲**) **علاج (افعالِ علاجیه)**: وہ فعل جس کا ادراک حِس سے ہو سکے اور جوارِح (ظاہری اعضا) کا اثر ظاہر ہو، جیسے: ''اِنْکَسَرَ'' (وہ ٹوٹ گیا)۔

(**۲۳**) **مبالغه**: کسی چیز کی مقدار یا کیفیت کی زیادتی کو بتانا، جیسے: ''قَطَّعَ الثوبَ'' (کپڑے کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا) ''بَيَّنَ الصبحُ'' (صبح خوب روشن ہوگئی)۔

(**۲٤**) **مطاوعت**: کسی فعل کے فاعل کا دوسرے فعل کے فاعل کے اثر کو قبول کرلینا، جیسے: ''قَطَّعْتُه فَتَقَطَّعَ'' (میں نے اس کو ٹکڑے ٹکرے کیا تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا)۔

فائدہ: مطاوعت درحقیقت فعلِ ثانی کے فاعل کا وصف ہے، مگر مجازاً اہلِ فن فعل کو بھی مطاوعت سے متصف کرکے ''مُطاوِع'' بولتے ہیں۔

(**۲۵**) **موافقت**: کسی فعل کا دوسرے فعل کی خاصیت کا معنی ادا کرنا، جیسے: ''اِخْتَصَمَ'' (باہم نزاع کیا)۔ یہ ''تَخاصَمَ'' کا معنی (تشارک) ادا کر رہا ہے۔ اور جیسے: ''شاتَمَ زَيدٌ عَمرواً'' یہ ''تَشاتَمَ زيدٌ وعمروٌ'' کا معنی ادا کر رہا ہے۔

(**۲٦**) **نسبت بماخذ**: ماخذ کی طرف منسوب کرنا، جیسے: ''فَسَّقْتُه'' (میں نے اس کو فسق کی طرف منسوب کیا)۔ ''کَفَّرْتُه'' (میں نے اس کو 'کفر' کی طرف منسوب کیا)۔

(**۲۷**) **لیاقت**: ماخذ کے لائق و مستحق ہونا، جیسے: ''اِسْتَرْقَعَ الثوبُ'' (کپڑا ''رُقعہ'' یعنی پیوند کے قابل ہوا)

(**۲۸**) **تخلیط**: ماخذ کو کسی چیز سے خلط کرنا اور مِلانا، جیسے: ''ذَهَّبْتُ السَّيْفَ'' (میں نے تلوار کو زراندود کیا۔ ''ذَهَب'' کا معنی: زَر، سونا ہے)

(**۲۹**) **تدریج**: بمہلت اور آہستہ آہستہ فعل کو بار بار کرنا، جیسے: ''تَجَرَّعَ الماءَ'' (پانی جُرعہ جُرعہ یعنی گھونٹ گھونٹ کر پیا)۔ ''نَتَنَزَّلُ'' (ہم بار بار اُترتے ہیں)۔ ''تَحَفَّظَ القرآنَ'' (اس نے قرآن تھوڑا تھوڑا یاد کیا)۔ ''تَفَهَّمَ الکِتابَ'' (اس نے آہستہ آہستہ کتاب سمجھی)

(**۳۰**) **تَخَيُّر**: فاعل کا ماخذ کو اپنے لیے انجام دینا، جیسے: ''اِکْتالَ'' (اپنے لیے ناپا۔ کَیْل کا معنی: ناپنا ہے

درس (۳٤) [خاصیات ابواب]

نَصَرَ، ضَرَبَ اور سَمِعَ کے خواص کثیر ہیں جو منضبط نہیں ہیں، اور اُن میں باہم یکسانیت ہے، البتہ:

☆ **بابِ نصر کی خاصیت "مغالبه" ھے۔**

مغالبه : بابِ مفاعلۃ کے بعد کسی فعل کو اس لیے ذکر کرنا تا کہ کسی امر میں شریک دو چیزوں میں سے ایک کے غلبہ کا اظہار ہو، جیسے: سابَقَنِيْ زيدٌ فَسَبَقْتُه (زید نے مجھ سے آگے بڑھنے میں مقابلہ کیا تو میں سبقت لے گیا، یعنی میں مقابلے میں اس پر غالب آیا) اور "يُسابِقُني زَيْدٌ فَأَسْبُقُه" (زید مجھ سے آگے بڑھنے میں مقابلہ کرتا ہے تو میں اس سے آگے رہتا ہوں)

نوٹ: مغالبہ کا معنی ادا کرنے کے لیے یہ باب متعیّن ہے، خواہ فعل ثلاثی مجرّد کے کسی بھی باب سے آتا ہو اس معنی کی ادائیگی کے لیے اس کو اس باب (ن) میں لے جائیں گے۔ البتہ مثال، اجوفِ یائی اور ناقصِ یائی میں معنی مغالبہ (ض) سے آتا ہے، جیسے: واعَدْتُه فَوَعَدْتُه (میں نے وعدہ کرنے میں اس سے مقابلہ کیا تو میں اس پر غالب رہا) ياسَرَني فَيَسَرْتُه (اس نے نرمی میں مجھ سے مقابلہ کیا تو میں غالب رہا) بايَعْتُه فبِعْتُه (میں نے بیچنے میں اس سے مقابلہ کیا تو میں غالب رہا) أُرَامِيْه فَأَرْمِيْه (میں اس سے تیراندازی میں مقابلہ کرتا ہوں تو غالب آجاتا ہوں)۔

☆ **باب سمع میں درج ذیل معانی کثرت سے مستعمل ھیں.**

(۱) امراض، جیسے: جَرِبَ (خارش زدہ ہوا) عَرِجَ (لنگڑا ہوا) بَخِرَ (گندہ دہن ہوا) خَرِسَ (گونگا ہوا) شَوِسَ (غصہ یا تکبر سے ترچھی نظر والا ہوا) فَطِسَ أنْفُه (اس کی ناک چپٹی ہوئی) عَمِشَ (چندھا ہوا) بَرِصَ (مبتلاے برص ہوا) لَثِغَ (ہکلا ہوا) عَمِيَ (اندھا ہوا)

(۲) حزن وفرح، جیسے: حَزِنَ (رنجیدہ ہوا) كَئِبَ (رنجیدہ ہوا) قَلِقَ (مضطرب ہوا) أَيِسَ (مایوس ہوا) فَرِحَ (خوش ہوا) نَشِطَ (چست ہوا) طَرِبَ (مست ہوا)۔

(۳) الوان (رنگ)، جیسے: أَدِمَ (گندم گوں ہوا) سَمِرَ (گندم گوں ہوا) سَوِدَ (سیاہ ہوا)۔

(۴) عیوب. جیسے: عَوِجَ (کج ہوا)۔

(۵) زینت فطری، جیسے: بَلِجَ (کشادہ ابرو والا ہوا) عَيِنَ (بڑی آنکھ والا ہوا)۔

البتہ درج ذیل الفاظ مکسور العین اور مضموم العین دونوں آئے ہیں۔ (۱) اَدُمَ (گندم گوں ہوا) (۲) سَمُرَ (گندم گوں ہوا) (۳) عَجُفَ (دُبلا ہوا) (۴) حَمُقَ (بیوقوف ہوا) (۵) خَرُقَ (بیوقوف ہوا) (٦) عَجُمَ (ہکلا ہوا) (۷) رَعُنَ (بیوقوف ہوا)۔

☆ **بابِ فتح** میں لازم ہے کہ جو لفظِ صحیح اس باب سے آئے گا اس کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرفِ علّت ہوگا، جیسے: قَطَعَ (کاٹا) رَهَنَ (رہن رکھا)

فائدہ: خیال رہے کہ اس باب سے آنے والے افعال کے لیے عین یا لام کا حرفِ حلقی ہونا ضروری ہے، لیکن ایسا نہیں کہ جس فعل کا عین یا لام کلمہ حرفِ حلقی ہو وہ بابِ فتح ہی سے آئے، جس کی نظیر یہ ہے کہ آگ کے لیے حرارت تو ضروری ہے لیکن جہاں حرارت ہو، آگ ہونا ضروری نہیں۔

تنبیہ: خاصیت ''معنی باب'' کو کہتے ہیں۔ اور عین یا لام کا حرفِ حلقی ہونا ''معنی باب'' کی قبیل سے نہیں، بلکہ ایک جداگانہ لازم ہے، جو اس باب میں پایا جاتا ہے، اس لیے اسے خاصیات سے شمار کرنا درست نہیں (نوادر الوصول)

☆ **بابَ کَرُم** سے آنے والے افعال یا توحقیقۃً صفتِ خلقی ہوتے ہیں، جیسے: حَسُنَ (خوب صورت ہوا) قَبُحَ (بد شکل ہوا) یا حکماً صفتِ خلقی ہوتے ہیں، جیسے: شَرُفَ (معزّز ہوا) کَرُمَ (بزرگ ہوا) یا صفتِ خلقی کے مشابہ ہوتے ہیں، جیسے: قَرُبَ (قریب ہوا) بَعُدَ (بعید ہوا) جَنُبَ (جنابت والا ہوا)۔

بابِ حَسِبَ سے چند الفاظ آئے ہیں، جنھیں یاد کر لینے کے بعد اس باب کی خاصیات جاننے کی چنداں حاجت نہیں رہ جاتی ہے۔ وہ الفاظ یہ ہیں: (۱) نَعِمَ نَعْمةً: خوش عیش ہونا (۲) وَبِقَ وُبُوْقا: ہلاک ہونا (۳) وَمِقَ مِقَةً: عاشق ہونا (۴) وَفِقَ وَفْقاً: موافق ہونا (۵) وَثِقَ بفلان ثِقَة: بھروسا کرنا (۶) وَرِثَ وَرْثاً: وارث ہونا (۷) وَرِعَ وَرْعاً: پرہیزگار ہونا (۸) وَرِیَ وَرْیاً: چقماق سے آگ نکلنا (۹) وَلِیَ وَلْیاً: قریب ہونا (۱۰) وَحِرَ وَحراً: بغض رکھنا (۱۱) وَغِرَ وَغراً: بغض رکھنا (۱۲) وَرِمَ وَرَماً: سُوجنا (۱۳) وَعِمَ وَعْماً: دعاے نعمت کرنا (۱۴) یَئِسَ یَأْساً: مایوس ہونا (۱۵) یَبِسَ یَبَساً: خشک ہونا (۱۶) وَلِهَ وَلَهاً: شدّتِ غم سے متحیر ہونا (۱۷) وَهِلَ وَهَلاً: کسی ایسی چیز کی طرف وہم جانا جو مراد نہ ہو۔

نوٹ: مذکورہ الفاظ میں سے بعض الفاظ دوسرے باب سے بھی آئے ہیں، خود لفظ ''حَسِبَ'' سمع سے بھی آیا ہے۔

باب افعال. چند معانی کے لیے آتا ہے۔

(۱) تعدیه . جیسے: أَقْعَدْتُ زَيْداً (میں نے زید کو بٹھایا۔ قَعَدَ: بیٹھا)، أَسْمَعْتُ مُحَمَّداً خبراً (میں نے محمد کو خبر سنائی۔ سَمِعَ الخبرَ: خبر سنی) أَعْلَمْتُه الخبرَ صادِقاً (میں نے اس کو بتایا کہ خبر سچی ہے۔ عَلِمْتُه صادقاً: میں نے اس کو سچا جانا)۔.

(۲) تصییر: جیسے: اَنَرْتُ الثوبَ (میں نے کپڑے کو ''نِيْر'' یعنی نقش ونگار والا بنایا)

(۳) لازم بنانا: جیسے: اَحْمَدَ سَعْيُه (اس کی کوشش محمود ہوئی) اس کا مجرّد متعدّی ہے، جیسے: حَمِدَ سَعْيَه (اس کی کوشش کی تعریف کی)

(٤) صیرورة. جیسے (۱): أَغَدَّ البَعِيْرُ (اونٹ غُدّہ یعنی گلٹی والا ہوگیا). (۲) أَجْرَبَ القَوْمُ (لوگ خارشتی اونٹوں والے ہوئے) (۳) اَخْرَفَتِ الشاۃُ (بکری خریف میں بچے والی ہوئی)

(۵) بلوغ یادخول في الماخذ. جیسے: أَشْأَمَ (ملک شام میں آیا)، أَعْرَقَ (عراق میں آیا)، أَصْبَحَ (صبح میں داخل ہوا)، أَمْسَى (مسا یعنی شام میں داخل ہوا).

(٦) سلبِ ماخذ. جیسے: أَقْذَیْتُ عینَ فُلان(میں نے فلاں کی آنکھ سے قَذَی یعنی تنکا دور کیا). أَشْکَیْتُه (میں نے اس کی شکایت دور کی)

(٧) وِجدان. جیسے: أَحْمَدْتُ زیداً(میں نے زید کو قابلِ حمد پایا). أَکْرَمْتُه(میں نے اس کو کریم پایا). أَبْخَلْتُه(میں نے اس کو بخیل پایا)

(٨) تعریض. جیسے: أَبَعْتُ المَتاعَ(میں نے سامان کو بیع کے لیے پیش کیا)، أَرْهَنْتهُ(میں نے اس کو رہن کے لیے پیش کیا).

(٩) حینونت. جیسے: أَحْصَدَ الزَّرْعُ(کھیتی کے حصاد یعنی کٹائی کا وقت آیا)، أَصْرَمَ النَّخلُ (کھجور کے صرم یعنی توڑنے کا وقت آ گیا)

(١٠) تمکین. جیسے: أَحْفَرْتُه النهرَ(میں نے اس کو حفرِ نہر پر قابو دیا). أَقْطَعْتُه قُضْباناً(میں نے اس کو شاخیں کاٹنے دیں)

(١١) اعطاے ماخذ یا اعطاے محلّ ماخذ. جیسے: أَعْظَمْتُ الکلبَ (میں نے کتے کو عظم یعنی ہڈی دی) أَشْوَیْتُ زیداً (میں نے زید کو بھنا ہوا گوشت کھلایا۔ یا۔ میں نے اسے بھوننے کے لائق تازہ گوشت دیا۔ مثال، معنی ثانی کے لحاظ سے ہے)

(١٢) استحقاق(لیاقت). جیسے: أَلَامَ الرئیسُ(رئیس قابلِ ملامت ہوا) أَزْوَجَتْ هِنْدٌ(ہندہ زِواج یعنی شادی کے لائق ہوئی)

(١٣) مبالغه.(کیف میں یا کم میں) اول: جیسے: أَسْفَرَ الصُّبْحُ (صبح خوب روشن ہوئی) دوم: جیسے: اَثْمَرَ النَّخْلُ (درختِ خرما بہت کھجوریں لایا).

(١٤) موافقت مجرّد، واستفعال وتفعیل وتفعّل. اول: جیسے: أَقَلْتُ البَیْعَ، بمعنی قِلْتُه (میں نے بیع کو فسخ کیا). اور أَسْرَی بمعنی سَرَی (رات میں چلا). دوم: جیسے: أَعْظَمْتُه بمعنی اِسْتَعْظَمْتُه (میں نے اس کو عظیم سمجھا۔ یہاں موافقتِ استفعال ''حسبانِ ماخذ'' کے معنی کے اعتبار سے ہے) سوم: جیسے: اَکْفَرَه بمعنی کَفَّرَه (اسے کافر کہا۔ یہاں معنی نسبت میں موافقت ہے) چہارم: جیسے: اَخْبَیْتُ بمعنی تَخَبَّیْتُ (میں نے خیمہ بنایا۔ یہاں اتخاذ یا تعمّل کے معنی میں موافقت ہے)

فائدہ: ایک معنی جب دو باب میں پایا جاتا ہے تو دونوں اس معنی میں متّفق ہوتے ہیں، مگر جس باب میں وہ معنی بکثرت پایا جاتا ہے اُسے اصل اور موافَق (بالفتح) مانتے ہیں اور جس باب میں وہ معنی نسبۃً کم پایا جاتا ہے اُسے تابع اور موافِق (بالکسر) مانتے ہیں۔

(١٥) مطاوعتِ فَعَلَ وفَعَّلَ: اوّل، جیسے: کَبَبْتُه فَاَکَبَّ (میں نے اسے اوندھا کیا تو وہ اوندھا ہو گیا) دوم، جیسے: بَشَّرْتُه فَاَبْشَرَ (میں نے اسے خوش خبری دی تو وہ خوش ہو گیا)۔

(١٦) ابتدا، (۱) جیسے: اَرْقَلَ بمعنی اَسْرَعَ: تیز رو ہوا۔ اس سے مجرد نہیں آتا۔ (۲) جیسے: اَقْسَمَ: قسم کھائی، مجرّد قَسَمَ

(ض) آیا ہے،مگر حلف کے معنی میں نہیں، قَسَمَ کا معنی: بانٹا، تقسیم کیا۔

باب تفعیل.

(۱) تعدیه. جیسے: خَرَّجْتُه (میں نے اس کو نکالا۔ خرجَ: نکلا)، فَهَّمْتُه المَسْئَلَةَ(میں نے اس کو مسئلہ سمجھایا۔ فَهِمَ المسئلة: مسئلہ سمجھا). نَبَّأتُه زَیداً فاضِلاً(میں نے اس کو بتایا کہ زید فاضل ہے)

(۲) تصییر: جیسے: نَیَّرْتُ الثوبَ(میں نے کپڑے کو نقش ونگار والا بنایا)

(۳) سلب وازاله. جیسے: قَشَّرْتُ الفاکِهَةَ(میں نے پھل سے قِشر یعنی چھلکا دور کیا)، قَذَّیْتُ عَیْنَه(میں نے اس کی آنکھ سے قذی یعنی تنکا دور کیا)

(٤) مبالغه (کم میں یا کیف میں، مبالغہ فی الکم کو "تکثیر" بھی کہتے ہیں). **تکثیر** (فعل یا مفعول یا فاعل میں). جیسے: جَوَّلَ(خوب گشت کیا)، طَوَّفَ(خوب چکر لگایا۔ ان دونوں میں تکثیر فی الفعل ہے) . قَتَّلَ الْجُندَ (فوجیوں کو بہت قتل کیا) (کپڑے کو خوب کاٹا۔ اس میں تکثیر فی المفعول ہے) مَوَّتَتِ الإبلُ(اونٹ کثرت سے مرے۔ اس میں تکثیر فی الفاعل ہے)۔ صَرَّحَ الامرُ . والامرَ(معاملہ خوب ظاہر ہوا۔ اور معاملہ خوب ظاہر کیا۔ لازم ومتعدی دونوں آتا ہے۔ یہ مبالغہ فی الکیف کی مثال ہے)۔

(۵) صیرورت: جیسے: نَوَّرَ الشجرُ(درخت نَوْر یعنی شگوفہ والا ہوا)

(٦) صیرورتِ مشابهِ ماخذ(کسی چیز کا ماخذ کے مشابہ ہونا) جیسے: قَوَّسَ زیدٌ(زید قوس یعنی کمان کے مشابہ ہوا). حَجَّرَ الطینُ (مٹی حجر کے مشابہ ہوئی).

(۷) نسبت بماخذ (اصل فعل کی طرف کسی چیز کی نسبت کرنا)۔ جیسے: فَسَّقْتُه (میں نے اس کو فاسق کہا) کَفَّرْتُه (میں نے اس کو کافر کہا). کَذَّبتُه(میں نے اس کو کاذب کہا)

(۸) بلوغ: جیسے: خَیَّمَ(خیمہ میں آیا) عَمَّقَ (گہرائی میں پہنچا)

(۹) اِلْباسِ ماخذ: جیسے: جَلَّلْتُ الفَرَسَ(میں نے گھوڑے کو جُل یعنی جھول پہنائی)۔

(۱۰) تخلیط ـ یا ـ تَطْلِیَه: جیسے: ذَهَّبْتُ السیفَ(میں نے تلوار کو زر اندود کیا)

(۱۱) تحویل: جیسے: (۱) نَصَّرَه(اس نے اسے نصرانی بنایا) (۲) خَیَّمْتُ الرِّداءَ(میں نے چادر کو خیمہ کی طرح بنایا)

(۱۲) قصر: کسی چیز کی حکایت (بیان) کا اختصار۔ جیسے: هَلَّلَ (لااله إلّا اللهکہا). سَبَّحَ(سبحان الله کہا) . لَبَّی (لَبَّیْکَ کہا). أَمَّنَ(آمین کہا).

(۱۳) قبولِ شيء. جیسے: شَفَّعْتُ زیداً(میں نے زید کی شفاعت قبول کی)۔

(١٤) **موافقتِ مجرّد، وتفّعل وافعال.** اول: جیسے: قَطَّبَ وَجْهُه بمعنی قَطَبَ وجهُه (ترش روہوا). أَبَّرَ النَخْلَ، بمعنی أَبَرَ النَخْلَ (کھجور میں گابھا دیا) شَمَّرَ ذَيْلَه بمعنی شَمَرَ ذَيْلَه (دامن سمیٹا) **دوم**: جیسے: تَرَّسَ بمعنی تَتَرَّسَ (تُرس یعنی ڈھال استعمال کی) **سوم**: جیسے: فَمَهِّلِ الكفرين بمعنی اَمْهِلْهُمْ (کافروں کومہلت دو)

(١٥) **ابتدا.** جیسے: (۱) لَقَّبَه (اسے لقب دیا۔اس کا مجرد نہ آیا) (۲) كَلَّمَ (کلام کیا۔مجرّد کَلَمَ: زخمی کیا)

بابِ تفعّل

(١) **مطاوعتِ تفعیل.** جیسے: أَدَّبْتُه فَتَأَدَّبَ (میں نے اس کوادب سکھایا تو وہ مودّب ہوگیا). قَطَّعْتُه فَتَقَطَّعَ (میں نے اس کوکاٹا تو وہ کٹ گیا).

(٢) **اتّخاذ.** جیسے: (۱) تَخَبّی (خِبا یعنی خیمہ بنایا) (۲) تَحَرَّزَ (حِرْز یعنی پناہ لی) (۳) تَوَسَّدَ ثوبَه (اپنے کپڑے کا وِسادہ یعنی تکیہ بنایا). (۴) تَأَبَّطَ الصَّبي (بچہ کو اِبط یعنی بغل میں لیا)۔

(٣) **تکلّف.** جیسے: تَصَبَّرَ (صبر کیا)، تَحَلَّمَ (برداشت کیا) تَشَبَّعَ (شِکم سیر بنا یعنی یہ ظاہر کیا کہ وہ آسودہ ہے).

(٤) **تجنّب.** جیسے: تَحَرَّجَ (حرج سے بچا) تَحَوَّبَ (حُوب یعنی گناہ سے بچا) تَأَثَّمَ (اِثْم یعنی گناہ سے بچا)

(٥) **تدریج.** جیسے: تَجَرَّعْتُ الماءَ (میں نے پانی جُرْعہ جُرْعہ یعنی گھونٹ گھونٹ کر پیا) تَحَفَّظْتُ الكتابَ (میں نے کتاب تھوڑی تھوڑی یاد کی) تَنَزَّلَ (گاہے گاہے نزول کیا) قرآن پاک میں ہے ﴿وما نتنزَّلُ إلا بأمر رَبِّک﴾[1]

(٦) **تحوّل.** جیسے: تَنَصَّرَ (نصرانی ہوگیا). تَحَجَّرَ (حَجر ہوگیا) تَبَحَّرَ (علم میں بحر یعنی سمندر کی طرح ہوا)

(٧) **تعمّل** (ماخذ کو کام میں لانا) جیسے: تَدَهَّنَ (دُہن یعنی تیل استعمال کیا) تَتَرَّسَ (تُرْس یعنی ڈھال استعمال کی)

(٨) **لُبْسِ ماخذ** (ماخذ پہننا) جیسے: تَخَتَّمَ (خاتَم یعنی انگوٹھی پہنی)

(٩) **صیرورت.** جیسے: تَمَوَّلَ (مال والا ہوا). تَيَقَّنَ (یقین والا ہوا)

(١٠) **موافقتِ مجرّد وافعال وتفعیل، واستفعال.** اول: جیسے: تَرَوَّحَ بمعنی راحَ (بعدِ زوال شام کو گیا). دوم: جیسے: تَهَجَّد: بمعنی اَهْجَدَ (هُجود یعنی نیند دور کی ۔ یہاں سلب کے معنی میں موافقت ہے) سوم: جیسے: تَكَذَّبَه بمعنی كَذَّبَه (جھوٹ کی طرف نسبت کی۔ یہاں موافقتِ تفعیل نسبت بماخذ کے اعتبار سے ہے). چھارم: جیسے: تَغَنّی بمعنی اِسْتَغْنی (غِنا طلب کیا) تَكَبَّرَ بمعنی استكبَرَ (بڑائی چاہی) [ان دونوں مثالوں میں استفعال کی موافقت ''طلبِ ماخذ'' کے معنی میں ہے)

(١١) **ابتدا.** جیسے: (۱) تَشَمَّسَ (دھوپ میں کھڑا ہوا). تَكَلَّمَ (کلام کیا)

---

[1] مریم-۱۹، آیت-۳۶۔

مفاعلة.

(**۱**) **مشارکت** (مشارکت یہ ہے کہ دو شخص کسی کام میں شرکت کریں، اس میں پہلے کام کرنے والے کو فاعل اور دوسرے کو مفعول بنایا جاتا ہے) جیسے: ماشَیْتُه فَمَشَیْتُه. (مغالبه کا معنی اسی باب سے ادا ہوتا ہے اور غلبه کا معنی (نصر) یا (ضرب) سے آتا ہے اور معنی غلبہ کی صورت میں (نصر) یا (ضرب) اگرچہ لازم ہو متعدّی ہو جاتا ہے، جیسے: حاسَنْتُ زَیداً فَحَسَنْتُه (میں نے زید سے خوبصورتی میں مقابلہ کیا تو میں اس پر فائق رہا)، کارَمْتُه فَکَرَمْتُه (میں نے بزرگی میں اس سے مقابلہ کیا تو میں غالب رہا)

(**۲**) **ابتدا**، جیسے: تاخَمَتْ هذه البِلاد: ان شہروں کی حدیں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں۔ (اس کا مجرد نہ آیا) (۲) بارَکَ الله: اللہ برکت دے (اس کا مجرد دوسرے معنی میں آیا ہے۔ بَرَکَ البَعِیْر: اونٹ بیٹھا)

(**۳**) **موافقتِ فَعَل و اَفْعَلَ وفَعَّلَ وتَفاعَلَ**: اول: جیسے: کاتَمَ السِر بمعنی کَتَمَه (راز چھپایا) ناوَلْتُ المال بمعنی نُلْتُه (مال دیا)۔ دوم: جیسے: باعَدْتُه بمعنی اَبْعَدْتُه (میں نے اسے دور کیا) شارَفْتُ علی البلد بمعنی اَشْرَفْتُ علیه (میں شہر پر مطلع ہوا یعنی بلندی پر جا کر شہر کو دیکھا اور اس سے آگاہ ہوا)۔ سوم: جیسے: ضاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ (دوگنا کیا۔ یہاں تکثیر کے اعتبار سے موافقت ہے) چھارم: جیسے: شاتَمَ زید وعمروٌ بمعنی تَشاتَما (زید وعمرو نے آپس میں گالی گلوچ کیا۔ یہاں تشارک کے اعتبار سے موافقت ہے)

تفاعل.

(**۱**) **تشارک**. جیسے: تشاتَمَ زیدٌ وعمروٌ (زید اور عمرو نے باہم گالی گلوچ کیا). تَخاصَمَ خالِدٌ ومحمودٌ (خالد اور محمود نے آپس میں جھگڑا کیا)

(**۲**) **تخییل**. جیسے: تَناوَمَ (یہ ظاہر کیا کہ وہ نَوْم یعنی نیند میں ہے)، تغافَلَ (یہ ظاہر کیا کہ وہ غفلت میں ہے)، تَجاهَلَ (یہ ظاہر کیا کہ وہ جاہل ہے) تغابی (یہ ظاہر کیا کہ وہ غبی ہے)

(**۳**) **تدریج**. جیسے: تَزَایَدَ، تَکاثَرَ (آہستہ آہستہ زائد ہوا).

(**٤**) **مطاوعتِ مفاعلة**. جیسے: باعَدْتُه فتَباعَدَ (میں نے اسے دور کیا تو وہ دور ہو گیا)، وَارَیْتُه فتَوارَی (میں نے اس کو چھپایا تو چھپ گیا).

(**٥**) **موافقت مجرد وإفعال**. جیسے: تعالی بمعنی علا (بلند ہوا)، اور جیسے: تیامَنَ بمعنی أَیْمَنَ (یَمَن میں آیا۔ یہاں افعال کی موافقت بلوغ کے اعتبار سے ہے)

(**٦**) **ابتدا**. جیسے: تَبارَکَ (بلند و بابرکت ہوا)

درس (۳۵)

افتعال.

(۱) اتّخاذ (ماخذ بنانا، یا ماخذ پکڑنا، یا کسی چیز کو ماخذ بنانا یا ماخذ میں پکڑنا) جیسے: اِجْتَحَرَ (جُحر یعنی سوراخ بنایا)، اِحْتَرَزَ (حرز یعنی پناہ لی)، اِغْتَذَی الشاۃَ (بکری کو غذا بنایا)، اِعْتَضَدَ الشيءَ (چیز کو عَضُد یعنی بازو میں لیا).

(۲) تصرف (کسی کام میں کوشش کرنا) جیسے: اِکْتَسَبَ (کَسب میں کوشش کی).

فائدہ: ارشادِ باری تعالی: ﴿لَها ما كَسَبَتْ وَعَلَيْها مااكْتَسَبَتْ﴾ میں رمز یہ ہے کہ ثواب مطلق فعل پر ہے اور عذاب اس فعل پر ہے جو بطور کوشش ہو۔

(۳) تَخَیّر: جیسے: اِکْتالَ الحِنْطَۃَ (گیہوں اپنے لیے ناپا)

(٤) اظہارِ ماخذ، جیسے: اِعْتَذَرَ (عُذْر ظاہر کیا)، اِعْتَظَمَ (عظمت ظاہر کی).

(۵) مطاوعت (ثلاثی مجرد کی مطاوعت کے لیے زیادہ ہوتا ہے، جیسے: عَدَلْتُه فاعْتَدَلَ، جَمَعْتُه فاجْتَمَعَ، نَشَرْتُه فانْتَشَرَ، اور کبھی تفعیل اور افعال کی مطاوعت کے لیے بھی آتا ہے، جیسے: قَرَّبْتُه فاقْتَرَبَ، أَنْصَفْتُه فانْتَصَفَ)

(٦) موافقتِ مجرّد و افعال و تفاعل و تفعّل، جیسے: (۱) اِجْتَذَبَ بمعنی جَذَبَ (کھینچا) (۲) اِحْتَجَزَ بمعنی أَحْجَزَ (حجاز میں آیا۔ یہاں افعال کی موافقت بلوغ میں ہے) (۳) اِقْتَتَلُوا بمعنی تَقاتَلُوْا (باہم قتال کیا) اِخْتَصَمُوْا بمعنی تَخاصَمُوْا (باہم جھگڑا کیا) اِعْتَوَرُوْا بمعنی تَعاوَرُوْا (یکے بعد دیگرے لیا۔ یہاں تفاعل کی موافقت تشارک میں ہے) (۴): اِرْتَدَی بمعنی تَرَدّی (چادر پہنی۔ یہاں تفعّل کی موافقت لبسِ ماخذ میں ہے)

(۷) ابتدا، جیسے: اِرْتَجَلَ الخُطْبَۃَ (فی البدیہہ تقریر کی) اِسْتَلَمَ (سَلِمَہ یعنی پتھر کو بوسہ دیا) سَلِمَ: (سلامت رہا)

استفعال.

(۱) طلبِ ماخذ، جیسے: اِسْتَغْفَرَ (مغفرت طلب کی)، اِسْتَطْعَمَ (طعام چاہا) اِسْتَزادَ (زیادہ چاہا)

(۲) وِجدان یا مصادفۃ، جیسے: اِسْتَبْخَلْتُه (میں نے اس کو بخیل پایا)، اِسْتَكْرَمْتُه (میں نے اس کو کریم پایا).

(۳) حسبان، جیسے: اِسْتَحْسَنْتُه (میں نے اس کو حَسَن سمجھا)، اِسْتَصْوَبْتُه (میں نے اس کو صواب خیال کیا).

(٤) تحوّل، جیسے: اِسْتَنْوَقَ الجمَلُ (اونٹ ناقہ یعنی اونٹنی کے مشابہ ہوا). اِسْتَنْسَرَ البُغاثُ (بُغاث پرندہ نَسر یعنی گدھ کے مشابہ ہوا)، اِسْتَحْمَرَتِ الأتانُ (گدھی حمار یعنی گدھے کے مشابہ ہوئی)

(۵) لیاقت، جیسے: اِسْتَرْقَعَ الثوبُ (کپڑا رقعہ یعنی پیوند کے قابل ہوا)

(٦) اِتِّخاذ، جیسے: اِسْتَوْطَنَ القَرْیَۃَ (گاؤں کو وطن بنایا)

(۷) قصر، جیسے: اِسْتَرْجَعَ (إنّا للّٰه وإنّا إليه راجعون پڑھا).

(۸) موافقت مجرّد و اِفعال و تفعیل وتفعّل، جیسے: (۱)اِسْتَبانَ بمعنی بَانَ(عیاں ہوا) ، اِسْتَقَرَّ بمعنی قَرَّ(ٹھیرا) . (۲) اِسْتَجابَ بمعنی أَجابَ(جواب دیا۔ یہاں افعال کی موافقت اعطاے ماخذ میں ہے) (۳)اِسْتَرْجَعَ بمعنی رَجَّعَ(انا لله وانّا اليه راجعون پڑھا۔ یہاں تفعیل کی موافقت ''قصر'' میں ہے) (۴) اِسْتَكْبَرَ بمعنی تَكَبَّرَ (بڑا بنا۔ یہاں تفعلّ کی موافقت تکلف میں ہے)

(۹) مطاوعتِ اِفعال، جیسے: أَقَمْتُه فاسْتَقامَ(میں نے اس کوسیدھا کیا تو وہ سیدھا ہوگیا)، أَحْكَمْتُه فاسْتَحْكَمَ(میں نے اس کو پختہ کیا تو وہ پختہ ہوگیا)

(۱۰) ابتدا ۔جیسے: اِسْتَلْأَمَ (لأمَه یعنی زِرہ پہنی)

انفعال.

(۱) مطاوعت، جیسے: كَسَرْتُه فانْكَسَرَ(میں نے اس کوتوڑا تو وہ ٹوٹ گیا)

فائدہ: یہ باب ہمیشہ لازم ہوتا ہے، یونہی اس باب سے صرف افعالِ علاجیہ آتے ہیں (**افعال علاجیه**: وہ افعال ہیں جن کا ادراک حاسّہ کے ذریعہ ہو اور ظاہری اعضا کا اثر ہوں) لہذا ''عَلَّمْتُه فانْعَلَمَ'' یا ''فَهَّمْتُه فانْفَهَمَ'' نہیں کہا جائے گا۔ (یہ باب اکثر ثلاثی کی مطاوعت کے لیے ہوتا ہے، جیسے: قَطَعْتُه فانْقَطَعَ(میں نے کاٹا تو وہ کٹ گیا)، اور کبھی افعال اور تفعیل کی مطاوعت کے لیے بھی ہوتا ہے، جیسے: أَزْعَجْتُه فانْزَعَجَ (میں نے اسے پریشان کیا تو وہ پریشان ہوا) عَدَّلْتُه فانْعَدَلَ (میں نے اس کوسیدھا کیا تو وہ سیدھا ہوگیا)

(۲) موافقتِ ''فَعِلَ''، جیسے: اِنْطَفَئَتِ النارُ بمعنی طَفِئَتِ النارُ (آگ بجھ گئی)

(۳) ابتدا، جیسے: اِنْجَحَرَ(سوراخ میں چلا گیا)اِنْطَلَقَ (چلا)

نوٹ: اس باب کا فاکلمہ لام، را، نون اور حرفِ لین نہیں ہوتا ہے، بلکہ اِن حروف کے ساتھ ''افتعال'' اس باب کے قائم مقام ہوتا ہے.

افعلال و افعیلال: یہ دونوں ابواب قُوّتِ لون یا عیب کے معنی میں اکثر آتے ہیں، جیسے: اِبْيَضَّ(خوب سفید ہوا) اِسْوَدَّ(خوب سیاہ ہوا) اِصْفَرَّ(خوب زرد ہوا) اِدْهامَّ (سخت کالا ہوا) اِحْوَلَّ (بھینگا ہوا) اِعْوَرَّو اِعْوَارَّ(یک چشم ہوا)وغیرہ. اور یہ دونوں باب ہمیشہ لازم ہوتے ہیں.

افعیعال.

(۱) صیرورت مع مبالغه ، جیسے: اِخْشَوْشَنَ(خوب کھردرا ہوا) اِحْلَوْلى (خوب شیریں ہوا) اِحْدَوْدَبَ(کبڑا ہوا).

(۲) مطاوعتِ ''فَعَلَ''، جیسے: ثَنَيْتُه فاثْنَوْنى(میں نے اس کوموڑا تو وہ مڑ گیا).

(۳) موافقتِ استفعال، جیسے: اِحْلَوْلَيْتُه بمعنی اِسْتَحْلَيْتُه (میں نے اس کو میٹھا سمجھا، یہاں استفعال کی موافقت حسبانِ ماخذ میں ہے)

فائدہ: یہ باب اکثر لازم ہوتا ہے البتہ اس سے بعض فعل متعدی بھی آئے ہیں، جیسے: اِحْلولیتُه، اعروریتُ الفَرَسَ (میں گھوڑے کی ننگی پشت پر سوار ہوا)

اِفْعِوّال. (اس باب کی خاصیت ''اقتضاب'' ہے۔ جیسے: اِجْلَوَّذَ (اونٹ تیز دوڑا)

فَعَلَلَة. (یہ باب اکثر صحیح یا مضاعف ہوتا ہے اور کثیر معانی کے لیے آتا ہے جن کا ضبط دشوار ہے، چند معانی درج ذیل ہیں)

(۱) قصر، جیسے: بَسْمَلَ (بسم الله الرحمن الرحيم پڑھا)، حَوْقَلَ (لاحول پڑھا)، حَمْدَلَ (الحمد لله پڑھا).

(۲) الباسِ ماخذ، جیسے: بَرْقَعَ (برقع پہنایا).

(۳) مطاوعتِ خود، جیسے: غَطْرَشَ اللَّيْلُ بَصْرَه فَغَطْرَشَ (رات نے اس کی بینائی کو مخفی کیا تو وہ مخفی ہوگئی).

تفعلل.

(۱) مطاوعتِ فَعْلَلة، جیسے: دَحْرَجْتُه فَتَدَحْرَجَ (میں نے اس کو لڑھکایا تو وہ لڑھک گیا).

(۲) اقتضاب، جیسے: تَهَبْرَسَ الرجلُ (مرد ناز سے چلا)

(۳) موافقتِ ''فعللة''، جیسے: تَغَذْمَرَ بمعنی غَذْمَرَ (بلند آواز سے پکارا).

افعلّال و افعنلال.

(۱) مطاوعتِ ''فَعللة''، جیسے: طَمْأَنْتُه فاطْمَئَنَّ (میں نے اس کو مطمئن کیا تو وہ مطمئن ہوگیا)، ثَعْجَرَ الماءَ فاثْعَنْجَرَ (اس نے پانی بہایا تو وہ بہہ گیا)

(۲) اقتضاب، جیسے: اِعْرَنْفَطَ الرجلُ (مرد منقبض ہوا) اور جیسے: اِكْفَهَرَّ النجم (رات کی سخت تاریکی میں ستارہ چمکا)۔
[ان دونوں افعال سے مجرّد نہیں آتا ہے]

مشقی سوالات. (۱) آنے والے افعال کی خاصیت بتاؤ: ﴿نَسْتَعِيْنُ﴾ ﴿أَنْعَمْتَ﴾ ﴿يُقِيْمُوْنَ﴾ ﴿يُنْفِقُوْنَ﴾ ﴿أُنْزِلَ﴾ ﴿مُسْتَهْزِءُوْنَ﴾ ﴿اِسْتَوْقَدَ﴾ ﴿أَضاءَ﴾ ﴿نَزَّلْنا﴾ ﴿يُمِيْتُ﴾ ﴿يُحْيِي﴾ ﴿نُسَبِّحُ﴾ ﴿نُقَدِّسُ﴾ ﴿عَلَّمْتَ﴾ ﴿اسْتَكْبَرَ﴾ ﴿أَخْرَجَ﴾ ﴿مُسْتَقَرٌّ﴾ ﴿اسْتَعِيْنُوْا﴾ ﴿يَسْتَحْيُوْنَ﴾ ﴿أَنْجَيْنا﴾ ﴿تَسْتَبْدِلُوْنَ﴾ ﴿اِسْتَسْقى﴾ ﴿يَتَفَجَّرُ﴾ ﴿يَشَّقَّقُ﴾ ﴿يَسْتَفْتِحُوْنَ﴾ ﴿ابْتَلى﴾ ﴿يَتَجَنَّبُ﴾ ﴿يُغْنِي﴾ ﴿يُسْمِنُ﴾ ﴿يَتَساءَ لُوْنَ﴾ (۲) اقتضاب اور ابتداء، تشارک اور مشارکۃ، حسبان اور وِجدان میں کیا فرق ہے؟ مثالوں سے واضح کرو۔

✡✡✡

فہرست مضامین قواعد الصرف اول

عنوان	صفحہ
كلمة المجلس	۲
درس [۱] فعل ماضی اور فعل مضارع	۳
فعل متصرف-اسم متمکن-مصدر-مشتق-جامد-فعل ماضی	۳
فعل مضارع-علامت مضارع اور اس کی حرکت	۳
حرف اصلی کی تعداد کے اعتبار سے فعل، مصدر اور مشتق کی قسمیں	۴
ثلاثی مجرد کے مستعمل ابواب - ماضی مجہول بنانے کا طریقہ	۴
مضارع مجہول بنانے کا طریقہ	۴
فوائد-ثلاثی مجرد سے ماضی کی گردانوں کا اعادہ	۵
گردان فعل ماضی معروف ومجہول	۵
گردان فعل مضارع معروف ومجہول- مشتق سوالات	۶
درس [۲] فعل مضارع کی تاکید اور اس پر داخل ہونے والے حروفِ نفی	۶
فعل مضارع کی تاکید-فعل مضارع بنانے کا طریقہ	۶، ۷
فعل مضارع پر داخل ہونے والے حروفِ نفی	۷
لم، لَمّا، اور لائے نہی کی لفظی تبدیلی	۷
لم، لَمّا اور لائے نہی کی معنوی تبدیلی	۷
لَمْ اور لَمَّا میں فرق	۷
فعل مضارع منفی کی تاکید - لن کی لفظی تبدیلی	۸
لن کی معنوی تبدیلی- فعل امر-امر بنانے کا طریقہ	۸
ثلاثی مجرد کی گردانوں کا اعادہ	۹
گردان لام تاکید بانون تاکید در مضارع معروف ومجہول	۹
گردان نفی تاکید بلن در فعل مضارع معروف ومجہول	۹
گردان نفی جحد بلم در فعل مضارع معروف ومجہول	۱۰
گردان امر معروف ومجہول-گردان امر معروف ومجہول موکّد	۱۱
گردان نہی معروف ومجہول-گردان نہی موکّد معروف ومجہول	۱۱
مشتق سوالات	۱۲
درس [۳] **مصدر**	۱۳
مصدر-اوزانِ مصادر	۱۳
اوزانِ مصادر ثلاثی اور مثالوں پر مشتمل فارسی نظم	۱۳
درس [٤] مصادرِ غیر ثلاثی مجرد اور مصدر کی قسمیں	۱۳
مصدرِ تاکید- مصدرِ مرّۃ	۱۵
مصدرِ نوع- فائدہ (حاشیہ) - مصدرِ میمی- مصدرِ صناعی	۱۶
مشتق سوالات	۱۶
درس [۵] **مشتق**	۱۶
اسمِ فاعل- اسمِ فاعل بنانے کا طریقہ	۱۶
گردان اسمِ فاعل - بعض فوائد	۱۷
اسمِ مفعول-اسمِ مفعول بنانے کا طریقہ-گردان اسمِ مفعول	۱۸
مشتق سوالات	۱۸
درس [٦] **صفت مشبہ، اسمِ ظرف**	۱۹
صفت مشبہ- صفتِ مشبہ کے اوزان مع مثال	۱۹
گردان صفتِ مشبہ-اسمِ ظرف-اسمِ ظرف بنانے کا طریقہ	۱۹
بعض فوائد-گردان اسمِ ظرف-مشتق سوالات	۲۰
درس [۷] **اسمِ آلہ، اسمِ تفضیل**	۲۰
اسمِ آلہ-اسمِ آلہ بنانے کا طریقہ-	۲۰
گردان اسمِ آلہ-اسمِ تفضیل، بنانے کا طریقہ اور اس کی گردان	۲۱
بعض فوائد - مشتق سوالات	۲۱، ۲۲
درس [۸] ثلاثی مزید اور رباعی کی گردانوں کا اعادہ	۲۳
ثلاثی مزید کی قسمیں اور ابواب- مطلق باہمزۂ وصل کے ابواب	۲۳
مطلق بے ہمزۂ وصل کے ابواب	۲۳
رباعی مجرد ومزید فیہ کے ابواب-ملحق برباعی مجرد کے ابواب	۲۴

عنوان	صفحہ
ملحق بہ تفعلل کے ابواب-ملحق بہ احرنجام کے ابواب	۲۵
ثلاثی مزید اور رباعی کی صرف صغیر کا اعادہ	۲۵
مشقی سوالات	۲۶
درس [۹] بعض ابواب کے مخصوص قواعد	۲۷
فائے افتعال اور عین افتعال سے متعلق قواعد	۲۷
بعض دیگر فوائد-الحاق کی تشریح	۲۸
مشقی سوالات	۲۹
درس [۱۰] حروفِ اصلیہ کے اعتبار سے فعل اور اسم کی قسمیں	۳۰
صحیح اور اس کی قسمیں۔ مہموز اور اس کی قسمیں	۳۰
مضاعف اور اس کی قسمیں - معتل اور اس کی قسمیں	۳۰
کلمہ اور اس میں ہونے والے تغیرات و تعلیلات	۳۱
اسکان، تحریک، حذف، زیادت، ابدال، ادغام۔	۳۱
قلبِ مکانی، بین بین- مشقی سوالات	۳۱
درس [۱۱] **قواعدِ مہموز**	۳۲
قاعدہ (۱) تا قاعدہ (۵) -	۳۲
بین بین قریب، بین بین بعید- قاعدہ (۶) تا قاعدہ (۸)	۳۳
قاعدہ (۹) تا قاعدہ (۱۰)- مشقی سوالات	۳۴
درس [۱۲] مہموز فا کی گردان اور تبدیلیاں	۳۴
ثلاثی مجرد سے مہموز فا کی صرفِ صغیر	۳۴
ثلاثی مجرد کے مہموز فا میں ہونے والی تبدیلیاں	۳۵
قاعدہ جاری کرنے کا نمونہ	۳۵
غیر ثلاثی مجرد سے مہموز فا کی گردان اور تبدیلیاں	۳۵
مشقی سوالات	۳۶
درس [۱۳] مہموز عین کی گردان اور تبدیلیاں	۳۶
ثلاثی مجرد سے مہموز عین کی گردان اور تبدیلیاں	۳۷
غیر ثلاثی مجرد سے مہموز عین کی گردان اور تبدیلیاں	۳۷
درس [۱۴] مہموز لام کی گردان اور تبدیلیاں	۳۸
ثلاثی مجرد سے مہموز لام کی گردان اور تبدیلیاں	۳۸
غیر ثلاثی مجرد سے مہموز لام کی گردان اور تبدیلیاں	۳۸
مشقی سوالات	۳۹
درس [۱۵] ہمزہ اور الف کی کتابت کے اصول	۳۹
ہمزۂ قطعی	۳۹
ہمزۂ وصلی - ہمزۂ مبتدۂ کی کتابت کے اصول	۴۰
ہمزۂ متوسّطہ و متطرّفہ کی کتابت کے اصول	۴۱
الف لیّنہ کی کتابت کے اصول- مشقی سوالات	۴۲
درس [۱۶] **قواعدِ مثال**	۴۳
قاعدہ (۱) تا قاعدہ (۵)۔	۴۳
قاعدہ (۶) - مشقی سوالات	۴۴
درس [۱۷] **مثال کی گردانیں**	۴۴
ثلاثی مجرد سے مثالِ واوی کی گردان اور تبدیلیاں	۴۴
غیر ثلاثی مجرد سے مثالِ واوی کی گردان اور تبدیلیاں	۴۵
ثلاثی مجرد سے مثالِ یائی کی گردان اور تبدیلیاں	۴۶
غیر ثلاثی مجرد سے مثالِ یائی کی گردان اور تبدیلیاں	۴۶
مشقی سوالات	۴۷
درس [۱۸] **قواعدِ اجوف**	۴۷
قاعدہ (۷)	۴۷
قاعدہ (۸)	۴۸
قاعدہ (۹) تا (۱۰)	۴۹
قاعدہ (۱۱) تا (۱۳) - مشقی سوالات	۵۰
درس [۱۹] **اجوف کی گردانیں**	۵۱
ثلاثی مجرد سے اجوفِ واوی کی صرفِ صغیر	۵۱
فائدہ (مقول) میں واوِ محذوف کے اختلاف کا ثمرہ	۵۱
ثلاثی مجرد سے اجوفِ واوی کی صرفِ کبیر اور تبدیلیاں	۵۱
مشقی سوالات	۵۴

عنوان	صفحہ
درس [۲۰] اجوف واوی از سمع و غیر ثلاثی	۵۴
سمع سے اجوفِ واوی کی صرف کبیر اور تبدیلیاں	۵۴
غیر ثلاثی مجرد سے اجوفِ واوی کی گردان اور تبدیلیاں	۵۵
مشقی سوالات	۵۶
درس [۲۱] اجوفِ یائی	۵۷
ثلاثی مجرد سے اجوفِ یائی کی صرفِ صغیر اور تبدیلیاں	۵۷
ثلاثیمجرد سے اجوفِ یائی کی صرف کبیر اور تبدیلیاں	۵۷
غیر ثلاثی مجرد سے اجوف یائی کی صرف صغیر اور تبدیلیاں	۵۹
مشقی سوالات	۶۰
درس [۲۲] قواعدِ ناقص	۶۱
قاعدہ (۱۴) تا (۱۸)	۶۱
قاعدہ (۱۹) تا (۲۳)	۶۲
معتل کے کچھ اور قواعد - مشقی سوالات	۶۳
درس [۲۳] ناقص واوی کی گردانیں	۶۳
ثلاثی مجرد سے ناقص واوی کی صرفِ صغیر اور تبدیلیاں	۶۳
ثلاثی مجرد سے ناقص واوی کی صرفِ کبیر اور تبدیلیاں	۶۴
غیر ثلاثی مجرد سے ناقص واوی کی گردان	۶۷
مشقی سوالات	۶۸
درس [۲۴] ناقص یائی کی گردانیں اور تبدیلیاں	۶۸
ثلاثی مجرد سے ناقص یائی کی صرفِ صغیر اور تبدیلیاں	۶۸
ثلاثی مجرد سے ناقص یائی کی صرفِ کبیر اور تبدیلیاں	۶۹
غیر ثلاثی مجرد سے ناقص یائی کی گردان-مشقی سوالات	۷۱
درس [۲۵] لفیفِ مفروق و مقرون	۷۲
ثلاثی مجرد سے لفیفِ مفروق کی صرفِ صغیر	۷۲
ثلاثی مجرد سے لفیفِ مفروق کی صرف کبیر	۷۲
غیر ثلاثی مجرد سے لفیفِ مفروق کی صرفِ صغیر	۷۳

عنوان	صفحہ
ثلاثی مجرد سے لفیفِ مقرون کی صرفِ صغیر	۷۴
غیر ثلاثی مجرد سے لفیفِ مقرون کی مثالیں-مشقی سوالات	۷۴
درس [۲۶] مرکبات کی گردانیں اور تعلیلیں	۷۵
مہموز فا واجوف واوی کی گردان اور تعلیلیں	۷۵
مہموز فا واجوف یائی کی گردان اور تعلیلیں	۷۵
مہموز فا وناقصِ واوی کی گردان اور تعلیلیں	۷۵
مہموز فا وناقصِ یائی کی گردان اور تعلیلیں	۷۵
مہموز فا ولفیفِ مقرون	۷۵
مہموز عین ومثال کی صرفِ صغیر اور تعلیلیں	۷۵
مہموز عین وناقصِ یائی کی صرفِ صغیر اور تعلیلیں	۷۵
مہموزِ عین وناقص یائی کی صرفِ کبیر اور تعلیلیں	۷۵
مہموزِ لام واجوف یائی کی صرفِ صغیر اور تعلیلیں	۷۷
فوائد-مشقی سوالات	۷۸
درس [۲۷] مضاعف	۷۹
قاعدہ (۱) تا (۵)	۷۹
نصر سے مضاعف کی صرفِ صغیر	۸۱
نصر سے مضاعف کی صرفِ کبیر اور تبدیلیاں	۸۱
مضاعف از ضرب - مضاعف از سمع	۸۳
غیر ثلاثی مجرد سے مضاعف کی صرفِ صغیر	۸۳
مضاعف با مہموز کی صرفِ صغیر اور تبدیلیاں	۸۳
مہموز ومضاعف از افتعال	۸۴
مضاعف با معتل کی صرفِ صغیر اور تبدیلیاں	۸۴
فوائد-مشقی سوالات	۸۴
درس [۲۸] کچھ مشکل صیغے	۸۵
فَتَّقُوْنِ، فَرْهَبُوْنِ، فَدَّارَأْتُم، لَنْفَضُّوْا، اَسْتَغْفَرْتَ، تَظَاهَرُوْنَ، وَلْتَاتِ	۸۵

عنوان	صفحہ
وَیَتَّقْهِ،اَرْجِهِ،عَصَوٌّ،اَنَّمُنَّ،لُمْتُنَّنِی، اِمَّاتَرَیِنَّ، قَالِیْنَ.	۸۶
اَشُدَّ، لَمْ یَکُ، یَهِدِّیْ، وَدَّکَرَ، فَمَسْطَاعُوْا،	۸۷
مُضِیّاً، عِصِیَّهُمْ، لَنَسْفَعاً، نَبْغِ	۸۷
فَقَدْ رَأَیْتُمُوْہ اَنُلْزِمُکُمُوها، عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ، مِتْنا،	۸۸
فَمْبَجَسَتْ، الدّاعِ، دَسّٰیها، فَظَلْتُم	۸۸
قَرْنَ، حجرات، غواش	۸۹
مشقی سوالات	۹۰
درس [۲۹] افاداتِ نافعہ	۹۱
اجوف کے افعال واستفعال میں کب تعلیل ہوگی؟	۹۱
بابِ فتح کے عین یالام کی جگہ کب حرفِ حلقی ہوگا؟	۹۲
مہموز فا کے امر میں حذفِ ہمزتین کی وجہ	۹۲
"لَمْ یَکُ" میں حذفِ نون کی وجہ	۹۳
کیا "اِتَّخَذ" میں ہمزہ یاہو کرتائے افتعال میں مدغم ہے؟	۹۳
فعل اصل ہے یا مصدر؟ - بصریوں کی دلیل	۹۳
کوفیوں کی دلیل اول اوراس پر اعتراض وجواب	۹۴
کوفیوں کی دلیل دوم	۹۴
بصریوں کی دلیل کا جواب	۹۵
مناطِ اختلاف کا تعین	۹۵
نونِ ثقیلہ کے ساتھ واوِ جمع محذوف اور الفِ تثنیہ محذوف نہ ہونے کی وجہ	۹۵
بصریوں کی دلیل کا ضعف	۹۶
درس [۳۰] مصادر کے قیاسی اوزان اور دیگر فوائد	۹۶
مصادر کے قیاسی اوزان اور فوائد	۹۶
صفتِ مشبہ سے متعلق بعض فوائد	۹۸
صیغۂ مجہول پر مستعمل ابواب - مشقی سوالات	۹۹
درس [۳۱] فعلِ مؤکّد	۹۹
فعل مؤکّد اور فعلِ غیر مؤکّد - تاکید کے اعتبار سے افعال کی حالتیں	۹۹
فعلِ مضارع کی چھ حالتیں	۹۹
تاکید واجب ہونے کی صورت	۱۰۰
تاکید قریب بہ واجب ہونے کی صورت - تاکید کثیر ہونے کی صورتیں	۱۰۰
تاکید قلیل ہونے کی صورتیں - تاکید اقل ہونے کی صورتیں	۱۰۰
تاکید ممتنع ہونے کی صورتیں	۱۰۰
فعل مؤکّد کے آخر کے احکام	۱۰۱
مشقی سوالات	۱۰۲
درس [۳۲] لازم کو متعدی اور متعدی کو لازم بنانا	۱۰۲
فعل لازم - فعل متعدی - فعل متعدی کی قسمیں	۱۰۲
فعل لازم کو متعدی بنانے کے طریقے	۱۰۳
فعل متعدی کو لازم بنانے کے طریقے - مشقی سوالات	۱۰۴
درس [۳۳] خاصیاتِ ابواب	۱۰۵
خاصیتِ باب کا معنی - ماخذ	۱۰۵
خاصیات میں مستعمل بعض الفاظ کی تعریف	۱۰۵
تعدیہ، صیرورت، تصییر، تعریض، وجدان، ابتداء، اقتضاب۔	۱۰۵
اتّخاذ، مشارکت، تشارک، الباسِ ماخذ، بلوغ، تجنّب۔	۱۰۶
تحوّل، تحویل، تخییل یا تظاہر، تکلف، حسبان	۱۰۶
وجدان، سلب، قصر یا حکایتِ مرکب، علاج [افعالِ علاجیہ]،	۱۰۷
مبالغہ، مطاوعت، موافقت، نسبت بماخذ، لیاقت، تخلیط، تدریج، تخییر۔	۱۰۷
درس [۳۴] خاصیاتِ ابواب	۱۰۸
بابِ نصر، بابِ سمع، بابِ فتح، باب کرم، باب حسب	۱۰۸ تا ۱۰۹
افعال - تفعیل - تفعل - مفاعلۃ - تفاعل	۱۰۹ تا ۱۱۳
درس [۳۵]	۱۱۴
افتعال، استفعال، انفعال، افعلال، افعیلال، افعیعال	۱۱۴ تا ۱۱۵
افعوّال، فعللۃ، تفعلل، افعلال وافعنلال - مشقی سوالات	۱۱۶